اکابر کی بھوک پیاس، ناداری، صبر اور شکر پر ملنے والے
دنیاوی اور اخروی انعامات کی تفصیلات اور بہترین حکایات

الجوع

فضائل غربت

تألیف

أبي بكر عبد الله بن محمد
ابن أبي الدنيا
المتوفی ۲۸۱ھ

اردو ترجمہ و تشریح و اضافات

مولانا اِمداد اللّٰہ انور
اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
رابطہ نمبر: 0092-300-635-1350

دار المعارف ملتان

الجوع

اکابر کی بھوک پیاس، ناداری، صبر اور شکر پر ملنے والے دنیاوی اور اخروی انعامات کی تفصیلات اور بہترین حکایات

فضائل غربت

تألیف

أبي بكر عبد الله بن محمد ابن أبي الدنيا

المتوفی ۲۸۱ھ

اردو ترجمہ و تشریح و اضافات

مولانا امداد اللہ انور
استاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
موبائل: 0300-6351350

عنایت پور، تحصیل جلالپور پیروالا، ملتان
فون: 061-4012566

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین ٹیلیگرام چینل

کاپی رائٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں

فضائل غربت وافلاس

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر.........................

ادبی اور فنی تمام قسم کے حقوق ملکیت مولانا مفتی امداد اللہ انور صاحب کے نام پر رجسٹرڈ اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی مکمل یا منتخب حصہ کی طباعت' فوٹو کاپی' ترجمہ' نئی کتابت کے ساتھ طباعت یا اقتباس یا کمپیوٹر میں یا انٹرنیٹ میں کاپی وغیرہ کرنا اور چھاپنا مفتی امداد اللہ انور صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر کاپی رائٹ کے قانون کے تحت ممنوع اور قابل مؤاخذہ جرم ہے۔

نام کتاب : فضائل غربت وافلاس

کتاب الجوع للامام ابن ابی الدنیاؒ ۲۸۱ھ

اردو ترجمہ : مفتی امداد اللہ انور

رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان

استاذ تخصص فی الفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان

سابق معین التحقیق' مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ناشر : مولانا امداد اللہ انور دار المعارف ملتان

فون نمبرز : 0300-6351350=061-4012566

اشاعت اول : جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ بمطابق مئی ۲۰۱۲ء

صفحات : 224

ہدیہ : /= روپے

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان

فون: 0300-6351350=061-4012566

مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر اردو بازار لاہور	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
مکتبہ العلم اردو بازار لاہور	بیت القرآن اردو بازار کراچی
صابر حسین شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور	اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
مکتبہ سلطان عالمگیر اردو بازار لاہور	مکتبہ الاحمد ڈیرہ اسماعیل خان
ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور	مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7- اسلام آباد
بک لینڈ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نیوز پیپر صدر کراچی	مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مظہری کتب خانہ گلشن اقبال کراچی	مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائے ونڈ
مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی	مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴	مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی	ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
دار الاشاعت اردو بازار کراچی	ادارہ اشاعت الخیر بوہڑ گیٹ ملتان
ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴	یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور
ملک سنز کارخانہ بازار فیصل آباد	مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
مکتبہ علمیہ سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اور ملک کے سب چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	شمار نمبر
	[احادیث]	
29	کھانے کا مسنون طریقہ	1
30	دنیا میں سیر ہو کر کھانے والے قیامت میں بھوکے ہونگے	2
31	کھانے کے بعد ڈکار	3
	[الرسول ﷺ]	
32	حضور ﷺ نے ایک دن بھی سیر ہو کر نہیں کھایا	4
35	حضور ﷺ نے پیٹ پر پتھر باندھ لئے	5
36	حضور ﷺ کے گھرانے نے کبھی تین دن سیر ہو کر نہیں کھایا	6
37	اہل بیت میں مہینہ مہینہ آگ نہیں جلی	7
38	حضور ﷺ کی بھوک اور کھانے میں برکت کا واقعہ	8
40	حضور ﷺ تین دن تک بھوکے رہے	9
41	آپ ؐ نے کبھی تنہا سیر ہو کر نہیں کھایا	10
42	بھوک مٹانے کیلئے حضرت علیؓ کی مزدوری	11
42	حضور ﷺ کی تنگ دستی کا واقعہ	12
44	حضرت ابو حنیفہؒ نے زندگی بھر ڈکار نہ لیا	13
45	حضور ﷺ کے نو گھروں میں کھانے کو تین کلو اناج بھی نہیں تھا	14
46	حضور ﷺ اور حضرت عمرؓ کی حالت	15

	[عائشة رضي الله عنها]	
16	امت محمدیہ میں سب سے پہلا مرض شکم سیری تھی	47
	[أبو جعفرؓ]	
17	پیٹ بھر جائے تو جسم سرکش ہو جاتا ہے	48
	[علي بن أبي طالبؓ]	
18	دنیا میں رہنے کے کچھ اصول	48
	[عبادة بن الصامتؓ]	
19	کھانا کتنا کافی ہے	49
	[قيس بن رافعؒ]	
20	پیٹ کی فکر میں رہنے والا تباہی میں	49
	[عمر بن الخطابؓ]	
21	پیٹ جہنم کا سبب بھی بنتا ہے	49
22	حضرت عمرؓ کو اچھے کھانے کی عادت پڑنے کا خوف	50
23	حضرت عمرؓ کی خواہش	51
	[سهل بن سعد الساعديؓ]	
24	حضور ﷺ چھان والے آٹے کی روٹی استعمال کرتے تھے	51
	[عمر بن الخطابؓ]	
25	حضرت عمرؓ کا کھانا ۱۱ لقمے تھا	52
26	شربت کی مٹھاس جاتی رہے گی	52
	[علي بن أبي طالبؓ]	
27	حضرت علیؓ کی عمدہ کھانے سے کراہت	53
	[مصعب بن الزبيرؒ]	

28	دنیا کی جگہیں عیش وعشرت کیلئے ہوتی ہیں	53
	[إبراهيم بن أدهمؒ]	
29	عمدہ کھانے سے پرہیز	54
	[عمر بن الخطابؓ]	
30	حضرت عمرؓ کا ہلکا سا کھانا	54
31	حضرت عمرؓ کا ہلکا کھانا اور ہلکا لباس	55
	[الأولياء]	
32	بھوکے پیاسے حضرات کا آخرت میں انعام	58
	[الحسن البصريؒ]	
33	جنت کی حور انعام میں	58
	[خالد بن معدانؒ]	
34	زیارت خداوندی کا سبب	60
	[مالك بن دينارؒ]	
35	حضرت مالک بن دینارؒ کا پرہیز	60
	[أبو عبيدة الخواصؒ]	
36	بھوکا رہنے والا شیطان پر غالب	60
	[مالك بن دينارؒ]	
37	حضرت مالک بن دینار کی حالت	61
38	اگر راکھ میرے حلق میں داخل ہوسکتی تو	61
39	نرم گرم روٹی سے پرہیز	62
40	اچھے کھانے کا انجام	62
41	پھلوں کا موسم گزر گیا تو کیا فرق آیا	63

42	بھوک رکھ کر کھاؤ	63
	[محمد بن واسعؒ]	
43	زیادہ کھانے کے نقصانات	64
	[عبد الله بن عمرؓ]	
44	خود کھانے کے بجائے دوسرے کو ترجیح	64
45	با کفایت پرانا لباس	65
46	غریب طلباء علم دین پر خرچ	66
47	ابن عمرؓ کا کوڑھی کا خیال رکھنا	66
48	یتیموں کو ساتھ بٹھا کر کھلانا	67
49	مساکین کے ساتھ ہمدردی	67
50	کوڑھی اور برص والے کو ساتھ بٹھا کر کھلاتے تھے	68
51	جب سیر ہو کر نہیں کھایا تو جوارش کی کیا ضرورت	70
52	مسلمان ہونے کے بعد بھی سیر ہو کر نہیں کھایا	70
53	مجھے جوارش کی ضرورت نہیں	70
54	انگور کا گچھا مانگنے والے کو دیدیا	71
	[الصحابة رضي الله عنهم]	
55	صحابہؓ کی حالت	72
	[أبو عبيدة الخواصؒ]	
56	کھانا صدقہ کر کے جہنم سے بچو	73
	[مالك بن دينارؒ]	
57	کاش کنکریاں چوس کر بھوک پیاس مٹ سکتی	73
	[الحسن البصريؒ]	

58	کھانے کی جگہ پتھر کو پسند کرنے والے	73
	[مالك بن دينارؒ]	
59	پیٹ کتے کے درجہ میں ہے	74
	[الحسن البصريؒ]	
60	اپنے لئے کھانا تیار نہ کرانے والے اور بھوکے رہنے والے	75
	[عيسىٰ عليه السلام]	
61	حضرت عیسیٰ کی اپنے حواریوں کو نصیحتیں	75
	[علي بن أبي طالبؓ]	
62	انسان کو پیٹ اور شرمگاہ نے تباہ کردیا	77
	[سلم بن ميمون الخواصؒ]	
63	ملامت کی انتہاء	77
	[أحاديث]	
64	کم کھانے والوں کے گھر منور ہوتے ہیں	77
65	دنیا کی حرص بدبختی ہے	78
	[سمرة بن جندبؓ]	
66	بیٹا بدہضمی سے مرجاتا تو میں جنازہ بھی نہ پڑھتا	78
	[لقمان الحكيمؒ]	
67	بچا ہوا کتے کو ڈال دو، رج کر نہ کھاؤ	79
	[أبو بكر الصديقؓ]	
68	آپؐ کے گھر کی حالت	79
	[عبد الله بن عمرؓ]	
69	حضرت ابن عمرؓ کو جوارش کا بھی علم نہ تھا۔	80

	[عمر بن الخطابؓ]	
70	مہمان نوازی اچھی کرنی چاہئے	81
71	خشک روٹی اور موٹے گوشت کی بوٹیاں	82
72	جو کھانا امراء کے ساتھ مخصوص ہو میں نہیں کھاتا	83
73	دولت مندوں کے پاس جانے کا نقصان	83
74	زیادہ کھانے کے نقصانات	84
	[الحسن البصريؒ]	
75	مسلمان کیلئے پیٹو کا لقب عار ہے	84
	[سلمة بن سعيدؒ]	
76	گناہ کی عار کی طرح زیادہ کھانے پر بھی عار	85
	[عمرو بن قيسؒ]	
77	زیادہ کھانا دل کو سیاہ کرتا ہے	85
	[بعض العلماء]	
78	بڑے پیٹ کا علاج	85
	[ابن الأعرابيؒ]	
79	پیٹو اپنے عزائم پورے نہیں کرسکتا	86
	[أبو سليمان الدارانيؒ]	
80	زیادہ کھانا عقل میں فتور پیدا کردیتا ہے	86
	[أيوب سختيانيؒ]	
81	زیادہ کھانا پیٹ کا مرض اور بدبو میں اضافہ کا سبب	87
	[عمر بن عبد العزيزؒ]	
82	شہوت طعام اور شہوت جماع کی اشیاء سے پرہیز	87

	[بعض العلماء]	
83	زیادہ کھانے سے جسم کی سرکشی	88
	[عبد الله بن عمرؓ]	
84	شہادت عثمانؓ کے بعد میں سیر ہوکر نہیں کھایا	88
	[یوسف بن أسباطؒ]	
85	بھوک دل کو نرم کرتی ہے	89
	[السري بن ينعمؒ]	
86	بھوک کے صلہ میں حکمت اور پرہیزگاری	89
	[أبو صفوان العابدؒ]	
87	بھوک کی وجہ سے اہل اللہ کو کشفی نظر حاصل ہوتی ہے	90
	[الأعمشؒ]	
88	پیٹ کی عزت سے ذلت اور ذلت سے عزت ملتی ہے	90
	[الحسن البصريؒ]	
89	ایک لقمہ آدمؑ کیلئے آزمائش بن گیا تھا	91
	[مالك بن دينارؒ]	
90	رج کر کھانا جسم کو کمزور کرتا ہے	91
91	اعمال صالحہ کی توفیق کی خاص وجہ	91
	[الحسين بن عبدالرحمنؒ]	
92	زیادہ پانی کھیت کو اور زیادہ کھانا پیٹ کو نقصان دہ ہے	92
	[عبد الرحمن بن زيدؒ]	
93	پیٹ صحیح تو دین صحیح	92
	[الحسين بن عبد الرحمنؒ]	

92	بھرے ہوئے پیٹ میں حکمت نہیں ٹھہرتی	94
	[أبو سليمان الداراني ؒ]	
93	خواہشات سے رکنے پر جنت	95
	[مالك بن دينار ؒ]	
94	پورا مہینہ بغیر سالن صرف ساٹھ تازہ روٹیاں	96
95	مومن اپنے اوپر پیٹ اور شہوت کو غالب نہ ہونے دے	97
95	گھروں کے بجائے اپنے آپ کی اصلاح کریں	98
	[عبد العزيز بن أبي رواد ؒ]	
96	کم کھانا نیک اعمال کی فوری توفیق کا سبب ہے	99
	[الربيع خثيم ؒ]	
96	اللہ کی رضا کیلئے کھلاتے کی حکایت	100
	[الحسن البصري ؒ]	
97	دنیا سے بے تعلق اکابر کے حالات	101
	[عامر بن عبد قيس ؒ]	
98	حضرت اویس قرنیؒ کی چار خاص حالتیں	102
	[مالك بن دينار ؒ]	
99	پھلوں کا موسم چلا گیا مجھے تو کوئی نقصان نہیں پہنچا	103
99	نفس کو مشقت میں ڈال دیا	104
	[حذيفة المرعشي ؒ]	
100	میرا نفس مجھے سب سے زیادہ مبغوض ہے	105
	[إبراهيم التيمي ؒ]	
100	تیس دن تک صرف ایک انگور کا دانہ کھایا	106

107	دودومہینہ تک صرف نبیذ کاایک گھونٹ	101
108	تین دن کے بعد کھانا	102
109	چودہ دن تک کچھ نہ پیا	102
110	چودہ دن تک نہ کھایا گیا نہ پیا نہ سوئے	102
	[عبد الرحمن بن أبي نُعم]	
111	چودہ دن تک کھانا پینا چھوڑ دیا	103
	[ابن أبي ليلى]	
112	عمدہ کھانے کا علم تک نہیں رکھتے تھے	103
113	لوگوں کے پاس کھانے سے مجھے بدہضمی ہوجاتی تھی	104
	[قثم العابد]	
114	اپنی لذتوں کو آخرت پر اٹھا رکھیں	104
	[مالك بن دينار]	
115	سیر ہوکر کھانا تکبر پیدا کرتا ہے	105
	[محمد بن واسع]	
116	پاکیزہ روزی بدن کو صاف رکھتی ہے	105
	[زياد النميري]	
117	بھوک سے رہنے والے کا قیامت کے دن نور	106
	[واعظ]	
118	قیامت کیلئے بھوکا پیاسا رہنے والے کو مبارک ہو	106
	[محمد بن شابور]	
119	بھوکے پیاسے جنت میں انبیاء کے بعد اہل جنت کے خطباء ہونگے	107
	[الصوري]	

120	ایکم دفعہ بھی سیر ہو کر کھانے کا کیا نقصان ہے	107
	[عبد الله بن مرزوق ؒ]	
121	مرغن کھانے کھانے والے کو گناہوں سے زیادہ خوف نہیں ہوتا	107
	[زیاد القیسي ؒ]	
122	بھوک کیلئے آخرت کے انعامات	108
	[عیسی بن زاذان ؒ]	
123	اپنے اوپر عابدین کا رزق لازم کرلو	109
	[سلمة الأسواري ؒ]	
124	دنیا میں بھوکا رہنے والا قیامت کے دن بھوکا نہیں ہوگا	110
	[عابد]	
125	ایک عجیب قصہ	111
	[عبد الله بن مرزوق ؒ]	
126	غرور کا علاج بھوک سے	112
	[إبراهيم المحلِمي ؒ]	
127	بھوک پر صبر کا قصہ	112
	[عبد الله بن الزبير ؓ]	
128	سات دن تک مسلسل روزہ	114
	[حديث]	
129	روزہ داروں کیلئے عرش کے نیچے دستر خوان	114
	[عبد الله بن رباح ؒ]	
130	جنت کے دستر خوان سے سب سے پہلے روزہ دار کھائیں گے	115
	[مالك بن دينار ؒ]	

131	بھوکوں کو قیامت کے دن جنت کے پھل کھلائے جائیں گے	116
	[أبو عمران الجوني]	
132	دل کو روشن کرنے والے کھانا کم کردیں	116
	[مالك بن دينار]	
133	خواہشات اور پیٹ کا بندہ برا بندہ ہے	117
	[وهيب بن الورد]	
134	ایک روٹی سے زائد کھانا خواہش نفس ہے	117
	[عمر بن الخطاب]	
135	شہادت سے بچا اللہ کا امتحان ہے	118
	[عبد الصمد الأصم]	
136	قیامت کے دن سیر ہو کر کھانے والوں کی حسرت	118
	[عبد العزيز بن رفيع]	
137	روزہ داروں کیلئے جنت کے انعامات	119
	[سفيان الثوري]	
138	کھانے کے ساتھ پانی نہ پینے کا فائدہ	119
	[أبو سليمان الداراني]	
139	زیادہ کھانے سے نیند کیوں آتی ہے	120
	[سفيان الثوري]	
140	صحت مند جسم کا راز	120
	[عابد من البصرة]	
141	ایک عابد کا قصہ	121
	[إبراهيم بن أدهم]	

142	حضرت ابراہیم بن ادہم کا قصہ	121
143	جان بچانے کیلئے مٹی کھالی	122
	[محمد بن واسع ؒ]	
144	اللہ سے راضی رہنے والے بھوکے کو مبارک ہو	122
	[حکیمؒ]	
145	زیادہ کھانا بدن کو کمزور کرتا ہے	123
	[عبّاد الرملي ؒ]	
146	زیادہ کھانے کے نقصانات	123
	[مکحولؒ وبكر بن خنيس ؒ]	
147	فرضوں کے بعد افضل عبادت	123
	[داود عليه السلام]	
148	خواہشات پوری کرنے والے خدا سے پردہ میں ہیں	124
	[أبو سليمان الداراني ؒ]	
149	کم کھانے کی فضیلت	125
	[مسعر بن كدامؒ]	
150	زیادہ اور کم کھانے پر آپ کا ملفوظ	125
	[ناظم]	
151	کچھ اہم اشعار	126
	[عتبة بن غزوان ؓ]	
152	صحابہؓ کی حالت	127
	[سعد بن أبي وقاص ؓ]	
153	درختوں کے پتوں کی غذا	128

154	[أحاديث]	
	لذیذ کھانوں کا انجام	128
	[أبيٌ بن كعب ؓ]	
	[حديث]	
	[عبد الله بن عباس ؓ]	
155	قرآن میں کھانے کے انجام پر توجہ دلانے والی آیت	132
	[عبد الله بن الزبير ؓ]	
156	پیشاب پاخانہ کے راستوں سے عبرت حاصل کرو	133
	[كعب الأحبار ؒ]	
	[ابن كُناسة ؒ]	
157	ابن کناسہ ؒ کے اشعار	134
	[أحاديث]	
158	دنیا کی چیزوں میں انسان کا حق کتنا ہے	135
159	امت کے بدترین لوگ	135
160	بے چھان کی روٹی حضور ﷺ کو پسند نہیں تھی	136
	[عمر بن الخطاب ؓ]	
161	حکومتی عہدیدار کیلئے حضرت عمر ؓ کی شرائط	137
162	حضرت عمر ؓ کیلئے آٹا چھانوں تو ان کا نافرمان بنوں	138
	[عبد الرحمن بن عوف ؓ]	
163	صحابہ ؓ کی غربت اور عمدہ کھانے	138
	[الرسول ﷺ]	
164	حضور ﷺ اور عمدہ کھانے	139

165	بھوک کی وجہ سے حضور ﷺ کی حالت	140
166	ہر وقت کھانے کی خواہش پوری کرنا بھی اسراف ہے	140
167	حضور ﷺ کی بھوک دور کرنے کیلئے صحابیؓ کی مزدوری	141
168	بھوک تو کسی بھی چیز سے مٹائی جاسکتی ہے	142
169	حضور ﷺ کے دسترخوان پر کبھی زائد چیز نہیں بچی	142
	[عمر بن الخطابؓ]	
170	آپؓ نے کبھی عمدہ لباس اور عمدہ کھانے نہیں کھائے	143
171	بھوک میں آپؓ کی حالت	144
172	حضرت عمرؓ کا کھانا	144
173	اگر مجھے نیکیوں کے کم ہونے کا ڈر نہ ہوتا	145
174	دنیا کا عیش آخرت پر اٹھا رکھا تھا	145
175	حضرت عمرؓ کی اپنے بیٹے پر ناراضگی	146
	[عیسی علیه السلام]	
176	حضرت عیسیٰؑ کی نصیحتیں	147
	[الرسول ﷺ]	
177	حضور ﷺ کیلئے کبھی انفرادی طور پر روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوا	148
	[عمرو بن الأسود]	
178	آپ کی حالت	148
	[واعظ]	
179	طویل بھوک حکمت کو پیدا کرتی ہے	149
	[وهب بن منبهؒ]	
180	بھوک جسم کی صفائی ہے	149

	[بكير بن الأشج ؒ]	
181	پیٹ کو اپنے اوپر مصیبت نہ بناؤ	150
	[مالك بن دينار ؒ]	
182	مجھے روزانہ صرف دو چپاتیاں کافی ہیں	150
	[الحسن البصري ؒ]	
183	مؤمن دنیا میں عیش وعشرت نہ کرے	151
	[عبد الله بن مرزوق ؒ]	
184	دنیا کی محبت اور بھوک جمع نہیں ہوسکتیں	151
	[عمر بن الخطاب ؓ]	
185	دسترخوان لگانے والوں پر نہ گزرا کرو	151
	[علي بن أبي طالب ؓ]	
186	گھر کا ذمہ دار کیسا ہو	152
	[عبد الله بن الحارث ؓ]	
187	قابل تعریف اور قابل مذمت لوگ	152
	[عمر بن الخطاب ؓ]	
188	نفسانی خواہشات سے بچو	153
	[عائشة رضي الله عنها]	
189	حضرت عائشہ ؓ نے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا	154
	[خالد بن معدان ؒ]	
190	خود کو بھوکا ننگا رکھو اللہ کی زیارت ہوگی	154
	[عبد الواحد بن زيد ؒ]	
191	زندگی بھر کچھ نہ کھانے پینے کی قسم	155

	[شميط العنسي ؒ]	
192	دین پیٹ سے اہم ہونا چاہئے	156
	[حكيم بن حزام ؓ]	
193	پانی بھی دن میں ایک بار پیا	157
	[وهيب بن الورد ؒ]	
194	بغیر فضول خرچی کا کھانا	157
	[لقمان الحكيم ؒ]	
195	بھوک سے زیادہ بچا ہوا کھانا کتے کو ڈال دو	158
	[حديث]	
196	صحابہ فالودہ کو نہیں جانتے تھے	159
	[أبو قلابة ؒ]	
197	روز قیامت نعمتوں کا حساب ہوگا	160
	[عبد الواحد بن زيد ؒ]	
198	ایک عجیب ارشاد	160
	[تميم بن حذلم ؒ]	
199	سونے چاندی کی چمک کو چھوڑ دو	161
	[أبو العُبيدين ؒ]	
200	روٹی پانی پر گزارہ کر کے اپنے دین کی حفاظت کرو	162
	[عمر بن الخطاب ؓ]	
201	روٹی اور زیتون سے سیر ہو جاؤ گے	162
	[حديث]	
202	آپ ﷺ نے مشکل سے کچھ جمع کر کے مدد فرمائی	163

	[صفوان بن سُليم]	
203	آخرزمانہ میں آدمی کی فکر پیٹ تک ہوگی	163
	[أبو مسلم الخولاني]	
204	پیٹ خدااورلباس ان کادین ہوگا	164
	[أبو عبد الرحمن المغازلي]	
205	سمجھداروں کوآخرت نے لذات سے دورکردیا	164
	[مالك بن يزيد]	
206	بھوک میں جسمانی صحت کاراز	164
	[عمر بن عبد العزيز]	
207	پیٹو پرتف ہے	165
	[بهَيم العابد]	
208	بھوکے رہنے والوں کیلئے قیامت میں دسترخوان لگے گا	165
	[فرقد السبخي]	
209	بڑے پیٹ والے کیلئے ہلاکت ہے	166
	[الحسن البصري]	
210	حضرت حسن بصریؒ کی تنبیہ	166
	[واعظ]	
211	طویل بھوک اللہ کا بہترین معاملہ ہے	167
	[يزيد الرقاشي]	
212	ساٹھ سال تک خودکوبھوکا پیاسارکھا	167
	[مالك بن دينار]	
213	اگر مجھے راکھ کافی ہوتی تو میں اور کچھ نہ کھاتا	168

214	میں موت کو پیٹ کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں	169
215	آپ نے فالودہ پسند نہیں کیا	169
	[وهب بن منبه ؒ]	
216	دنیا کی تکالیف آخرت کی راحتیں بنیں گی	169
	[الحسن و الحسين ؓ]	
217	خود کھانے کے بجائے بچوں کو ترجیح دی	170
	[عابد من البحرين ؒ]	
218	ایک عابد کا قصہ	172
	[الحسن البصري ؒ]	
219	کیا مؤمن اتنا بھی کھاتا ہے کہ پھر نہ کھائے	172
	[حديث]	
220	شاہی کھانوں میں دجال کے کھانوں جیسا فتنہ ہے	173
	[الحسن البصري ؒ]	
221	مؤمن کو کتنا کھانا کافی ہے	174
	[بكر المزني ؒ]	
222	نفس کا علاج	174
	[علي بن أبي طالب ؓ]	
223	حضرت علیؓ کی کم خوری کی حکایت	175
224	حضرت علیؓ کے پیٹ پر بھوک سے پتھر بندھا تھا	176
	[الحسن ؓ و الحسين ؓ]	
225	سرکہ اور سبزی سے روٹی کھا رہے تھے	176
	[أم كلثوم بنت علي ؓ]	

226	کچھ دانوں والا شوربہ ہی سالن تھا	177
	[علي بن أبي طالب ؓ]	
227	قربانی کے دن حضرت علی کا کھانا	177
	[الحسن بن حي ؒ]	
228	حضرت حسنؒ نے مچھلی کیوں نہ کھائی	178
	[عطاء السليمي ؒ]	
229	میں جہنم کو یاد کرتا ہوں تو کچھ نگل نہیں سکتا	179
	[عيسى عليه السلام]	
230	دیکھو تم نے روٹی کہاں سے حاصل کی	179
	[إبراهيم بن أدهم ؒ]	
231	حلال روزی دن کے روزے اور رات کی عبادت سے افضل ہے	180
	[عبد العزيز بن أبي رواد ؒ]	
232	دیکھو روٹی کیسے حاصل ہوئی	180
	[أبو جعفر المخوّلي ؒ]	
233	بھوک کے فائدے	181
234	ایک عجیب واقعہ	182
235	بھوکے دل کی کیفیات	184
	[داود عليه السلام]	
236	جو کی روٹی کھاتے تھے	184
237	آپؑ ٹوکریوں کی کمائی سے کھاتے تھے	185
	[أبو حَصين ؒ]	
238	گھر میں ٹوٹی ہوئی روٹی کے سوا کچھ نہ تھا	185

	[بشار بن بشر رحمہ اللہ]	
239	صرف چار کھجوریں ملکیت میں تھیں	186
	[مسمع بن عاصم رحمہ اللہ]	
240	ہمارے پاس صرف زیتون کی پیالی ہے روٹی نہیں	186
	[الحسن بن صالح رحمہ اللہ]	
241	گوندھا ہوا آٹا تھا بھی سائل کو دے دیا	187
	[زياد النميري رحمہ اللہ]	
242	بھوک پیاس میں لذت، تہجد میں ٹھنڈک ہے	187
	[بُديل العقيلي رحمہ اللہ]	
243	روزہ عبادت گزاروں کی پناہ گاہ ہے	187
	[مُضر رحمہ اللہ]	
244	شیطان بھوکے کے پاس نہیں جاتا	188
	[عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ]	
245	حضرت عمرؓ کا عجیب قصہ	188
	[عقبة بن وسّاج رحمہ اللہ]	
246	حضرت عقبہ کا قصہ اور عبرت	189
	[أبو هريرة رضی اللہ عنہ]	
247	حضرت ابوہریرہؓ کے آنسو	189
	[الرسول ﷺ]	
248	حضرت ابوہریرہؓ کے آنسو	190
	[عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہ]	
249	حضرت ابن عباسؓ کا واقعہ	190

	[عثمان بن عفان رض]	
250	لوگوں کیلئے امیرانہ دعوت اپنے لئے سادہ	191
	[سلمان الفارسي رض]	
251	حضور ﷺ نے کھانے میں تکلیف سے منع کیا ہے	192
	[کَهمس العابد رح]	
252	مشقت کے باوجود گیارہ کھجوریں	193
	[القاسم بن أبي بكر رح]	
253	ختنہ کی دعوت	193
254	بچوں کے احوال سے خرچ کرنے میں احتیاط	194
	[عمر بن الخطاب رض]	
255	شربت کی حلاوت جاتی رہے گی کڑواہٹ باقی رہے گی	194
	[بكر المزني رح]	
256	شربت کا بھی سوال ہوگا	195
	[حديث]	
257	قیامت کے دن کن چیزوں کا حساب نہیں ہوگا	195
	[أبو بكر الصديق رض]	
258	کھانا میسر نہ تھا دودھ پر گزارہ کیا	197
	[سهل بن سعد رض]	
259	افطار کیلئے بھی کچھ نہ چھوڑا	197
	[عائشة رضي الله عنها]	
260	دو روٹیاں بھی صدقہ کر دیں	198
	[الوليد بن يزيد رح]	

261	نصیحت	199
	[حكيم]	
262	کھانے کے تین اہم آداب	200
	[سفيان الثوريؒ]	
263	آپ معمولی سا گوشت خرید رہے تھے	201
264	ڈیڑھ دو روٹی روز کا کھانا	201
	[أبو عمرو بن العلاءؒ]	
265	گھر اور ہمسایوں کیلئے شوربا پتلا کر دیا کرو	202
	[علي بن أبي طالب رضي الله عنه]	
266	بیوی کی سہیلیوں کیلئے درہم کے انگور منگوائے	202
	[عمر بن الخطاب رضي الله عنه]	
	[بيت النبوة]	
267	حضور ﷺ کے گھروں میں تین تین ماہ تک روٹی نہیں پکتی تھی	203
	[نبيٌّ، عليه السلام]	
268	کمزوری کا علاج	204
	[حديث]	
269	دودھ پر حضور ﷺ کا شکر	204
	[عثمان بن عفان رضي الله عنه]	
270	حضرت عثمانؓ کی اپنے اور مہمانوں کے ساتھ حالت	205
	[الحسن البصريؒ]	
271	مؤمن کو مٹھی بھر کھجور کافی ہے	206
	[حديث]	

272	ہانڈی میں برکت کا طریقہ	206
	[شقيق بن سلمة ؒ]	
273	گائے کے سر اور چار روٹیوں کا ولیمہ	207
	[عبد الله بن عمر رضي الله عنهما]	
274	ایثار کا عجیب قصہ	207
	[عمر بن الخطاب رضي الله عنه]	
275	گوشت خوری پر حضرت عمرؓ کا درہ	208
	[الحسن البصري ؒ]	
276	کھانا کھلانے میں فضول خرچی نہیں ہے	209
277	دوستوں پر ہدیہ کو خرچ کرنا	209
	[مالك بن دينار ؒ]	
278	طویل زمانہ تک مچھلی کی خواہش	210
279	بکری کی پنڈلی کے گوشت کا قیمہ بھی نہ کھایا	210
280	دہی کے ساتھ نرم روٹی کی خواہش	211
	[عبد العزيز بن سلمان العابد ؒ]	
281	خیرات کا عجیب قصہ	212
	[داود الطائي ؒ]	
282	حضرت داود طائیؒ کی عجیب حالت	213
283	ایک اور قصہ	214
284	اپنے نفس کو نصیحت	215
	[إبراهيم بن أدهم ؒ]	
285	مٹی کو پانی سے تر کر کے کھالیتے تھے	216

286	نیک پر صلہ کی خواہش نہ رکھو	216
287	بلاضرورت کچھ نہیں کھاتے تھے	217
	[يزيد الرقاشي ؒ]	
288	بیالیس تک روزے اور ٹھنڈے پانی سے اجتناب	217
289	قیامت کے دن ٹھنڈے پانی کیلئے ہم آج رولیں	218
	[قيّم من بني إسرائيل ؒ]	
290	زیادہ کھانے کا روحانی نقصان	218
	[حديث]	
291	حضور ﷺ کی عجیب ترین حالت	219
	[مجاهد ؒ]	
292	اگر میں کھانے کی ہر خواہش پوری کروں تو؟	220
	[سليمان عليه السلام]	
293	اپنے اور دوسروں کیلئے کھانے کا فرق	220
	[لقمان الحكيم ؒ]	
294	سیر ہونے کے بعد نہ کھائیں	221
	[عبد الله بن عمر رضي الله عنهما]	
295	فکر آخرت کا عجیب قصہ	221
	[الصائمون]	
296	روزہ داروں کی خوشبو اور زانیوں کی بدبو	222
	[ثور بن يزيد ؒ]	
297	بھوکے رہنے والوں کا خطیرۃ القدس میں قیام	223
298	بھوکے رہنے والے جنت میں پہلے جائیں گے	223

299	حضرت حسن جنت میں سب سے پہلے جانے والوں میں	223
300	قیامت میں عزت کا مقام	223
301	میرا پیٹ آبرو کا غلام ہے	224
302	بھوکے اور رجے ہوئے پیٹ میں فرق	224
303	چالیس دن تک بھوکے رہنے والے پرندے کی حالت	224

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[احادیث]

کھانے کا مسنون طریقہ

۱۔ حضرت مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما ملأ ابنُ آدمَ وعاءً شرّاً مِنْ بطنٍ. [حَسَبُ الـ]ـرَّجُلِ أُكُلاتٌ ما أَقَـمْنَ صُـلْبَـه، أمَّا أبيْتَ ابـنَ آدمَ، فثلثٌ طعامٌ، وثلثٌ شرابٌ، وثلثٌ [نَفَسٌ].

(ترجمہ) انسان نے پیٹ سے زیادہ شر کا کوئی برتن نہیں بھرا آدمی کے لیے اتنے لقمے کافی ہیں جن سے وہ اپنی کمر کو سیدھا رکھ سکے۔ اگر اے ابن آدم تو اس

(۱)رواه بألفاظ متقاربة الإمام الترمذي في سننه، كتاب الزهد، باب ما جاء في كراهية كثرة الأكل ٥٩٠/٤ رقم (٢٣٨٠) وقال: حديث حسن صحيح۔ وابن ماجة في سننه، كتاب الأطعمة، باب الاقتصاد في الأكل وكراهة الشبع ١١١١/٢ رقم (٣٣٤٩)، وأحمد في مسنده ١٣٢/٤، والحاكم في المستدرك ٣٣١/٤ وقال: صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي في التلخيص، والطبراني في المعجم الكبير ٦٤٤/٢٠، وابن حبان في " الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان " ٣٣٠/٧-٣٣١، وكذا في موارد الظمآن ص ٣٢٨ رقم (١٣٤٨)، والديلمي في الفردوس ٢٦١/٤ رقم (٦٢١٠)، وهو في الترغيب والترهيب ١٣٦/٣، وكنز العمال ٢٦١/١٥ رقم (٤٠٨٧٠) وينظر كشف الخفاء ١٩٩/٢۔

سے انکار کرتا ہے تو تہائی حصہ کھانے کے لیے اور ایک تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے (چھوڑ دے)۔

۲- حضرت عبدالرحمٰن بن مرقع فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أن الله تبارکَ و تعالی لم یَخْلُقْ وعاءً- إذا مُلِیءَ- شرّاً من بطنٍ، فإنْ کانَ لا بدَّ، فاجعلوا ثُلثاً للطَّعامِ، وثُلثًا للشَّرابِ، وثُلثًا للرِّیحِ.

(ترجمہ) اللہ تعالی نے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن پیدا نہیں کیا جب وہ بھرا ہوا ہو اگر زیادہ کھانا ہی ہے تو ایک تہائی کھانے کے لیے رکھو اور ایک تہائی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لئے۔

دنیا میں سیر ہو کر کھانے والے قیامت میں بھوکے ہونگے

۳- حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ کو زیادہ کھانے پر مجبور کیا گیا تو فرمایا:

---

(۲) رواه البیهقي في دلائل النبوة ٦/١٦٠-١٦١- بالسند نفسه، وأورده السیوطي في الدر المنثور (٣/٨٠) وذکر راوییه: ابن السني، وأبو نعیم في الطب۔

وبدایته عندالبیهقي۔ لما فتح رسول الله ﷺ خیبر قسمها علی ثمانیة عشر سهماً، فجعل لکل مائة سهماً، وهي مخضرّة من الفواکه، فواقع الناسُ الفاکهة، فمغثتهم الحمی، فشکوا ذلك إلی رسول الله ﷺ، فقال رسول الله ﷺ: "الحمی رائد الموت، وسجنُ الله في الأرض، وهي قطعة من النار، فإذا أخذتهم فبرّدوا لها الماء في الشنان، فصبوها علیکم بین الصلاتین، یعني المغرب والعشاء"۔ قال: ففعلوا، فذهب عنهم، فقال رسول الله ﷺ: "إن الله لم یخلق وعاءً إذا ملئ..."۔

(۳) فیه سعید بن محمد الوراق، الذي ضعفوه، بینما وثقه ابن حبان

إن أكثرَ النـاسِ شِبَعاً في الدنيا، أطولُهم جوعاً في الآخرةِ. يا سلمانُ، إنَّما الدنيا سِجْنُ المؤمنِ وجَنَّةُ الكافرِ".

(ترجمہ) مجھے کافی ہے مجھے کافی ہے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا دنیا میں زیادہ کھانے والے لوگ آخرت میں لمبی بھوک میں مبتلا ہوں گے اے مسلمان بلاشبہ دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ ہے اور کافر کیلئے جنت ہے۔

کھانے کے بعد ڈکار

۴- حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی مجلس میں ڈکار لیا تو حضور علیہ السلام نے ان سے فرمایا:

والحاكم، كما قال في مجمع الزوائد۔ روى الحديث بن ماجه في سننه (دون قوله: يا سلمان إنما الدنيا سجن..) كتاب الأطعمة، باب الاقتصاد في الأكل وكراهة الشبع ١١١٢/٢ رقم (٣٣٥١)، وكذا العقيلي في الضعفاء ٣٦٠/٣ رقم (١٣٩٣) ورواه كاملًا أبو نعيم في الحلية ١٩٨/١-١٩٩، والحافظ المزي في تهذيب الكمال ١٥١/٢٠، والطبراني في المعجم الكبير ٢٨٩/٦ رقم (٦٠٨٧)، والحاكم في المستدرك ٦٠٤/٣ وقال: حديث غريب صحيح الإسناد، ولم يخرجاه۔ واستدرك عليه الذهبي بقوله: الوراق تركه الدارقطني وغيره۔

والشطر الثاني من الحديث رواه كثيرون، منهم مسلم في صحيحه، كتاب الزهد والرقائق، (الحديث الأول) ٢١٠/٨، والترمذي في جامعه، كتاب الزهد، باب ما جاء أن الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر ٥٦٢/٤ رقم (٢٣٢٤) وقال: حسن صحيح، وابن ماجه في سننه، كتاب الزهد، باب مثل الدنيا ١٣٧٨/٢ رقم (٤١١٣)۔

(٤) نص الحديث مع معظم سنده مطموس، أو ممزّق في الأصل، كما يتضح من صورته المثبتة في أول ورقة من المخطوطة، وتوصلت إلى نصّه بذكر اسم الصحابي الجليل أبي جحيفة الذي أثر عنه هذا الحديث، كما تبين من الحديث ثلاث كلمات هي: "أطول الناس جوعاً" وهو لفظ ابن المبارك في الزهد ص ٢١٣رقم ٦٠٤، وكما أورده الغزالي في إحياء علوم الدين (١٢٦/٣)

أقْصِرْ من جُشَائِکَ، فإنَّ أطولَ الناسِ جوعاً يومَ القيامةِ أكثرهُم شِبَعاً في الدنيا] (۱)

قال أبو جحيفة: فما شبعتُ منذ ثلاثين سنة!.

(ترجمہ) اپنے ڈکار کو کم کر کیونکہ قیامت کے دن وہ لوگ زیادہ لمبی بھوک والے ہوں گے جو دنیا میں لوگوں میں زیادہ کھانے والے ہوں گے تو حضرت ابو جحیفہؓ فرماتے ہیں پھر میں نے تیس سال سے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا ہے۔

[الرسول صلی اللہ علیہ وسلم]

حضورؐ نے ایک دن بھی سیر ہو کر نہیں کھایا

۵- حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں:

بلفظه وقال فيه الحافظ العراقي: أخرجه البيهقي في الشعب عن أبي جحيفة، وأصله عند الترمذي وحسّنه، وابن ماجه عن ابن عمر: تجشّأ رجل۔

وقد ورد الحديث في مصادر عدة بألفاظ متقاربة، منها ما ذكره الحافظ العراقي: سنن الترمذي، كتاب صفة القيامة، باب منه ٦٤٩/٤، رقم (٢٤٧٨ وقال: غريب من هذا الوجه، وفي الباب عن أبي جحيفة۔ سنن ابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب الاقتصاد في الأكل و كراهة الشبع ١١١١/٢ رقم (٣٣٥٠)، وأبو نعيم في الحلية ٢٥٦/٧، وأوله عنده: قال أبو جحيفة: أكلتُ خبزاً، ثم أتيته ﷺ، فتجشأتُ، فقال لي....اهـ

وعند الطبراني: أكلت ثريدة بلحم سمين، فأتيت رسول الله ﷺ وأنا أتجشأ فقال: "اكفف عنا جشاءك أبا جحيفة، فإن أكثر الناس شبعاً في الدنيا أطولهم جوعاً يوم القيامة"۔ فما أكل أبو جحيفة ملء بطنه حتى فارق الدنيا؛ كان إذا تغدّى لا يتعشى، وإذا تعشى لا يتغدّى۔ قال الهيثمي: رواه الطبراني في الأوسط والكبير [٣٥١/٢٢] بأسانيد، وفي أحد أسانيد الكبير محمد خالد الكوفي ولم أعرفه، وبقية رجاله ثقات۔ مجمع الزوائد ٣٤/٥۔

وأورده الألباني برواياته في سلسلة الأحاديث الصحيحة ٥٤/١-٥٨ رقم (٣٤٣)، وانظر الفقرة (١٩)۔

دخلتُ على عائشة، فدَعَتْ لي بطعام فقالتْ: كُلْ، فَلَقَلَّ ما اشبعُ من الطعامِ، [ولو] شئتُ أن أبكي لبَكَيْتُ!.

قال: قلتُ: ومِمَّ ذاک؟!

قالت: أذكرُ الحالَ التي فارقَ عليها رسولُ الله ﷺ الدنيا؛ ما شَبِعَ في يومٍ مرتينِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حتّى لَحِقَ باللهِ.

(ترجمہ) میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کھانے کے لئے بلایا پھر فرمایا کھاؤ ہم بہت کم سیر ہو کر کھانا کھاتے تھے اگر میں رونا چاہوں تو رو سکتی ہوں میں نے کہا کیوں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں جس پر حضور علیہ السلام اس دنیا کو چھوڑ کر گئے تھے آپ نے دن میں دو مرتبہ بھی گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ اللہ کو جا ملے۔

۶- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

ما شَبِعَ رسولُ الله ﷺ ثلاثةَ أيامٍ تباعاً من خبزٍ حتّى مضىٰ لسبيلهِ.

(ترجمہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل تین دن روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی حتیٰ کہ اپنے راستے کو چلے گئے (یعنی وفات پائی)۔

---

(٥) أقرب لفظ إلى الحديث رواه الإمام الترمذي في سننه، كتاب الزهد، باب ما جاء في معيشة النبي ﷺ وأهله ٥٧٩/٤ رقم (٢٣٥٦) وقال: حديث حسن صحيح.

(٦) رواه مسلم بالسند واللفظ نفسه، وهو هناك " خبزُ بُرٍّ" كتاب الزهد ٢١/٨.

وفي لفظ البخاري قولها رضي الله عنها: " ما شبع آل محمد ﷺ من خبز بُرٍّ مأدوم ثلاثة أيام حتى لحق بالله ". كتاب الأطعمة، باب ما كان السلف يدخرون في بيوتهم وأسفارهم ٢٠٢/٦.

۷- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

ما شَبع رسولُ الله ﷺ من خبزِ الشعيرِ يومينِ حتّى ماتَ!

(ترجمہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن کبھی جو کی روٹی سے سیر ہو کر نہیں کھایا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے وفات پائی۔

۸- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

ما شَبع آلُ محمدٍ منذُ قَدِمَ المدينةَ مِنْ طعامِ بُرٍّ ثلاثَ ليالٍ تباعاً حتّى قُبِضَ.

(ترجمہ) حضور ﷺ کے گھر والے جب سے آپ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے گندم کی روٹی سے مسلسل تین دن تک سیر ہو کر نہیں کھایا حتیٰ کہ آپ کی وفات ہوگئی۔

۹- حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ

قال عمر بن الخطاب- رحمه الله- وذكر ما أصابَ الناسُ من الدنيا: لقد رأيتُ رسولَ الله ﷺ يظلُّ اليومَ يلتوي، ما عندهُ ما

---

(٧) رواه الترمذي باللفظ نفسه، مع زيادة " متتابعين" بعد قوله " يومين"، وقال: حديث حسن صحيح۔ سنن الترمذي، كتاب الزهد، باب ما جاء في معيشة النبي ﷺ ٥٧٩/٤ رقم (٢٣٥٧)۔

وللبخاري من رواية أبي هريرة: " خرج رسول الله ﷺ من الدنيا ولم يشبع من الخبز الشعير"۔ كتاب الأطعمة، باب ما كان النبى ﷺ وأصحابه يأكلون ٢٠٥/٦۔

(٨) متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الرقاق: باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه ١٨٠/٧، صحيح مسلم، كتاب الزهد ٢١٧/٨۔

(٩) رواه مسلم، كتاب الزهد ٢٢٠/٨، والترمذي وقال: حديث صحيح، كتاب الزهد، باب ما جاء في معيشة أصحاب النبي ﷺ ٥٨٦/٤ رقم (٢٣٧٢)، وابن ماجه في كتاب الزهد أيضاً، باب معيشة آل محمد ﷺ (١٣٨٨/٢ رقم (٤١٤٦)۔ والدّقل: أردأ أنواع التمر!

يملأ بطنَهُ من الدَّقَل.

(ترجمہ) حضرت عمرؓ نے فرمایا جب کہ لوگوں کو دنیا بہت مل چکی تھی میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا ایک دن وہ سمٹے ہوئے تھے آپ کے پاس پیٹ بھرنے کے لئے آٹے کا چھان بھی نہیں تھا۔

حضورؐ نے پیٹ پر پتھر باندھ لئے

۱۰ – حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں:

لما كان يوم الخندق نظرتُ إلى رسول الله ﷺ، فوجدتُه قد وضعَ بينه وبين إزارهِ حُجَيْرًا يُقيمُ به صُلْبَهُ من الجوع!

(ترجمہ) جب جنگ خندق ہوئی تو میں نے نبی پاک ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ نے اپنے پیٹ اور تہبند کے درمیان ایک چھوٹا سا پتھر رکھا ہوا تھا جس سے آپ بھوک کی وجہ سے اپنی پشت کو سیدھا کئے ہوئے تھے۔

۱۱ – حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

كان النبيُّ ﷺ يشدُّ صُلْبَهُ بالحَجَرِ مِنَ الغَرَث.

(ترجمہ) نبی کریم ﷺ بھوک کی وجہ سے پتھر سے اپنی پشت کو مضبوط رکھتے تھے۔

---

(۱۰) قال الحافظ الهيثمي: رواه أبو يعلى، ورجاله وثِّقوا على ضعف في إسماعيل بن عبدالملك. مجمع الزوائد ۳۱۷/۱۰۔

قلت: وأصله في صحيح البخاري من رواية جابر أيضاً، في حديث طويل، جاء فيه وصف الرسول ﷺ في غزوة الخندق: "...ثم قام وبطنه معصوب بحَجَر، ولبثنا ثلاثة أيام لا نذوق ذواقاً..." كتاب المغازي، باب غزوة الخندق وهي الأحزاب ۴۵/۵۔ وينظر صحيح مسلم أيضاً كتاب الأشربة، باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك ۱۲۱/۶۔

(۱۱) سند الحديث مطموس في الأصل ما عدا آثار حروف، ومعظم كلمات الحديث أيضاً، وقد أثبته من طبقات ابن سعد (۴۰۰/۱)، ونقله عنه =

(فائدہ) یعنی پیٹ پر پتھر باندھ کر اپنی کمر کو سیدھا رکھتے تھے۔

حضورؐ کے گھرانے نے کبھی تین دن سیر ہو کر نہیں کھایا

۱۲- حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

والذي نفسي بيده ما أتى على آل محمدٍ ثلاث يشبعون فيهنّ.....

=المتقي الهندي في كنز العمال ۱۴۲/۷ رقم (۱۸٤۱۵)۔ ويبدو أنه السند نفسه الوارد في الفقرة (۱۸۰) حيث تكرر نص الحديث هناك۔

وسند ابن سعد ورد على النحو التالي: أخبرنا الضحاك بن مخلد أبو عاصم الشيباني، عن زينب بنت أبي طليق أم الحصين قالت: حدثني حبان بن جَزء أبو بحرٍ، عن أبي هريرة...

و محمد بن سعد بن منيع الهاشمي، كتاب الواقدي، صدوق فاضل۔ ت ۲۳۰ هـ تقريب التهذيب ٤۸۰۔

والضحاك بن مَخْلد الشيباني أبو عاصم النبيل ثقة ثبت۔ ت ۲۱۲ هـ المصدر السابق ۲۸۰۔

ولم أقف على ترجمة زينب۔

وحبان بن جزء صدوق۔ تقريب التهذيب ۱٤۹۔

وأورد الألباني هذا الحديث في " سلسلة الأحاديث الصحيحة " وقال: أخرجه ابن الأعرابي في معجمه (۱/۳) من طريق زينب بنت أبي طليق، حدثنا حيان بن حية، عن أبي هريرة، أن رسول الله ﷺ... الحديث۔

قال: وهذا إسناد غريب، مَنْ دونَ أبي هريرة لم أعرفهما۔

ثم ساق طريقين أخريين للحديث وقال: فالحديث حسن بمجموع الطرق الثلاث۔ و الله أعلم۔ السلسلة الصحيحة ۱۵۱/٤-۱۵۲ رقم ۱٦۱۵ (ط ٤)۔

(۱۲) في الأخير كلمات غير واضحة، رسمها: "ليس خلال جوع"؟

والحديث من مراسيل الإمام الحسن البصري رحمه الله....

وورد قريباً من لفظه في صحيح مسلم، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: =

(ترجمہ) مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے محمد کے گھر والوں پر تین دن ایسے نہیں ہیں جس میں انہوں نے سیر ہو کر کھایا ہو۔

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا حضور علیہ السلام کی بات کا یہ مطلب نہیں تھا کہ آپ لوگوں کے سامنے شکایت کر رہے تھے بلکہ اپنے عذر کو بیان کر رہے تھے۔

اہل بیت میں مہینہ مہینہ آگ نہیں جلی

۱۳ – حضرت عروہ بن زبیر حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ

كـانَ يـمـرُّ بنا هلالٌ وهلالٌ ما يوقَدُ في بيتٍ من بيوتِ رسول الله ﷺ نار!.

قال: قلت لخالتي: على أي شيءٍ كنتم تعيشون؟

قالت: على الأسودين: الماءِ والتمرِ.

(ترجمہ) ہم پر دو دو چاند گزر جاتے تھے لیکن حضور علیہ السلام کے گھروں میں سے کسی کے گھر میں بھی آگ نہیں جلتی تھی حضرت عروہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے خالہ پھر آپ کس چیز پر زندگی گزارتے تھے فرمایا دو کالی چیزوں پانی اور کھجور پر۔

=والذي نفسي بيده ما أشبعَ رسولُ الله : أهلَه ثلاثة أيام تباعاً من خبزِ حِنطة حتى فارق الدنيا " ـ كتاب الزهد ٢١٩/٨ـ

وفـي طبـقـات ابـن سـعـد (٤٠٢/١): قال الحسن: خطب رسول الله ﷺ فـقـال: " و الله ما أمسى في آل محمد صاعٌ من طعام، وإنها لتسعة أبيات"ـ و الله ما قالها استقلالًا لرزق الله، ولكن أراد أن تأسّىٰ به أمته۔

(١٣) رواه الشيـخـان وغيـرهـمـا بـألفاظ متقاربةـ صحيح البخاري كتاب الرقـاق، بـاب كيف كـان عيش النبي ﷺ ١٨١/٧، صحيح مسلم، كتاب الزهد ٢١٨/٨ـ وانظر الحديث رقم (٢٨٣) من هذا الكتاب۔

حضورؐ کی بھوک اور کھانے میں برکت کا واقعہ

۱۴- حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ

قال: فخرجتُ فصليتب ما شاء الله، ثم تساندتُ في ناحيةٍ منه، إذ طلع عليٌّ عمرُ فقال: ما أخرجني أخرجَک.

فبينا نحن، إذ خرجَ علينا رسولُ الله ﷺ فقال: ((ما أخرجني إلا الذي أخرجَكُما، فانطلِقوا بنا إلى الواقمي".

(١٤) رواه الطبراني في المعجم الكبير ٢٥١/١٩ رقم ٥٦٧، والروايات الأربع التالية له. قال في مجمع الزوائد ٣٢٢/١٠: رواه الطبراني ورواه أبو يعلى أتمَّ منه، وفيه يحيى بن عبيد الله بن موهب، وقد ضعَّفه الجمهور ووثِّق، وبقية رجاله ثقات.

قلت: وقد رواه مسلم في صحيحه عن أبي هريرة، كتاب الزهد، باب جواز استتباعة غيره ١١٦/٦، وكذا الترمذي ٥٨٤/٤ رقم ٣٣٦٩ كتاب الزهد، باب ما جاء في معيشة أصحاب النبي ﷺ، وقال: حديث حسن صحيح غريب. والإمام مالك في الموطأ، باب صفة النبي ﷺ ص ٦٦٦ رقم ١٦٨٩. والإمام أحمد في كتاب الزهد ٦٦/١.

وقد لفت انتباهي موقف الصحابية الجليلة، زوجة المضيف، في آخر الحديث الذي أكمله الترمذي والطبراني، حيث ورد في آخره- واللفظ للطبراني-: ثم قال للواقمي: " أما لك خادم يكفيك هذا؟" قال: لا يا رسول الله، قال: " فانظر أول سبي يأتيني فائتني آمر لك بخادم ". فلم يلبث أن أتاه سبي، فأتاه فقال: " ما جاء بك"؟ قال: موعدك الذي وعدتني. قال: " قم فاختر منهم". فقال: يا رسول الله كنت أنت الذي تختار لي. قال: " خذ هذا الغلام فأحسن إليه " فأتى امرأته، فأخبرها بما قال لرسول الله ﷺ وما قال له، فقالت: فقد أمرك أن تحسن إليه. قال: وما الإحسان؟ قالت: أن تعتقه، قال: هو حرٌّ لوجه الله عزوجل.

ولكن لا غرابة في موقف كهذا، وصاحبته قد تخرجت من مدرسة النبوة، وتشرفت بزيارة النبي ﷺ لبيتها.

فانطلقنا في القمرِ، فقال النبيُّ ﷺ لامرأته: "أين زوجُكِ؟" قالت: ذهب يستعذبُ لنا من حِسْيِ بني حارثة. فجاء حاملًا قِرْبته، فعلَّقها في نخلةٍ: ثم أقبلَ علينا فقال: مرحباً وأهلًا، ما زار الناسَ قطُّ مثلَ ما زارنا الليلةَ.

ثم انطلقَ إلى عِذْقٍ فقطعهُ، ثم أخذ الشَّفْرة، فجالَ في الغَنم، فقال رسولُ الله ﷺ: ((إياكَ والحَلوبَ" أو قال: ((ذاتَ الدَّرِّ)). فذبَحَ، وسَلخَ، وأمر امرأتَهُ فعجنتْ، وخبزتْ، وقطَّع في القدورِ، وأوقدَ تحتَها، ثم ثَرَّد، وغَرَفَ من المَرَقِ واللحمِ، ثم وضعَهُ بين أيدنا، فأكلنا حتى شبعنا.

ثم قال إلى القِرْبةِ وقد سَفقَتْها الرِّيحُ، فبرَّدت [فأسقانا] في إناءٍ، ثم ناولَ النبيَّ ﷺ فشربَ، ثم أبا بكرٍ، ثم عمرَ، فقال رسولُ الله ﷺ: الحمدُ لله الذي أخرَجنا ولم يُخرِجنا إلا الجوعُ ثم لم نرجِعْ حتى أصَبْنَا هذا. لتُسألُنَّ عن هذا في القيامةِ، فإنَّ هذا من النعيمِ.

(ترجمہ) میرا شام کا کھانا ایک رات مجھ سے رہ گیا تو میں اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور پوچھا کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں تو میں اپنے بستر پر لیٹ گیا اور کروٹیں بدلنے لگا بھوک کی وجہ سے نیند نہیں آ رہی تھی تو میں نے کہا کاش کہ میں مسجد کی طرف نکل جاؤں نماز پڑھوں اور دل بہلاؤں حتی کہ صبح ہو جائے چنانچہ میں نکل گیا اور نماز پڑھی جتنا اللہ کو منظور تھی پھر میں نے مسجد کے کونے کی ٹیک لگا لی اچانک حضرت عمرؓ نمودار ہوئے اور فرمایا مجھے بھی وہی چیز نکال کر لائی ہے جو آپ کو نکال کر لائی ہے پس ہم اسی حالت میں تھے کہ ہمارے سامنے نبی کریم ﷺ بھی تشریف لے آئے اور فرمایا مجھے بھی نہیں نکالا مگر اس چیز

نے جس نے تمہیں نکالا ہے چلو ہمارے ساتھ واقتی کی طرف چنانچہ ہم چاند کی روشنی میں چل پڑے حضور علیہ نے اس کی بیوی سے فرمایا تمہارا خاوند کہاں ہے؟ اس نے کہا وہ ہمارے لئے بنو حارثہ کے میدان سے میٹھا پانی لینے گیا ہے چنانچہ وہ اپنا مشکیزہ اٹھا کر آہی گیا پھر اس کو کھجور کے ساتھ ٹانک دیا پھر ہماری طرف متوجہ ہوا اور کہا مرحبا واَھلاً (خوش آمدید آپ اپنے گھر آئے ہیں) لوگوں نے ایسی زیارت کبھی بھی نہیں کی ہوگی جیسی آج ہم کر رہے ہیں پھر وہ کھجور کے ایک خوشے کی طرف گیا اور اس کو کاٹا اسے ہمارے سامنے رکھا) پھر چھری لی اور بکریوں میں گھومنے لگا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا دودھ والی بکری کو چھوڑ دینا چنانچہ اس نے ایک بکری کو ذبح کیا اور اس کی کھال اتاری اور اپنی بیوی کو حکم دیا تو اس نے آٹا گوندھا اور روٹی پکائی اور گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا اور اس کے نیچے آگ جلائی پھر اس کا ثرید بنایا اور شوربے اور گوشت میں روٹی کو ڈبویا پھر اس کو ہمارے سامنے رکھا تو ہم نے کھایا حتی کہ ہم سیر ہو گئے پھر وہ مشکیزے کی طرف اٹھا جس پر ٹھنڈی ہوا نے چل چل کر اس کو ٹھنڈا کر دیا تھا پھر اس سے ہمیں ایک برتن میں پانی پلایا تو نبی کریم علیہ نے لیا اور پیا پھر حضرت ابوبکرؓ نے پھر حضرت عمرؓ نے پھر حضور علیہ نے فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں نکالا اور ہمیں بھوک نے ہی نکالا تھا پھر ہم نہیں لوٹے حتی کہ ہمیں یہ نعمت مل گئی تم ضرور قیامت میں اس کے متعلق پوچھے جاؤ گے بے شک یہ بھی نعمتوں میں سے ہے۔

حضورؐ تین دن تک بھوکے رہے

۱۵ - أن فاطمة بنت رسول الله ﷺ جاءت بكُسَيْرَةِ خبزٍ إلى رسول الله ﷺ فقال: ((ما هذه الكُسَيْرَة يا فاطمة))؟

(۱۵) قال الحافظ العراقي: أخرجه الحارث بن أبي أسامة في مسنده بسند ضعيف۔ إحياء علوم الدين ۱۲٦/۳ الهامش۔

قالت: قُرصٌ خبزتهُ، فلم تطبْ نفسي حتى أتيتکَ بهذه الكُسَيرة.

قال: أما إنه أولُ طعامٍ دخلَ بطنَ أبيکِ منذ ثلاثةِ أيام!. (۴)

(ترجمہ) حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ روٹی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا حضور علیہ السلام کی خدمت میں لائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ چھوٹا سا ٹکڑا کیا ہے فرمایا یہ روٹی ہے جو میں نے پکائی ہے میرے جی نے پسند نہ کیا حتی کہ میں یہ ٹکڑا لے کر آپ کے پاس آگئی تو فرمایا سن لو تین دن میں تیرے باپ کے پیٹ میں یہ پہلا کھانا ہے۔

آپؐ نے کبھی تنہا سیر ہو کر نہیں کھایا

۱۶- حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ

ما شبعَ رسولُ الله من خبزٍ ولحمٍ قطُّ إلا على ضَففٍ.

قال مالک: فلم أدر ما الضَّفَف، فلقيتَ أعرابياً... فسألته

فقال: إلا تَنَاوَلَها على رؤوسِ الناسِ.

(ترجمہ) حضور علیہ السلام نے روٹی اور گوشت سے کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا مگر ضفف پر۔

حضرت مالک بن دینارؒ راوی حدیث فرماتے ہیں مجھے معلوم نہ ہوا کہ ضفف کیا ہے پھر میں ایک دیہاتی سے ملا تو اس سے پوچھا اس نے کہا وہ کھانا جو لوگوں کے سامنے اور لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھایا جائے۔

---

(١٦) الحديث من مراسيل الإمام الحسن البصري رحمه الله۔ وقد ورد مرفوعاً عن أنس رضي الله عنه في الفقرة ١٩٢، ويرد هناك أن الضفف هو الجماعة۔

بھوک مٹانے کیلئے حضرت علیؓ کی مزدوری

۱۷- حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ

جعتُ مرة بالمدينة جوعًا شديداً، فخرجتُ أطلب العمل في عوالي المدينة، فإذا أنا بامرأة قد جمعت مَدَراً، فظننتُ تريدُ بَلَّهُ، فأتيتُها، فقاطعتها على كلِّ ذَنوب تمرةً، فبدرتب سنة عشر ذَنوبًا، حتى مجلت يداي. ثم أتيتُ الماء، فأصبتُ منه، ثم أتيتُها فقلتُ بكفِّي هكذا بين يديها، فعدَّتْ لي ست عشرة تمرة.

فأتيتُ النبيَّ ﷺ فأخبرتُه، فأكل معي منها.

(ترجمہ) مدینہ میں مجھے ایک مرتبہ بہت بھوک لگی تو میں مزدوری تلاش کرنے کے لئے عوالیٔ مدینہ کی طرف چلا گیا تو اچانک میں نے ایک عورت کو دیکھا جس نے مٹی جمع کی ہوئی تھی میرا خیال یہ تھا کہ یہ اس کو تر کرنا چاہتی ہے تو میں اس کے پاس گیا اور اس سے ہر ڈول پر ایک کھجور کا معاملہ طے کیا پھر میں نے سولہ ڈول ڈالے حتی کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے پھر میں پانی کے پاس آیا اور پانی سے ہاتھ دھوئے پھر میں اس عورت کے پاس گیا اور اس کو اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا تو اس نے مجھے سولہ کھجوریں گن کر دے دیں تو پھر میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا قصہ سنایا تو آپ نے بھی ان کھجوروں میں سے میرے ساتھ کھایا۔

حضورؐ کی تنگ دستی کا واقعہ

۱۸- حضرت صفیہؓ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ

(۱۷) الزهد للإمام أحمد ۲/۱۵، حلية الأولياء ۱/۷۰-۷۱۔

(۱۸) قال في مجمع الزوائد ۸/۳۱۱-۳۱۲: رواه الطبراني في الأوسط، =

جاء نبي رسول الله ﷺ في بيتي فقال: أعندكِ يا بنتَ حُيَيّ شيءٌ فإني جائعٌ.

فقلت: لا و الله يا رسول‌الله الله إلا مُدٌّ من طحينٍ.

قال: فأسختيه".

قالت: فجعلتُه في القِدْرِ، [وأنضجتُه، فقلتُ: قد نَضِجَ يا رسولَ الله.

فقال: تعلمين في نَحْيُ بنت أبي بكر شيء؟

فقلت: لا و الله ما أدري يا رسولَ الله.

قالت: فذهبَ هو بنفسه حتى أتى بيتها فقال: في نَحْيِكِ شيءٌ يا بنتَ أبي بكر؟

قالت: ليسَ فيه إلا قليلٌ يا رسولَ الله.

قالتُ: فجاءَ هو بنفسه، فعصرَ ما فيه على القِدْرِ، حتى رأيتُ الذي يخرجُ مع السَّمنِ، فوضعَ يده فيه وقال: "بسم الله". ثم دعا بالبركة وقال: " ادعي أخواتِك، فإني أعلمُ أنهنَّ يجدنَ مثلَ ما أجد".

فدعوتُهنَّ، فأكلنا حتى شبعنا.

ثم جاء أبو بكر، فاستأذنَ، فقُمنا، ثم جاء عمر، ثم جاءَ رجلٌ آخر، فأكلوا حتى شبعوا، وفضلَ منهم.

(ترجمہ) میرے گھر میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اے بنت حُیی کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ کیونکہ مجھے بھوک لگی ہے میں نے عرض کیا خدا کی

= وفيه جدع [حديج] بن معاوية، وقد وثق على ضعفه، وبقية رجاله ثقات۔
ووردت الكلمة الأخيرة في المجمع۔ "عنهم" بدل "منهم" المثبتة من الأصل۔

قسم یارسول اللہ کچھ نہیں ہے سوائے ایک پاؤ آٹے کے تو فرمایا اس کو پکا لے تو میں نے اس کو ہانڈی میں ڈالا اور اس کو پکایا پھر میں نے بتایا کہ یارسول اللہ پک گیا ہے فرمایا کیا تو جانتی ہے کہ ابوبکر کی بیٹی کے گھی کے برتن میں کچھ ہے؟ تو میں نے کہا یارسول اللہ خدا کی قسم مجھے پتہ نہیں ہے حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں پھر حضور علیہ السلام بذات خود چلے گئے اور حضرت عائشہؓ کے گھر میں گئے اور پوچھا اے بنت ابوبکر تیرے گھی کے برتن میں کچھ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کچھ نہیں ہے مگر تھوڑا سا اے اللہ کے رسول حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ برتن لے آئے اور جو کچھ برتن میں تھا اس کو نچوڑا حتی کہ میں نے وہ چیز بھی دیکھی جو آخر میں برتن سے نکلتی ہے پھر آپ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھا اور فرمایا بسم اللہ پھر برکت کی دعا کی اور فرمایا اپنی بہنوں (سوکنوں) کو بلالو کیونکہ مجھے پتہ ہے ان کی بھی وہی حالت ہے جیسی میری ہے چنانچہ میں نے ان سب کو بلالیا اور ہم سب نے کھایا حتی کہ ہم سیر ہو گئے پھر حضرت ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے اجازت چاہی تو ہم اٹھ گئیں پھر حضرت عمرؓ آئے پھر ایک اور آدمی آیا پس سب نے کھالیا حتی کہ سیر ہو گئے پھر بھی ان سے بچ گیا۔

حضرت ابوجحیفہؓ نے زندگی بھر ڈکار نہ لیا

۱۹ — حضرت ابوجحیفہؓ فرماتے ہیں کہ

أكلتُ خبزَ بُرٍّ بلحمِ سمنٍ، فأتيتُ النبيَّ ﷺ، فتجشأتُ، فقال: "اكفُفْ جُشَائَكَ، فإن أكثرَكُمْ شِبعاً أطولُكم جوعاً يومَ القيامةِ.

---

(۱۹) أحمد روايات الحديث الذي تمّ تخريجه (الرقم ٤). وفي سند هذه الرواية الوليد بن عمرو بن ساج، وهو ضعيف. وانظر تخريج روايتين قريبتين منه في مجمع الزوائد ٣٤/٥.

قال: فما أكلَ أبو جحيفةَ ملءَ بطنهِ حتى فارقَ الدنيا!

(۱۹) میں نے چربی میں بھنے ہوئے گوشت سے گندم کی روٹی کھائی تو میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ڈکار لیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اپنے ڈکار کو روک لے بے شک تم میں سے زیادہ سیر ہونے والا قیامت کے دن تم میں زیادہ بھوکا ہوگا۔

راویٔ حدیث فرماتے ہیں پھر حضرت ابو جحیفہؓ نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا حتی کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

حضورؐ کے نو گھروں میں کھانے کو تین کلو اناج بھی نہیں تھا

۲۰- حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ

مشيتُ إلى رسول الله ﷺ بخبزِ شعيرٍ، وإهالَةٍ سَنِخةٍ.

قال: ولقد رَهَنَ درعاً عند يهوديٍّ.

ولقد سمعته مراراً يقول: "واللهِ ما أصبحَ في عيالِ محمدٍ صاعُ تمرٍ ولا صاعُ حَبٍّ". وإن عندهُ لتسعُ نسوةٍ يومئذٍ.

(ترجمہ) میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی اور دنبے کی باسی چربی لے کر گیا حضرت انس یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے اپنی ایک ذرہ یہودی کے پاس رہن رکھی تھی اور حضرت انسؓ یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں

---

(۲۰) رواة الحديث كلهم ثقات، ما عدا معاذ بن هشام الدستوائي، الذي ذُكر أنه "صدوق"۔ وقد روى له الجماعة، كما في تهذيب الكمال ۱۴۳/۲۸۔ وقد روى الحديث بكامله البخاري في صحيحه، كتاب البيوع، باب شراء النبي ﷺ بالنسيئة ۸/۳، وكتاب الرهن، الحديث الأول ۱۱۵/۳، والترمذي في جامعه، كتاب البيوع، باب ما جاء في الرخصة في الشراء إلى أجل ۵۰۹/۳ (رقم ۱۲۱۳) وقال: حديث حسن صحيح۔

نے حضور علیہ السلام سے کئی مرتبہ یہ سنا خدا کی قسم محمد کے گھر والوں کے پاس نہ تو آج ایک صاع کھجوروں کا ہے اور نہ ایک صاع دانوں کا ہے جب کہ آپ کے پاس اس دن نو بیویاں تھیں۔

(فائدہ) ایک صاع تقریباً تین کلو کا ہوتا ہے۔

حضورؐ اور حضرت عمرؓ کی حالت

۲۱- حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ

دخلتُ على رسولِ الله ﷺ وهو مضطجعٌ على سريرٍ مرمولٍ بشريطٍ، ليسَ بين جلدِه وبين الشريطِ ثوبٌ، وتحت رأسهِ وسادةٌ من أدمٍ حَشْوُها ليفٌ. فدخلَ عليه غيرُ واحدٍ من أصحابه، حتى دخلَ عمرُ بن الخطابِ، فانحرفَ عنه رسولُ الله ﷺ انحرافةً، فنظر، فرأى الشريطَ قد أثّر بجنبِه، فبكى عمرُ، فقال رسولُ الله ﷺ: " ما يبكيكَ يا عمرُ؟.

قال: أما و اللهِ يا رسولَ الله ما أبكي إلا لكوني أعلمُ أنكَ أكرمُ على الله من كسرىٰ وقيصرَ، فهما يعيشانِ فيما يعيشانِ فيه من الدنيا، وأنت بالمكانِ الذي أرىٰ.

---

(۲۱) رواة الحديث كلهم ثقات، ما عدا مبارك بن فضالة، الذي ورد أنه " صدوق"۔ وقد استشهد به البخاري في صحيحه، وروى له في الأدب المفرد، وروى له أبو داود والترمذي وابن ماجة۔ تهذيب الكمال ۲۷/۱۹۰۔

وروي الحديث بعدة طرق، وبألفاظ متقاربة، قد يكون أقربها إلى هذا اللفظ ما أورده الإمام البخاري في الأدب المفرد، باب الجلوس على السرير ص ۳۹۸ رقم ۱۱۶۳۔ كما رواه ابن ماجه في سننه كتاب الزهد، باب ضجاع آل محمد ﷺ ۱۳۹۱/۲، رقم ۴۱۵۳، وأورد ابن سعد عدة روايات له في طبقاته ۴۶۶/۱، والإمام أحمد في المسند ۱۳۹/۱-۱۴۰، والبيهقي في دلائل النبوة ۳۳۷/۱۔

فقال رسول الله ﷺ: " أوَ ما ترضى يا عمرُ أن تكونَ لهم الدنيا ولنا الآخرةُ؟".

قال: بلى و الله يا رسول الله!

قال: " فإنّه كذاك".

(ترجمہ) میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ کھجور کی رسی سے بٹی ہوئی ایک چارپائی پر لیٹے تھے آپ کے جسم اور اس بٹی ہوئی رسی کے درمیان کوئی کپڑا نہیں تھا آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی پس آپ کے پاس صحابہؓ آتے رہے حتی کہ حضرت عمر بن خطابؓ آئے تو حضور ﷺ نے اس چارپائی سے اپنا رخ پھیرا کہ آپ کے پہلو پر کھجور کی رسی نے نشان ڈال دیئے ہیں تو حضرت عمرؓ رو پڑے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اے عمر کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ آپ اللہ کے نزدیک کسریٰ اور قیصر سے بھی زیادہ عزت والے ہیں وہ تو دنیا میں جس طرح زندگی گزار رہے ہیں گزار رہے ہیں اور آپ کی یہ حالت ہے جو میں دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا اے عمر کیا تم راضی نہیں ہو کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کیوں نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ تو حضور ﷺ نے فرمایا بس بات ایسی ہی ہے۔

[عائشة رضي الله عنها]

امت محمدیہ میں سب سے پہلا مرض شکم سیری تھی

۲۲- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

(۲۲) أورده في الإحياء (۱۳۱/۳) بلفظ: أول بدعة حدثت بعد رسول الله ﷺ الشبع، إن القوم لا شبعت بطونهم جمحت بهم نفوسهم إلى هذه الدنيا۔

إن أولَ بلاءٍ حدث في هذه الأمةِ بعد [قضاءِ] نبيّها ﷺ الشِّبَعُ، فإن القوم لمّا شَبِعت بطونُهم سَمِنَتْ أبدانهم، فتصعَّبتْ قلوبُهم، وجَمَحت شهواتُهم.

(ترجمہ) سب سے پہلی مصیبت جو اس امت میں حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد پیدا ہوئی ہے وہ سیر ہو کر کھانا ہے کیونکہ جب لوگ اپنے پیٹ بھر کر کھائیں گے تو ان کے جسم موٹے ہوں گے پھر ان کے دل سخت ہوں گے اور ان کی خواہشات منہ زور ہو جائیں گی۔

[أبو جعفرؒ]

پیٹ بھر جائے تو جسم سرکش ہو جاتا ہے

۲۳- حضرت ابو جعفرؒ فرماتے ہیں کہ

إذا امتلأ البطنُ طغیٰ الجسدُ.

(ترجمہ) جب پیٹ بھر جاتا ہے تو جسم سرکش ہو جاتا ہے۔

[علي بن أبي طالبؓ]

دنیا میں رہنے کے کچھ اصول

۲۴- حضرت یحییٰ بن عقیلؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمر بن خطابؓ سے فرمایا:

قال عليُّ بن أبي طالب لعمر بن الخطاب:

إنْ أردتَ أن تلحقَ بصاحبيك فاقصِرِ الأملَ، وكُلْ دون الشِّبَع، وارقَعِ القميصَ، واكْسِ الإزارَ، واخصِفِ النعلَ؛ تلحقْ بهما.

(۲٤) تنبیه الغافلین ۲٤۱/۱۔

(ترجمہ) اگر آپ کا ارادہ ہے کہ آپ اپنے دونوں ساتھیوں (محمد ﷺ) کے ساتھ ملیں تو اپنی آرزو کو چھوٹا کر دیں اور سیر ہونے سے پہلے پہلے اپنا کھانا ختم کر دیں اور اپنی قمیض کو پیوند لگائیں اور اپنی چادر کو چھوٹا رکھیں اور جوتی کو پیوند لگائیں تو ان کے ساتھ مل جائیں گے۔

[عبادة بن الصامتؓ]

کھانا کتنا کافی ہے

۲۵- حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ

إنما البطنُ هاتِ هاتِ، كفاكم ما سدَّه عنكم!

(ترجمہ) پیٹ کہتا ہے اور لے آ اور لے آ تمہیں تو اتنا کافی ہے جس سے تمہاری قوت بحال رہے۔

[قيس بن رافعؒ]

پیٹ کی فکر میں رہنے والا تباہی میں

۲۶- حضرت قیس بن رافع فرماتے ہیں:

ويلٌ لمن كان دِينُه دنياه، وهمُّه بطنهُ.

(ترجمہ) تباہی ہے اس شخص کے لئے جس کا دین اس کی دنیا ہی ہو اور اس کی خواہش اس کا پیٹ ہی ہو۔

[عمر بن الخطابؓ]

پیٹ جہنم کا سبب بھی بنتا ہے

۲۷- حضرت عاصم بن محمدؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

كـان عمر بن الخطاب يُقَرِّدُ أخفاف إبلِ الصَّدَقةِ، فدخل وقد أصابه الشَّرْقُ، فقال: هل عندم شيءٌ؟

فقالت امرأته: تحت السرير.

فتنـاول قنـاعـاً فيه تمر، فأكلخ ثم شربَ من الماء، ثم مسحَ بطنه وقال: ويحٌ لمنْ أدخلَهُ بطنُه النارَ!

(ترجمہ) حضرت عمرؓ صدقے کے اونٹ کے پیروں سے چیچڑیاں دور کرتے تھے۔

ایک دفعہ آپ گھر آئے جب کہ دھوپ چڑھ رہی تھی اور پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ تو ان کی بیوی نے کہا چارپائی کے نیچے ہے تو انہوں نے وہاں سے ایک چھابڑی اٹھائی جس میں کھجور پڑے ہوئے تھے ان کو کھایا پھر پانی پیا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تباہی ہے اس کے لئے جس کو اس پیٹ نے جہنم میں ڈالا۔

حضرت عمرؓ کو اچھے کھانے کی عادت پڑنے کا خوف

۲۸- حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (ان کے والد کا نام نفیع بن حارث الثقفی ہے) کہ

أُتي عمر بنُ الخطاب بخبز وزيتٍ، فجعل يأكلُ منه ويمسحُ بطنه ويقول: و الله لتُمرَّنَنَّ أيها البطنُ على الخبزِ والزيتِ ما دام السمنُ يُباعُ بالأواقي.

(ترجمہ) حضرت عمرؓ کے پاس روٹی اور زیتون لایا گیا تو آپ نے اس میں سے کھانا شروع کیا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا اور فرمایا خدا کی قسم

(۲۸) في الأصل " بالأواق"- والأوقية جمعها أواق، والأُوقِيَّة: جمعها أواقيّ- والخبر في طبقات ابن سعد ۳/۳۱۳-

اے پیٹ تجھے روٹی اور زیتون کی عادت پڑ جائے گی جب تک گھی اوقیے کے ساتھ بکتا رہے گا۔

(فائدہ) اوقیہ اس زمانہ کا تقریباً ۴۰ گرام وزن کے برابر چاندی کا سکہ تھا۔

(امداداللہ انور)

حضرت عمرؓ کی خواہش

۲۹ – حضرت عمر بن خطابؓ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا

لو لا مخافةُ ذيولِ الحسابِ غداً، لأمرتُ بحَمَلٍ يشوىٰ في التنُّور.

(ترجمہ) اگر مجھے قیامت کے دن کے حساب کا خوف نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ اونٹ کے بچے کو تنور میں بھون کر (ہمیں) کھلایا جائے۔

[سهل بن سعد الساعديؓ]

حضورؐ چھان والے آٹے کی روٹی استعمال کرتے تھے

۳۰ – حضرت ابو حازمؒ فرماتے ہیں کہ

قلت لسهل بن سعد: هل رأيتَ المَنَاخِلَ على عهدِ رسول الله ﷺ؟

قال: ما رأيتُ مُنْخُلًا في ذلك الزمانِ، ولا نُخِلَ لرسولِ الله ﷺ الشهرَ حتى فارقَ الدنيا!

قال: كنا نطحن، ثم ننفخ قِشْرَةَ، فيطيرُ منه ما طار،

---

(۳۰) في سند هذه الرواية عبد الحميد الضرير، لكنه ورد مختصراً في صحيح البخاري۔ كتاب الأطعمة، باب ما كان النبي ﷺ وأصحابه يأكلون ٢٠٤/٦، كما رواه الترمذي في جامعه وقال: حديث حسن صحيح، كتاب الزهد، باب ما جاء في معيشة النبي ﷺ ٥٨١/٤ رقم ٢٣٦٤، وابن ماجه في سننه، كتاب الأطعمة باب الحُوّارىٰ ١١٠٧/٢ رقم ٣٣٣٥، وأحمد في مسنده ٣٣٢/٥۔

ويستمسك ما استمسك.

(ترجمہ) میں نے حضرت سہل بن سعدؓ سے کہا آپ نے حضور علیہ السلام کے زمانے میں چھان دیکھا تھا فرمایا میں نے اس زمانے میں چھان نہیں دیکھا تھا نہ ہی اس زمانے میں حضورﷺ کے لئے آٹا چھانا گیا تھا حتی کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے میں نے عرض کیا پھر آپ کیا کرتے ہیں فرمایا کہ ہم آٹا پیستے تھے ہم آٹے پر پھونک مارتے تھے جتنا اڑنا ہوتا تھا اڑ جاتا تھا اور جتنا رہنا ہوتا تھا رہ جاتا۔

[عمر بن الخطابؓ]

حضرت عمرؓ کا کھانا ۱۱ لقمے تھا

۳۱- حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ

وكان يُحضر طعامَ عمر، قال: كانت له كلَّ يوم إحدى عشرةَ لقمةً، أنّى شاءها من الغدِ.

(ترجمہ) جب یہ حضرت عمرؓ کے سامنے کھانا لائے تھے تو آپ روزانہ گیارہ لقمے کھاتے تھے صبح کے وقت جب ان کو کھانا دیا جاتا۔

شربت کی مٹھاس جاتی رہے گی

۳۲- حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں:

اشتهى عمرُ بن الخطاب الشرابَ، فأُتي بشُربةٍ من عسلٍ، فجعل يُديرُ الإناءَ في كفِّه فيقول: أشربُها فتذهبُ حلاوتُها، وتبقى مرارتُها.

(۳۱) أورده ابن الجوزي في تلبيس إبليس ص ۲۶۷، وذكر في الإحياء (۱۳۶/۳) أن من عادته أن يأكل سبع لقم أو تسع لقم۔

(۳۲) الزهد لابن المبارك ص ۲۱۹ رقم ۶۱۸۔ وقريب منه في طبقات ابن سعد ۳۱۹/۳۔ وتكرر في الفقرة ۲۷۰ من هذا الكتاب۔

ثم دفعها إلى رجلٍ من القومِ فشربها!

(ترجمہ) حضرت عمرؓ کو پیاس لگی تو آپ کے پاس شہد کا شربت لایا گیا تو آپ اس کے برتن کو اپنے ہاتھ میں گھماتے رہے پھر فرمایا میں اس کو پی لوں تو اس کی حلاوت (مٹھاس) ختم ہو جائے گی لیکن اس کی کڑواہٹ (قیامت کا حساب) باقی رہ جائے گی پھر حضرت عمرؓ نے وہ برتن حاضرین میں سے کسی ایک کی طرف پھیر دیا اور اس نے اس کو پی لیا۔

[علي بن أبي طالبؓ]

حضرت علیؓ کی عمدہ کھانے سے کراہت

۳۳- حضرت ابوامامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ

أُتـي عليٌّ- رحمه الله- ببطة محشوّة خبيصاً، فقال: على هذا تَذَابَحَ قريشٌ!

(ترجمہ) حضرت علیؓ کے پاس بطخ کی شکل کا ایک برتن لایا گیا جو ایسے حلوے کے ساتھ بھرا ہوا تھا جو کھجور اور گھی سے بنتا تھا جس کا نام خبیص ہوتا تھا تو حضرت علیؓ نے فرمایا یہ تو قریش کا باہمی ذبح کرنا ہے۔

[مصعب بن الزبيرؓ]

دنیا کی جنگیں عیش و عشرت کیلئے ہوتی ہیں

۳۴- حضرت زبان کلبیؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

لـما قَتَلَ مصعبُ بن الزبير المختارَ، صنع له عمرو بن حُريث طعاماً، فأكل هو وأصحابه. ثم أتاه بفالُوذَجة في إناءٍ ترجرجُ فقال مصعب لأصحابه: ائتوا فكلوا، فو الله ما كان الدين بقَلُوص ولا

يكون، وما كان الجِلاد إلا على ما ترون، وعلي ما في الرِّحال.

(ترجمہ) جب حضرت مصعب بن زبیرؓ نے مختار ثقفی کو قتل کیا تو حضرت مصعب بن زبیر کے لئے عمرو بن حریث نے کھانا تیار کیا تو آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے وہ کھانا کھایا پھران کے پاس ایک ایسے برتن میں فالودہ لایا گیا جس کا برتن کانپ رہا تھا تو حضرت مصعبؓ نے اپنے دوستوں سے کہا آؤ اور کھاؤ خدا کی قسم............ یہ جنگیں اسی پر ہوتی ہیں جس کو تم دیکھ رہے ہو (یعنی کھانوں پہ) اور جو چیزیں کجاووں میں ہوتی ہیں (یعنی عورتوں کو لونڈیاں بنانے پر جیسا کہ عربوں میں قبل از اسلام رواج ہوتا تھا)۔

[إبراهيم بن أدهمؒ]

عمدہ کھانے سے پرہیز

۳۵-أُتي إبراهيمُ بخبيصٍ فقال: هذا طعامُ الصبيان؛ فلم يأكله!

(ترجمہ) حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کے پاس خبیص (وہ حلوہ جو کھجور اور گھی سے بنایا گیا ہو) لایا گیا تو آپ نے فرمایا یہ بچوں کا کھانا ہے آپ نے اس کو نہ کھایا۔

[عمر بن الخطابؓ]

حضرت عمرؓ کا ہلکا سا کھانا

۳۶- حضرت احنف بن قیسؒ فرماتے ہیں کہ

خرجنا مع أبي موسى الأشعري وفوداً إلى عمر بن الخطاب،

---

(٣٦) سورة الأحقاف: الآية ٢٠- وأورد القسم الأول منه الإمام أحمد في الزهد ٢٣/٢، والآخر أبو نعيم في الحلية ٤٩/١، ومجموعه في طبقات ابن سعد ٢٧٩/٣.

وكان لعمرَ ثلاثُ خبزات، يأكلهنَّ يومًا بلبن وسمن، ويوماً بلحم غريض، ويومًا بزيت. فجعل القوم يأكلون ويُعَذِّرون. فقال عمر: إني لأرى تعذيركم وإني لأعلمكم بالعيش، ولو شئتُ لجعلت كَراكِرَ وأسنِمة وصِلاءً وصِناباً وصلائق، ولكني أستبقي حسناتي. إن الله جلَّ ثناؤه ذكر قوماً فقال: ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَٰتِكُمْ فِى حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا﴾.

(ترجمہ) ہم حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے ساتھ وفد بن کر حضرت عمر بن خطابؓ کی خدمت میں گئے حضرت عمرؓ کی تین روٹیاں ہوتی تھیں ایک دن تو ان کو گھی اور دودھ کے ساتھ کھاتے تھے اور ایک دن تازہ گوشت کے ساتھ اور ایک دن زیتون کے ساتھ تو لوگ کھا رہے تھے اور معذرت کر رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تمہاری معذرت کو بھی دیکھ رہا ہوں اور میں خود بھی زندگی گزار رہا ہوں اگر میں چاہوں تو میں عمدہ جانوروں کا گوشت کھا سکتا ہوں اور اونٹ اور اونٹنیوں کی چربیاں بھی میرے لئے پگھلائی جا سکتی ہیں اور بھنے ہوئے گوشت بھی اور وہ کھانے بھی جو رائی اور کشمش کے ساتھ تیار ہوتے ہیں روٹی بھی لیکن میں اپنی نیکیوں کو باقی رکھنا چاہتا ہوں کیونکہ اللہ جل شانہ نے ایک قوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَٰتِكُمْ فِىْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا.

(ترجمہ) تم اپنے مزے دنیا کی زندگی میں ضائع کر چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے۔

حضرت عمرؓ کا ہلکا کھانا اور ہلکا لباس

۳۷- حضرت محمد بن قیسؒ فرماتے ہیں کہ

(۳۷) وردت روايات قريبة منه في حلية الأولياء ۴۹/۱، لكن هذه أصولها۔
وانظر في هذا: البقرة ۱۸۵۔

[قـدم] نـاسٌ عـلـى حفصـةَ بنتِ عمرَ فقالوا: إن أميرَ المؤمنين قـد بـدا عِـلْبـاءُ رقبتـهِ من الهُزال، فلو [قلتِ له أن يأكلَ] طعاماً هو ألـيـنُ مـن طـعـامه، ويلبسَ ثياباً ألينَ من ثيابه، فقد رأينا إزارَه مرقّعاً برُقـعٍ غيـرِ لـونِ ثوبه، ويتخذَ فراشاً ألينَ من فراشهِ، فقد أوسعَ الله على المسلمين، فيكون ذلک أقوى له على أمرِهم.

فبعثوا إليـه حفصةً، فذكرتْ ذلک له، فقال: أخبريني بألينِ فراشٍ فرشتيهِ لرسول الله ﷺ قط؟

قـالـت: عباءة تُثْنَيِّها له باثنين، فلما غلظتُ عليه جعلتهما له بأربعةٍ!

قال: فأخبريني بأجود ثوبٍ لبسه؟

قـالـت: نَـمِرَةٌ صنعناها له، فرآها إنسانٌ قال: اكسُنِيها، فأعطاها إياه.

قال: [إيتوني] بصاع تمر.

فأمرهم، فنزعوا نَواه، ثم قال: انزعوا تفاريقَه. (٦)

فـفـعلوا، ثم أكله كلَّه؛ فقال: [و الله إني] لأشتهي الطعام، إني لآكـل الـسـمـن وعـنـدي الـلـحـم، وآكل الزيت وعندي السمن، وآكـل الـمـلـح وعـندي الزيت، وآكل بَحْتاً وعندي ملح، ولكنَّ صاحبيَّ سلكا طريقاً، فأخاف اختلافهما فيُخالَفُ بي.

(ترجمہ) کچھ لوگ حضرت حفصہ بنت عمرؓ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا حضرت امیر المؤمنین کی گردن کا پٹھا کمزوری کی وجہ سے ظاہر ہوگیا ہے کاش کہ

آپ ان کو کہہ دیں کہ وہ ایسا کھانا کھائیں جو عمدہ ہو اور ایسا لباس پہنیں جو ان کے لباس سے ملائم ہو کیونکہ ہم نے ان کے تہہ بند کو دیکھا ہے کہ دوسرے رنگ کے کپڑے کی اس کو ٹاکیاں لگی ہوتی ہیں اور وہ اپنے بستر سے زیادہ نرم و ملائم بنالیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے اب وسعت پیدا کر دی ہے یہ مسلمانوں کے معاملے کے لئے حضرت عمرؓ کو زیادہ قوت دینے والا عمل ہے پھر ان حضرات نے حضرت حفصہؓ کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیجا تو انہوں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے حضور ﷺ کا بستر جو آپ بچھاتی تھیں کبھی وہ کتنا نرم ہوتا تھا؟ تو حضرت حفصہؓ نے فرمایا ایک عبا ہوتی تھی جس کو وہ حضور ﷺ کے لئے دوہرا کر دیتی تھیں پھر جب کچھ زیادہ ضرورت پڑی تو حضرت حفصہؓ اس عباء کو چار تہہ کر کے بچھا دیتی تھی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا یہ بتاؤ حضور ﷺ کا عمدہ لباس کون سا تھا؟ ایک چادر تھی جس میں سفید اور کالی دھاریاں تھیں جو ہم نے آپ کے لئے تیار کی تھی اس کو بھی ایک آدمی نے دیکھا تو کہا (یا رسول اللہ) یہ مجھے پہنا دیں تو حضور ﷺ نے وہ اس کو دے دی۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا میرے پاس کھجور کا ایک صاع لے آؤ پھر حاضرین کو کہا تو انہوں نے ان کھجوروں کی گٹھلیاں الگ کیں پھر فرمایا کہ ان کے چھلکوں کو بھی جدا جدا کر دو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر آپ نے وہ ساری کھالیں پھر فرمایا خدا کی قسم مجھے بھی کھانے کی خواہش ہے میں گھی بھی کھا سکتا ہوں اور میرے پاس گوشت بھی ہے اور میں زیتون بھی کھا سکتا ہوں میرے پاس گھی بھی ہے اور میں نمک بھی کھا سکتا ہوں جب کہ میرے پاس زیتون بھی ہے اور میں خالی روٹی بھی کھا سکتا ہوں جب کہ میرے پاس نمک بھی ہے لیکن میرے دونوں ساتھی (حضور ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ) ایک طریقے پر چلے تھے پس میں ڈرتا ہوں ان کے ساتھ اختلاف کرنے میں کہ پھر مجھے بھی ان سے الگ نہ کر دیا جائے۔

[الأولياء]

بھوکے پیاسے حضرات کا آخرت میں انعام

۳۸-یوسف بن یعقوب وغیرہ فرماتے ہیں:

بلغنا أن اللہ عزَّوجلَّ یقولُ لأولیا ئهِ في القیامِة: یا أولیائي، طالما لَحِظْتُکم في الدنیا وقد غارتْ أعینکم، وقَلِصَتم شفاهُکم عن الأشربةِ، وخَمَصَتْ بطونُکم؛ فتعاطُوا الکاسَ فیما بینکم، وکلوا الیومَ ﴿وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِي ٱلْأَيَّامِ ٱلْخَالِيَةِ﴾.

(ترجمہ) ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن اپنے دوستوں سے فرمائے گا اے میرے دوستو کتنا طویل عرصہ میں نے تمہیں دنیا میں دیکھا کہ تمہاری آنکھیں اندر کو دھنس گئی تھیں اور تمہارے ہونٹ پانی نہ پینے سے خشک ہو گئے تھے اور تمہارے پیٹ پیٹھ کے ساتھ لگ گئے تھے پس تم اب آپس میں ایک دوسرے کو جنت کے گلاسوں کا تبادلہ کرو اور آج کھاؤ اور پیو

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئاً بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَة. (الحاقه: ۲۴)

(ترجمہ) کھاؤ اور پیو مزہ کے ساتھ ان اعمال کے بدلہ میں جو تم گزرے ہوئے دنوں میں آگے بھیج چکے ہو۔

[الحسن البصريؒ]

جنت کی حور انعام میں

۳۹-حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ

---

(۳۸) سورة الحاقة: الآية ٢٤۔

(۳۹) حلية الأولياء ٥/ ۲۱۰۔ وينسب هذا القول إلى نبيّ الله عيسى عليه =

تـقـول الـحـوراءُ لـولـيِّ الله وهـو متكئٌ معها على نهرِ العسل تـعـاطيهِ الكأسَ: يا نعم عيشةٍ؛ أتدري يا حبيبَ الله متى زوجنيک مولاي؟

فيقول: لا أدري.

فتـقـول: نـظرَ إليکَ في يومٍ صائفٍ بعيدِ الطرفين، وأنت في ظـمأ هاجرةٍ من جهدِ العطشِ، فباهى بک الملائکةَ وقال: انظروا إلـى عبدي، ترکَ زوجتَه وشهوتَهُ ولذَّتَه وطعامَه وشرابَه من أجلي رغبةً فيما عندي؛ أشهدکم أني قد غفرتُ له.

فغفر لکَ يومئذ، وزوَّجنيکَ!

(ترجمہ) ایک حور اللہ کے دوست کو کہے گی جب کہ وہ دوست اس حور کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے شہد کی نہر پر بیٹھا ہوگا اور حور اس کو گلاس دے رہی ہوگی اور کہہ رہی ہوگی کتنی شان دار زندگی ہے کیا تم جانتے ہواے اللہ کے دوست مجھے میرے مالک نے تیرے ساتھ کب بیاہا تھا تو وہ کہے گا مجھے معلوم نہیں تو وہ کہے گی ایک دن اس نے تجھے گرم دن میں دیکھا تھا جب کہ غروب اور طلوع میں بڑے فاصلے ہوتے تھے اور تم دوپہر کو پیاس کی مصیبت میں پیاسے تھے پھر اللہ نے تجھ پر فرشتوں کے سامنے فخر کیا اور فرمایا میرے بندے کی طرف دیکھو اس نے اپنی بیوی کو اور اپنی خواہش کو اور اپنی لذت کو اور اپنے طعام کو اور پینے کو چھوڑ دیا اس چیز کی رغبت میں جو میرے پاس ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو معاف کیا تو اللہ نے تجھے اس دن معاف کیا تھا اور میرے ساتھ تیرا نکاح کردیا تھا۔

=السلام، كما روي عن مالك بن دينار قوله: أجيعوا أنفسكم وأظمئوها وأعروها وأنصبوها، لعل قلوبكم أن تعرف الله عزوجل۔ حلية الأولياء ٢/٣٧٠۔ وتكرر الخبر في الفقرة رقم ٢٠٥۔

[خالد بن معدانؒ]

زیارت خداوندی کا سبب

۴۰- حضرت خالد بن معدانؒ فرماتے ہیں کہ

قرأتُ في بعض الكتب: أجِعْ نفسَك و أعْرِها لعلّها ترى الله.

(ترجمہ) میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ اپنے نفس کو بھوکا اور اپنے جسم کو کم لباس رکھتا کہ وہ اللہ کو دیکھ سکیں۔

[مالك بن دينارؒ]

حضرت مالک بن دینارؒ کا پرہیز

۴۱- حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں:

خلطتُ دقيقي بالرمادِ، فضعفتُ عن الصلاةِ، ولو قَوِيْتُ على الصلاةِ ما أكلتُ طعاماً غيرَه!

(ترجمہ) میں نے اپنے آٹے میں راکھ ملا دی تھی تو میں نماز پڑھنے سے بھی کمزور ہو گیا اگر مجھے اس ذریعے سے نماز میں قوت ہوتی تو میں اس کے سوا کوئی اور کھانا نہ کھاتا۔

[أبو عبيدة الخواصؒ]

بھوکا رہنے والا شیطان پر غالب

۴۲- حضرت ابو عبیدہ الخواصؒ فرماتے ہیں:

حَتْفُكَ في شِبَعِكَ، وحظُّك في جوعِكَ. إذا أنت

(٤١) حلية الأولياء ٢/ ٣٦٧۔

نرم گرم روٹی سے پرہیز

۴۵- حضرت ابوابراہیم جو حضرت مالک بن دینارؒ کی صحبت میں بیٹھنے والے تھے فرماتے ہیں کہ

سمعتُ مالكاً قال لرجل من إخوانه: إني لأشتهي رغيفاً لَيِّناً ثخيناً بلبنٍ رائب.

قال: فانطلقَ، فجاءه به، فجعل ينظرُ إليهما، ثم قال: إني اشتهيتُكَ منذ أربعين فغلبتُكَ، أفأردتَ أن تغلبني الآن؟ ارفعهُ عني. وأبىٰ أن يأكله!

(ترجمہ) میں نے حضرت مالک بن دینارؒ سے سنا کہ انہوں نے اپنے دوستوں میں سے ایک آدمی سے کہا میری ایسی روٹی کھانے کی خواہش ہے جو نرم ہو گرم ہو دودھ دہی ساتھ ہو تو وہ شخص چلا گیا اور ایسی روٹی لے آیا تو حضرت مالک بن دینارؒ ان دونوں چیزوں کی طرف دیکھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے میں تیری چالیس سال سے خواہش کر رہا ہوں اور میں تجھ پر غالب رہا اب تو مجھ پر غالب آنا چاہتی ہے پھر فرمایا اس کو میرے سامنے سے اٹھا لے اور اس کے کھانے سے انکار کر دیا۔

اچھے کھانے کا انجام

۴۶- حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں:

بطنُكَ أعزُّ عليك من دينك؟ بطنُكَ آثرُ عندك من نفسِك؟ هبكَ قد ملأتَهُ من طيِّب الطعامِ ولذيذِ الشراب؛ انظر إلى ما....

(٤٥) حلية الأولياء ٢/٣٦٦۔ ويأتي مكرراً في الرقم ٢٩٦۔

شبعتَ... فنمتَ استمكنَ منک العدوُّ فجَثم علیک، وإذا أنت تجوَّعتَ کنتَ للعدوِّ بمرصدٍ.

(ترجمہ) تیری موت تیرے سیر ہو کر کھانے میں ہے اور تیرے نصیب تیرے بھوکے رہنے میں ہے جب تو سیر ہو جاتا ہے اور سو جاتا ہے تو دشمن تجھ پر حاوی ہو کر طاقت ور ہو جاتا ہے اور جب تو اپنے آپ کو بھوکا رکھتا ہے تو تو دشمن کے لئے گھات لگائے ہوئے ہوتا ہے۔

[مالک بن دینارؒ]

حضرت مالک بن دینار کی حالت

۴۳۔ حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ

أکلتُ الشَّعِیر أربعین صباحاً، ولو لا أني خشیتُ أن یُقْفِلَني لداومتُ علیه.

(ترجمہ) جوس نکالنے کے بعد جو چیز رہ جاتی ہے میں نے چالیس روز تک اس کو کھایا اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ یہ مجھے خشک کر دے گی تو میں اس پر اپنے آپ کو ہمیشہ رکھتا۔

اگر راکھ میرے حلق میں داخل ہو سکتی تو

۴۴۔ حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ

لو کان الرمادُ یدخلُ في حلقي لأکلتُه!

(ترجمہ) اگر راکھ میرے حلق میں چلی جائے تو میں اسکو بھی کھالوں گا۔

(ترجمہ) تیرا پیٹ تیرے سامنے تیرے دین سے بھی زیادہ عزیز ہے تیرا پیٹ تیرے نزدیک تیرے نفس سے بھی زیادہ راجح ہے اپنے آپ کو بخش دے تو نے اس کو پاکیزہ کھانے اور پینے کی لذیذ چیزوں سے بھر دیا ہے اب دیکھ انجام کیا ہوگا۔

پھلوں کا موسم گزر گیا تو کیا فرق آیا

۴۷- حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں:

من في ناديكم هذا؟ فو الله ما أصبتُ فيه بُسْرةً ولا رُطْبةً ولا تمرةً فما نقص منّي، فما زاد فيكم؟

(ترجمہ) اس مجلس میں کون کون لوگ ہیں. ندا کی قسم میں نے اس علاقے میں رہ کر (جس میں ہر قسم کی کھجوریں عام ہوتی تھیں) نہ تو کچی کھجوریں کھائی ہیں اور نہ تازہ اور نہ خشک پھر بھی میرے جسم میں کچھ کمی نہیں ہوئی اور تمہارے جسم میں کتنا ان کھجوروں کے کھانے نے اضافہ کر دیا ہے۔

بھوک رکھ کر کھاؤ

۴۸- حضرت عبدالواحد بن زیادؒ فرماتے ہیں کہ

يا أبا بشر، احفظ عني اثنتين: لا تبيتنَّ وأنت شبعان، ودعِ الطعامَ وأنت تشتهيه.

قال: فقال له حوشب: يا أبا يحيى، هذا وصفُ أطباءِ أهل الدنيا!

قال- ومحمد بنواسع يسمع كلامهما- قال: فقال محمد: نعم، ووصفُ طريقِ أهل الآخرة.

قال: فقال مالك: بخ بخٍ، دارُ [الآخرةِ] والدنيا!

(ترجمہ) میں نے حضرت مالک بن دینارؒ سے سنا حضرت حوشب سے فرمارہے تھے اے ابوبشر مجھ سے دو چیزوں کو یاد کرلو کبھی بھی سیر ہوکر نہ سونا اور کھانے کو اس وقت چھوڑ دینا جب تمہیں کھانے کی خواہش باقی ہو ان سے حضرت حوشب نے عرض کیا اے ابو یحییٰ یہ تو اہل دنیا کے طبیبوں کی حالت ہے تو حضرت محمد بن واسعؒ موجود تھے انہوں نے دونوں کی بات کو سنا اور فرمایا ہاں یہ اہل آخرت کا بھی یہی طریقہ ہے تو حضرت مالکؒ نے فرمایا واہ واہ کیا خوب دنیا والوں کا بھی یہی طریقہ ہے اور آخرت والوں کا بھی۔

[محمد بن واسعؒ]

زیادہ کھانے کے نقصانات

۴۹- حضرت محمد بن واسعؒ فرماتے ہیں:

من قلَّ طُعْمُه فَهِمَ وأَفْهَمَ، وصفا ورقَّ، وإن كثرةَ الطعام ليُثقِلُ صاحِبَهُ عن كثير مما يريد.

(ترجمہ) جس کا کھانا کم ہو وہ سمجھدار بھی ہوتا ہے اور آگے بات کو سمجھا بھی سکتا ہے اور اس کا دل بھی صاف ہوتا ہے اور نرم ہوتا ہے اور کثرت سے کھانا کھانے والے کو ثقیل کردیتا ہے اکثر ان چیزوں کے متعلق جن کے کرنے کا اس کا ارادہ ہوتا ہے۔

[عبد اللہ بن عمرؓ]

خود کھانے کے بجائے دوسرے کو ترجیح

۵۰- حضرت محمد بن واسعؒ فرماتے ہیں:

(۴۹) حلیۃ الأولیاء ۳۵۱/۲۔

كان ابنُ عمرَ يجمع أهله على جَفْنَة كلَّ ليلةٍ، فربما جاء سائلٌ، فيأخذُ ابنُ عمرَ نصيبَهُ من الثريدِ فيدفعه إليه، ثم يرجعُ وقد أُكِلَ ما في الجَفْنة؛ فإن كنتُ أكلتُ منها شيئاً فقد أكل منها ابنُ عمر، ثم يُصبح صائماً!

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے گھر کے لوگوں کو ہر رات ایک تھال پر جمع کرتے تھے پس بسا اوقات کوئی سائل آجاتا تو حضرت ابن عمرؓ اپنا حصہ ثرید کا اٹھا کر اس کو دے آتے پھر جب واپس آتے تو اس تھال میں جو کچھ ہوتا تھا وہ کھایا جاچکا ہوتا تھا حضرت نافعؒ فرماتے ہیں پس اگر میں نے اس سے کچھ کھایا ہوتا تھا تو اسی سے حضرت ابن عمرؓ بھی کھالیتے تھے اور پھر صبح کو روزہ رکھ لیتے تھے۔

باکفایت پرانا لباس

۱۵- حضرت میمونؒ فرماتے ہیں کہ:

أتىٰ ابنَ عمر ابنٌ له فقال: اكسُني إزاراً. وكان إزارُه قد دَلَّى، فقال: اذهبْ فاقطعه ثم صِلْهُ فإنه سيكفيكَ؟ أما والله إني أرى ستجعلونَ ما رزقكم الله في بطونِكم وعلى جلودِكم، وتتركون أراملَكم ومساكينَكم ويتاماكُم.

(ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ کے پاس ان کا صاحبزادہ آیا تو انہوں نے فرمایا مجھے چادر پہنا دو جب کہ ان کی چادر نیچے لٹک رہی تھی پھر فرمایا کہ جاؤ اس کو کاٹ دو اور جوڑ دو یہی تمہیں کافی ہے بخدا کی قسم میں دیکھ رہا ہوں جو کچھ تمہیں اللہ نے رزق دیا ہے اس کو اپنے پیٹوں میں ڈال رہے ہو اور اپنے جسموں پر پہنا رہے ہو اور تم نے (امت کی) بیوگان اور اپنے مساکین کو اور اپنے یتیموں کو چھوڑ دیا ہے۔

غریب طلباءِ علمِ دین پر خرچ

۵۲- حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی بیوی حضرت صفیہ بنت ابی عبید فرماتی ہیں کہ:

ما رأيتُه شبعَ فأقول إنه شبعَ – تعني ابنَ عمر – قالت: فلما رأيتُ ذلك – وكان له يتيمان صنعتُ له شيئاً، فدعا هما، فأكلا معه، فلما قاما جئتُه بشيء، فقال: ادعي فلاناً وفلاناً. قلت: قد ناما، ولقد أشبعتَهُما. قال: فادعي لي بعض أهل الصُّفَّة.

فدُعي له مساكين، فأكلوا معه.

(ترجمہ) میں نے ان کو کبھی سیر ہو کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا میں یہ کہہ دیتی تھی کہ وہ سیر ہو گئے جب میں نے دیکھا کہ آپ بھوکے رہ جاتے ہیں تو میں نے ان کے لئے کوئی چیز تیار کی تو وہ دو یتیموں کا خیال رکھتے تھے انہوں نے ان دونوں کو بلایا تو انہوں نے بھی آپ کے ساتھ کھایا پھر جب کھڑے ہوئے تو میں ان کے پاس کوئی اور چیز لے آئی تو فرمایا کہ فلاں فلاں کو بلالو تو میں نے کہا وہ دونوں سو گئے ہیں اور میں نے ان کو سیر کر دیا ہے تو فرمایا کہ میرے لئے صفہ کے کچھ (طالب علم) حضرات کو بلالو تو حضرت ابن عمرؓ کے لئے کچھ مسکینوں کو بلالیا تو حضرت ابن عمرؓ نے ان کے ساتھ کھایا۔

ابن عمرؓ کا کوڑھی کا خیال رکھنا

۵۳- حضرت عثمان بن سلیطؒ فرماتے ہیں کہ:

كان ابنُ عمر يدعو المجذومين فيأكلُ معهم ويقولُ: لعل

(۵۲) حلية الأولياء ۱/۲۹۸۔

(۵۳) وفي الحلية (۱/۳۰۰): كان ابن عمر رضي الله عنه لايردُّ سائلًا، حتى إن المجذوم ليأكل معه في صحنه وإن أصابعه لتقطر دماً۔

بعضَ هؤلاء يكون ملكًا يوم القيامة.

(ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ کوڑھ کی بیماری والوں کو بلاتے تھے اور ان کے ساتھ مل کر کھاتے تھے اور کہتے تھے شاید کہ ان میں سے بعض قیامت کے دن بادشاہ ہوں۔

یتیموں کو ساتھ بٹھا کر کھلانا

۵۴- حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ:

كان ابنُ عمر إذا تغدَّى وتعشَّى دعا مَنْ حوله من اليتامى. فتغدَّى ذات يوم، فأرسل إلى يتيم فلم يجده. وكانت له سُوَيقة محلّاة يشربها بعد غدائه. فجاء اليتيم وقد فرغوا من الغداء وبيده السُّوَيقة ليشربها، فناوله إياها وقال: خذها فما أراك غُبِنتَ.

(ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ جب صبح کا اور شام کا کھانا کھاتے تھے تو اپنے آس پاس کے یتیموں کو بلا لیتے تھے۔

ایک دن انہوں نے صبح کا کھانا کھایا اور ایک یتیم کی طرف پیغام بھیجا تو اس کو نہ پایا آپ کے لئے ایک نرم غذا تیار کی جاتی تھی جو فوراً ہی حلق سے اتر جاتی تھی اس کو آپ غذا کے بعد پیتے تھے یتیم اس وقت آیا جب کہ آپ صبح کا کھانا کھا چکے تھے اور یہ غذا پینے کے لئے ان کے ہاتھ میں باقی رہ گئی تھی تو آپ نے وہ غذا اس کو دے دی اور فرمایا کہ یہ لے لو تم نقصان میں نہ رہو۔

مساکین کے ساتھ ہمدردی

۵۵- حضرت مالک بن مِغْوَلؒ فرماتے ہیں کہ:

(٥٤) الزهد للامام احمد ١٢١/٢، حلية الاولياء ٢٩٩/١۔

(٥٥) لم يتضح مغزى الخبر للقارىء، ولعله نفسه الذي يتضح مغزاه مما =

سمعتُ أنهم صنعوا له طعاماً– يعني ابن عمر– فأتوا به مع خبز، فأراد أن يفرِّق على المساكين، فذهبوا به، حرمتموني [إطعامَهُ]، وأردتم أن ألقيه في الحُشّ، لا و الله لا أذوقُه اليوم!

(ترجمہ) میں نے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے لئے کھانا تیار کیا گیا پھر وہ کھانا حضرت ابن عمرؓ کے پاس روٹی کے بعد پیش کیا گیا تو آپ نے چاہا کہ اس کھانے کو مسکینوں پر تقسیم کردیں تو جن لوگوں نے وہ کھانا تیار کیا تھا وہ آپ کے پاس سے اٹھا کر لے گئے تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا تم نے مجھے اس کھانے کے کھلانے سے محروم کردیا ہے تم چاہتے ہو کہ میں اس کو گھاس پھوس میں ڈال دوں (یعنی کسی باغ میں جا کر پاخانہ کی شکل میں ڈال آؤں) خدا کی قسم نہیں میں آج اس کھانے کو نہیں چکھوں گا۔

کوڑھی اور برص والے کو ساتھ بٹھا کر کھلاتے تھے

۵۶– حضرت ابوبکر بن حفصؒ فرماتے ہیں کہ:

كان ابنُ عمر لا يحبس عن طعامِهِ بين مكة والمدينة مجذوماً ولا أبرص ولا مبتلى حتى يقعدوا معه على مائدته؛ فبينما هو يوماً

= أورده أبو نعيم في الحلية (١/ ٢٩٨)، وهو أن امرأة ابن عمر عوتبت فيه فقيل لها: أما تلطفين بهذا الشيخ؟ فقالت: فما أصنع به، لا نصنع له طعاماً، إلا دعا عليه من يأكله۔ فأرسلت إلى قوم من المساكين كانوا يجلسون بطريقه إذا خرج من المسجد فأطعمتهم، وقالت لهم: لا تجلسوا بطريقه۔ ثم جاء إلى بيته فقال: أرسلوا إلى فلان وإلى فلان۔ وكانت امرأته أرسلت إليهم بطعام وقالت: إن دعاكم فلا تأتوه۔ فقال ابن عمر رضي الله عنه: أردتم أن لا أتعشى الليلة۔ فلم يتعشَّ تلك الليلة!

(٥٦) الزهد لابن المبارك ص ٢١٦ رقم ٦١١۔ وورد في الأصل: "ويمعوه.."۔

قاعدٌ على مائدته، أقبل مَوْلَيان من موالي أهل المدينة، فرحبوا بهما وأوسعوا لهما، فضحك عبد الله، فأنكر المَوْليان ضحكهُ فقالا: يا أبا عبد الرحمن، ضحكتَ أضحك الله سنّك، فما الذي أضحك؟

قال: عجبتُ من بنيّ هؤلاء الذين تدمىٰ أفواههم من الجوع فيضيّقون عليهم ويتأذّون بهم، حتى لو أن أحدهم قَدِرَ أن يأخذ مكانَ اثنين فعل، تأذيًا بهم وتضيُّقًا عليهم، وجئتما أنتما قد أوفرا لكما من الزاد فأوسعوا لكما وحَيَّوْكما، [يصنعون] بطعامهم من لا يريده، ويمنعونه من يريده!

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی یہ حالت تھی کہ وہ مکے اور مدینے کے درمیان سفر میں بھی کوڑھ زدہ مریض کو اپنے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے سے منع نہیں کرتے تھے نہ کسی برص والے آدمی کو اور نہ کسی مصیبت اور بیماری میں مبتلا کو حتیٰ کہ وہ آپ ہی کے دستر خوان پر بیٹھ کر کھاتے تھے چنانچہ ایک دن وہ اپنے دستر خوان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ مدینہ شریف کے غلاموں میں سے دو غلام آئے تو دستر خوان پر موجود لوگوں نے دستر خوان ان کے لئے کھلا کر دیا تو اس کو دیکھ کر حضرت ابن عمرؓ ہنس پڑے تو وہ دونوں غلام آپ کے ہنسنے کو عجیب سمجھنے لگے اور کہا اے ابو عبدالرحمٰن اللہ آپ کے دانتوں کو ہنسائے آپ کیوں ہنسے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں ان لوگوں سے حیران ہوں جن کے منہ سے بھوک کا خون بہہ رہا ہے اور ایک دوسرے پر تنگ ہیں اور ایک دوسرے پر اذیت اٹھا رہے ہیں اگر ان کی قدرت میں ہو تو ان کا ایک آدمی دو آدمیوں کی جگہ لے لے آج تم آئے ہو پھر بھی انہوں نے تمہارے لئے جگہ کو وسیع کر دیا اور تمہیں خوش آمدید کہا اور اپنے کھانے کے ساتھ وہ کیا جس کا ان کے دل میں ارادہ نہیں۔

جب سیر ہو کر نہیں کھایا تو جوارش کی کیا ضرورت

۵۷- حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں منقول ہے کہ

أنه أُتي بكَبَل جَوارشن فقال: ما هذا؟

قالوا: يهضمُ الطعامَ.

فقال ابن عمر: إنه ليأتي عليَّ كذا و كذا ما أشبعُ من الطعامِ.

(ترجمہ) ان کے پاس جوارش لائی گئی تو آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اس سے کھانا ہضم ہوتا ہے تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میرے اوپر تو اتنا اور اتنا زمانہ گذر گیا ہے کہ میں نے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔

مسلمان ہونے کے بعد کبھی سیر ہو کر نہیں کھایا

۵۸- حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ:

ما شبعتُ منذ أسلمتُ!

(ترجمہ) جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میں نے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔

مجھے جوارش کی ضرورت نہیں

۵۹- حضرت محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ

جاء رجل إلى ابن عمرَ فقال: ألا نصنع لک جوارشن؟

فقال: وأي شيءٍ الجوارشن؟

---

(۵۷) الزهد للإمام أحمد ۱۲۳/۲، حلية الأولياء ۳۰۰/۱۔

(۵۸) حلية الأولياء ۲۹۹/۱۔

(۵۹) الزهد للإمام أحمد ۲ ۱۲۱، حلية الأولياء ۳۰۰/۱۔ وأورده المؤلف بطريق أخرى في الفقرة۔ (۷٦)۔

قال: شيءٌ إذا كظَّلكَ الطعام فأكلتَ منه سهل عليک ما تجد.

قال ابن عمر ما شبعتُ منذ أربعةِ أشهر، وما ذاک ألّا أكونَ أجدُه، ولكني عهدتُ أقواماً يجوعون مرةً ويشبعون مرةً.

(ترجمہ) ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کیا ہم آپ کے لئے جوارش نہ بنادیں؟ تو انہوں نے فرمایا جوارش کیا ہوتی ہے لوگوں نے کہا جب آپ کو بدہضمی ہو تو آپ اس میں سے کچھ کھالیں تو آپ کی مصیبت دور ہو جائے گی تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ چار مہینے سے میں نے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا مجھے تو ایسی تکلیف نہیں ہوتی لیکن میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے جو کبھی بھوکے ہوتے تھے اور کبھی سیر ہوتے تھے۔

انگور کا گچھا مانگنے والے کو دیدیا

۶۰ – حضرت نافعؒ حضرت ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ:

أنه اشتكى، فأرسلت صفيه، فاشترتْ له عنقوداً بدرهم، فرآها سائلٌ، فاتَّبعهما، فلما دخلتِ الجاريةُ قال: المسكينُ المسكينُ.

فقال ابنُ عمر: أعطوهُ إيَّاه، أعطوه إيَّاه.

فأرسلت صفيةُ بدرهم آخر، فاشترت الجاريةُ له عنقودَ درهم، فرآها سائلٌ، فاتَّبعهما، فلما دخلت قال: المسكين المسكين.

قال ابن عمر: أعطوهُ إيَّاه.

ثم أرسلت بدرهم أخرَ، فقالت صفيةُ: و الله لئن عدتَ لما اصبت مني خيراً أبداً.

فكفَّ، فاشترتْ له عنقودا.

---

(۶۰) الزهد للامام احمد ۱۲۱/۲ - ۱۲۲، حلیۃ الاولیاء ۲۹۷/۱۔

(ترجمہ)ان کو تکلیف ہوئی تو ان کی بیوی صفیہ نے ان کے لئے کوئی کھانے کی ٹہنی منگوائی جس پر کوئی پھل لگے ہوئے تھے تو اس ٹہنی کو ایک بھکاری نے دیکھ لیا تو اس خریدنے والی کے پیچھے چلا آیا جب وہ لونڈی اس خوشے کو خرید کر حضرت ابن عمرؓ کے گھر میں پہنچی تو اس بھکاری نے آواز لگائی مسکین مسکین تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا یہ اس کو دے دو تو حضرت صفیہ نے ایک اور درہم بھیجا اور اس لونڈی نے ایک اور خوشہ ایک درہم کا خریدا اس کو بھی اس بھکاری نے دیکھ لیا تو بھی پیچھے پڑ گیا پھر جب وہ لونڈی آپ کے گھر میں داخل ہوئی تو اس بھکاری نے آواز لگائی مسکین مسکین تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا یہ بھی اس کو دے دو۔ پھر حضرت صفیہ نے ایک اور درہم بھیجا اور کہا خدا کی قسم اب کی بار اگر تم آئے تو مجھ سے خیر کبھی نہیں پاؤ گے تو وہ بھکاری رُک گیا اور آپ کے لئے آپ کی بیوی نے ایک خوشہ خرید لیا۔

[الصحابة رضي الله عنهم]

صحابہؓ کی حالت

۶۱- حضرت محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ:

إن كان الرجلُ من أصحابِ النبيِّ ﷺ يأتي عليه ثلاثةُ أيام لا يجدُ شيئاً يأكلُه، فيأخذُ الجِلْدَةَ فيَشويها فيأكلها، فإذا لم [يجد شيئاً] أخذ حَجراً فشدَّ به صُلْبَهُ!

(ترجمہ) نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں سے آدمی کی یہ حالت بھی ہوتی تھی کہ اس کے اوپر تین دن گزر جاتے تھے لیکن وہ کھانے کے لئے کوئی چیز نہ پاتا پھر اس کو اگر کوئی چمڑا مل جاتا تو اس کو بھون کر ہی کھا لیتا اور جب کچھ بھی نہ ملتا تو

(٦١) الزهد للإمام أحمد ص ٤٣٤ رقم (١٧٩٥) تحقيق محمد السعيد زغلول۔

پتھر لے کر کہ وہ پیٹ پر باندھ لیتا تا کہ اس کی کمر سیدھی رہے۔

[أبو عبيدة الخواصؒ]

کھانا صدقہ کر کے جہنم سے بچو

۶۲ – حضرت ابوعبیدہ الخواصؒ فرماتے ہیں کہ

أشقى الناسِ من دخلَ النارَ لغيرهِ. إنما بطنُک کلبُک، فاخسأهُ عنک بلقمةٍ.

(ترجمہ) لوگوں میں سب سے زیادہ بدبخت وہ ہے جو دوسروں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہو تیرا پیٹ تیرا کتا ہے اس کو ایک لقمے سے اپنے سے دھتکار دے۔

[مالک بن دينارؒ]

کاش کنکریاں چوس کر بھوک پیاس مٹ سکتی

۶۳ – حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا:

و الله لو ددتُ أن حصاةً تُجزئني من الطعامِ و الشرابِ أمصُّها!

(ترجمہ) خدا کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ اگر کنکریاں کھانے اور پینے کا کام دیتیں تو میں انہی کو ہی چوس لیا کرتا۔

[الحسن البصريؒ]

کھانے کی جگہ پتھر کو پسند کرنے والے

۶۴ – حضرت عبدالواحد بن زیدؒ سے حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ:

(٦٣) حلية الأولياء ٢/٣٦٧، ٣٧٠۔ وفي محاضرات الأدباء للراغب ١/٦٣١: وددت أن رزقي حصاةً أمصُّها، فقد ضجرتُ من كثرة ترددي إلى الخلاء۔

(٦٤) وفي الحلية ٦/٢٦٩: وإن كان أحدهم ليقول: لو ددت أني أكلت أكلة تصير في جوفي مثل الآجرة، قال: ويقول: بلغنا أن الآجرة تبقى في الماء =

لقد أدركتُ أقواماً، إنْ كان أحدهم ليأكلُ الأكلةَ فيودُّ أنها حَجَرٌ في بطنهِ.

(ترجمہ) میں نے کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا کہ ان میں سے اگر کوئی ایک لقمہ کھاتا تھا تو وہ پسند کرتا تھا کہ اس کے پیٹ میں پتھر ہوتا۔

[مالک بن دینارؒ]

پیٹ کتے کے درجہ میں ہے

۶۵ - حضرت مالک بن دینارؒ سے حضرت جعفر بن سلیمان نے سنا کہ:

إنما بطنُ أحدكم كلبٌ، ألقِ إلى ذا الكلبِ كِسْرةً ورأسَ جُوَافَةٍ يسكتْ عنك، ولا تجعلوا بطونكم جُرُبًا للشيطانُ يُوعي فيها إبليسُ ما شاء!

(ترجمہ) تم میں سے ہر ایک کا پیٹ کتا ہے تو اس کی طرف ایک ٹکڑا روٹی کا اور ہڈی کا سرا پھینک دے تاکہ وہ تجھے بھونکنے سے خاموش ہو جائے اور اپنے پیٹوں کو شیطان کی تھیلی کی جگہ نہ بناؤ کہ اس میں شیطان جو مرضی رکھ دے۔

۶۶ -**ما بيننا وبين هشام بن عبد الملك إلا أن يُجاوز هذه، ثم قـ..... آثرُ عندك، يعني في.....**

نوٹ: چونکہ اس روایت کے الفاظ مخطوطہ اور مطبوعہ نسخوں میں مٹے ہوئے ہیں اس لئے ہم نے ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔

=ثلاثمائة سنة۔ وانظر الفقرة ۱۰۹۔

(٦٥) حلية الأولياء ٣٦٩/٢۔ والجُوَافة: ضرب من السمك، وليس من جيّده۔ والجُرب: جمع جِراب: وعاء يحفظ فيه الزاد ونحوه۔ ويوعي: يجمع ويحفظ۔

(٦٦) كلمات مطموسة في آخر الوجه الأول من الورقة الخامسة۔ وكانت وفاة هشام بن عبدالملك (الخليفة الأموي) سنة ١٢٥ هـ، ووفاة مالك بن دينار ١٣٠ هـ۔

[الحسن البصريؒ]

اپنے لئے کھانا تیار نہ کرانے والے اور بھوکے رہنے والے

٦٧ – حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

و الله لقد أدركنا أقواماً وصحبنا طوائف منهم، ما أمَر أحدُهم في بيته بصنعةِ طعام له قط، وما شبعَ أحدُهم من طعامٍ حتى مات، ما عدا أن يقاربَ شِبعَهُ أمسك.

(ترجمہ) خدا کی قسم ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے اور ان میں سے ایسی جماعتوں کے ساتھ صحبت پائی ہے کہ ان میں سے ایک بھی اپنے گھر میں کھانا کھانے کا حکم کرتا تھا اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک نے سیر ہو کر کھانا کھایا تھا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئے سوائے اس کے کہ وہ سیر ہونے کے قریب ہو گیا تو کھانے سے رک گیا۔

[عیسیٰ علیه السلام]

حضرت عیسیٰ کی اپنے حواریوں کو نصیحتیں

٦٨ – حضرت ابوعبیدہ بن حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ

قال الحواريون لعيسى ابنِ مريم: ما نأكلُ؟

قال: خبزَ الشعيرِ.

قالوا: فما نشربُ؟

قال: الماءَ القَراحَ؟

(٦٧) حلية الأولياء ٦. ٢٦٩ - ٢٧٠۔ ووردت العبارة الأخيرة فيه على النحو التالي: فما عسى أن يقارب شبعه فيمسك۔

قالوا: فما نتوسَّد؟

قال: توسدوا الأرضَ.

قالوا: ما تأمرنا من العيشِ إلا بكلِّ شديد.

قال: وبذلک لا يخلو ملكوتُ السماوات حتى يأتي أحدكم ما يأتي من ذلک على شهوة.

قالوا: وكيف ذاک؟

قال: ألم [تروا] إلى الرجل إذا جاع فما أحبَّ إليه الكِسْرة وإن كانت شعيراً، وإذا عطش فما أحبَّ إليه الماءُ وإن كان قَراحاً، وإذا أطال القيامَ فما أحبَّ إليه أن يتوسَّد الأرض؟!

(ترجمہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ان کے حواریوں نے عرض کیا ہم کیا کھائیں انہوں نے فرمایا جو کی روٹی انہوں نے عرض کیا ہم کیا پئیں انہوں نے فرمایا خالی پانی انہوں نے کہا ہم کس چیز کی ٹیک لگائیں فرمایا زمین کی انہوں کہا آپ ہمیں زندگی گزارتے میں جو بھی حکم دیتے ہیں ہر سخت چیز کا دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا انہی چیزوں سے آسمانوں اور زمین کی حکومت ملتی ہے جب تک کہ تم میں سے کوئی اپنی خواہش نفس کو پورا نہ کرے انہوں نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے فرمایا تم نے اس آدمی کی طرف نہیں دیکھا جب اس کو بھوک لگتی ہے تو اس کو روٹی کا ٹکڑا بھی اچھا لگتا ہے چاہے جو کا بھی کیوں نہ ہو اور جب اس کو پیاس لگتی ہے تو اس کو پانی بھی مزہ دیتا ہے اگرچہ خالص پانی بھی کیوں نہ ہو (یعنی خالی پانی کوئی چیز اس میں ذائقے کے لئے ملائی نہ گئی ہو) اور جب قیام طویل ہو جائے تو اس کو یہ بھی پسند آتا ہے کہ وہ زمین کی ٹیک لگا کر سو جائے۔

[علي بن أبي طالبؓ]

انسان کو پیٹ اور شرمگاہ نے تباہ کر دیا

۶۹ – حضرت عبداللہ بن حارثؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا:
أهلكَ ابنَ آدم الأجوفان: البطنُ والفَرجُ.
(ترجمہ) انسان کو دو پیٹوں نے ہلاک کر دیا ہے ایک پیٹ اور ایک فرج نے۔

[سلم بن ميمون الخواصؒ]

ملامت کی انتہاء

۷۰ – حضرت سلم بن میمون الخواصؒ فرماتے ہیں:

إنَّكَ مَهْـمَـا تَـعْـطِ بَطْنِكَ سُؤْلَهُ
وَفَـرْجَكَ إلَّا مُـنْتَهي اللُّوْمِ أجْـمَعَا.

(ترجمہ) تو جب اپنے پیٹ کو اور اپنی شرمگاہ کو اس کی خواہش کے مطابق اس کی ضرورت کو پورا کر دیتا ہے تو تم اس سے ملامت کی انتہاء کو پہنچ جاتے ہو۔

[أحاديث]

کم کھانے والوں کے گھر منور ہوتے ہیں

۷۱ – (حدیث)۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
" إنَّ أهل البيت ليقلُّ طُعْمُهم، فتَسْتَنيرُ بيوتُهم ".

(۷۱) قال في مجمع الزوائد ۱۰/۲٦٦: رواه الطبراني في الأوسط، وفيه =

(ترجمہ) گھر کے لوگوں کا کھانا جب کم ہوتا ہے تو ان کے گھروں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

دنیا کی حرص بد بختی ہے

۷۲- حضرت یعقوب بن عبداللہ بن اشج ؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

الرُّغْبُ شُؤْمٌ.

(ترجمہ) دنیا پر حرص کرنا بد بختی ہے۔

[سمرة بن جندبؓ]

بیٹا بدہضمی سے مرجاتا تو میں جنازہ بھی نہ پڑھتا

۷۳- حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ:

قيل لسمرة بن جندب: إن ابنک بَشِمَ البارحةَ.

=عبد الله بن المطلب العجلي ضعّفه العقيلي، وبقية رجاله ثقات۔ وأورده ابن الجوزي في الموضوعات ۳۵/۳، والشوكاني في الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة ص ۱۵٦، وقال الألباني: موضوع۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة ۱۹۹/۱ رقم ۱٦٦۔

(۷۲) الحديث منقطع بهذا الإسناد، لأن يعقوب بن الأشج من أتباع التابعين۔ ويبدو أنه جزء من إحدى روايات حديث " الرفق يمن والخرق شؤم" الذي قال الحافظ العراقي فيه: رواه الطبراني في الأوسط من حديث ابن مسعود، والبيهقي في الشعب من حديث عائشة، وكلاهما ضعيف۔ قال المرتضى الزبيدي: في إسناد الطبراني المعلى بن عرفان وهو متروك۔ وقد رواه كذلك العسكري وعده من الأمثال والحكم، وفي رواية: " والرُّغب شؤمٌ " وهو الشره والنهم والحرص على الدنيا۔ إتحاف السادة المتقين ۴۷/۸۔

(۷۳) الزهد للإمام أحمد ۲۴۸ (طبعة دار الكتب العلمية)۔

قال: لو ماتَ ما صليتُ عليه.

(ترجمہ) حضرت سمرہ بن جندبؓ سے کہا گیا کہ آپ کے بیٹے کو کل رات بدہضمی ہوگئی تھی تو آپ نے فرمایا اگر وہ مر جاتا تو میں اس کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھتا۔

[لقمان الحكيمؒ]

بچا ہوا کتے کو ڈال دو، رج کر نہ کھاؤ

۷۴- حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ:

قال لقمان لابنه: لا تأكل شِبَعاً على شِبَع، وألقِ فضلكَ للكلبِ.

(ترجمہ) حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ سیر ہونے کے بعد سیر ہو کر نہ کھا اور بچا ہوا کتے کو ڈال دے۔

[أبو بكر الصديقؓ]

آپؓ کے گھر کی حالت

۷۵- حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ:

صليتُ مع أبي بكر العصر، ثم انكفأتُ معه إلى منزله، فقال لامرأته أسماء بنت عميس: هل عندكِ طعام؟

قالت: لا و الله ما من شيء.

قال: انظري.

قالت: لا و الله ما من شيء.

فاعتقل شاةً كانت وضعت من يومها- و كان ذا شاةٍ- فحلبَ

(۷۴) روح المعاني ۷۴/۲۱، وتكرر في الفقرة ۲۱۰۔

(۷۵) وتكرر باختصار في الفقرة ۲۷۳۔

من لِبانها، ثم أفرغه في بُرْمَة، ثم أمر جاريته فطبخت، ثم أُتينا به، فأكل وأكلنا، ثم صلى وصلينا، ما توضأ ولا توضأنا.

(ترجمہ) میں نے حضرت ابوبکر کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ ان کے گھر چلا گیا تو انہوں نے اپنی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس سے پوچھا کیا تیرے پاس کھانا ہے کہا کوئی چیز نہیں ہے فرمایا دیکھ لو کہا خدا کی قسم کوئی چیز نہیں ہے تو انہوں نے بکری کی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں کے درمیان کیا جس نے اسی دن بچہ جنا تھا کیونکہ ایک بکری حضرت ابوبکرؓ کی ملکیت میں تھی آپ نے اس کا دودھ دوہا پھر اس کو پتھر کی ہانڈی میں ڈالا پھر اپنی لونڈی کو حکم دیا اس نے پکایا پھر ہمارے پاس لایا گیا تو حضرت ابوبکرؓ نے بھی کھایا اور ہم نے بھی انہوں نے بھی نماز پڑھی اور ہم نے بھی نہ انہوں نے اس کھانے سے وضو کیا اور نہ ہم نے وضو کیا۔

(فائدہ) بعض احادیث میں یہ آتا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کیا جائے تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت جابرؓ کے عمل سے یہ ثابت ہوا کہ آگ سے پکی ہوئی چیز پر وضو نہیں ہے اور جن احادیث میں وضو کرنے کا حکم آیا ہے اس سے مراد منہ کی کلی اور ہاتھ دھونا ہو سکتا ہے۔

[عبد الله بن عمرؓ]

حضرت ابن عمرؓ کو جوارش کا بھی علم نہ تھا

٧٦- حضرت اسماعیل بن ابی خالدؒ فرماتے ہیں کہ:

جاء رجلٌ إلى ابن عمر قال: ألا نصنع لک جوارشن؟

قال: وأي شيء الجوارشن؟

قال: شيء إذا كظّک الطعامُ فأكلتَ منه سَهُلَ عليک ما تجد.

(٧٦) سبق أن أورده المؤلف بطريق أخرى في الفقرة (٥٩) وتم توثيقه هناك۔

قال ابن عمر: ا شبعتُ منذ أربعة أشهر، وما ذاک ألا أکونَ أجدهُ، ولکني عهدتُ اقواماً یجوعون مرةً، ویشبعون مرةً.

(ترجمہ) ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کیا ہم آپ کے لئے جوارش نہ بنادیں تو انہوں نے فرمایا جوارش کیا چیز ہوتی ہے؟ کہا کہ ایک چیز ہے جب آپ کو بدہضمی ہو تو آپ اس سے کھالیں تو آپ کی تکلیف اس سے آسان ہو جائے گی تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ چار مہینے سے میں نے سیر ہو کر نہیں کھایا اور یہ اس لئے ہے کہ اتنا مجھے ملتا ہی نہیں میں نے کچھ لوگوں کے ساتھ اپنی زندگی گزاری ہے جو کبھی بھوکے ہوتے تھے اور کبھی سیر ہو کر کھاتے تھے۔

[عمر بن الخطابؓ]

مہمان نوازی اچھی کرنی چاہئے

۷۷۔ حضرت احنف بن قیسؒ فرماتے ہیں کہ:

کنا نحضر طعامَ عمر، فیُطعمنا الخبزَ واللبنَ، والخبزَ والزیت والخلَّ وأقلَّ من ذلک.... القدید، وأقل من ذلک اللحم الغَرِیض.

(ترجمہ) ہم حضرت عمرؓ کے کھانے کے وقت حاضر ہوتے تھے تو آپ ہمیں روٹی اور دودھ کھلاتے تھے اور روٹی اور زیتون اور سرکہ کھلاتے تھے اور بہت کم سوکھا گوشت کھلاتے تھے اور اس سے بھی کم تازہ گوشت کھلاتے تھے۔

---

(۷۷) ورد قریبا منه فی کتاب الزهد للام احمد ۲/۲۳-۲٤، وطبقات ابن سعد ۳/۲۷۹، موالقدید من اللحم ماقطع طولا و ملح وجفف فی الهواء والشمس والغریض منه: الطری: وعبارة فی کتاب الزهد، کنا نشهد طعام عمر بن الخطاب رضی الله عنه ، فیوماً لحمّا غریضاً، ویوماً قدیدا، ویوماً زیتاً۔

خشک روٹی اور موٹے گوشت کی بوٹیاں

۷۸- حضرت عتبہ بن فرقد السلمیؒ فرماتے ہیں کہ:

قدمتُ على عمر، وكان ينحر جزوراً كلَّ يوم، أطيبُها للمسلمين وأمهات المؤمنين، ويأمر بالعُنق والعِلْباءِ فيأكله هو وأهله. فدعا بطعامٍ، فأُتي به، فإذا هو خبزٌ خشن، وكسورٌ من لحم غليظ، فجعل يقولُ: كُلْ، فجعلتُ آكلُ البضعة فألوكُها فلا أستطيع أن أسيغها، فنظرتُ، فإذا بضعةٌ بيضاء، ظننتُ أنها من السَّنام، فأخذتُها، فإذا هي من عِلْباء العُنق. فنظر إليَّ عمرُ فقال: إنه ليس يدركُك العراق الذي، تأكل أنت وأصحابك!

(ترجمہ) میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں گیا آپ روزانہ ایک اونٹ ذبح کرتے تھے جس سے مسلمانوں اور امہات المؤمنین کی دل جوئی کرتے تھے اور گردن کے عضلات کا اپنے گھر والوں کے لئے حکم دیتے تھے اور گھر والے یہی حصہ گوشت کا پکاتے تھے چنانچہ آپ نے کھانا مانگا اور آپ کے پاس لایا گیا تو وہ ایک خشک روٹی تھی اور موٹے گوشت کی کچھ بوٹیاں تھیں مجھے کہنے لگے کھاؤ تو میں نے ایک بوٹی کو کھانا شروع کیا تو منہ میں پھیرنے لگا لیکن میں اس کو نگل نہ سکا پھر میں نے دیکھا کہ ایک سفید بوٹی پڑی ہے تو میں نے گمان کیا کہ یہ کوہان کی بوٹی ہے تو میں نے اس کو اٹھایا تو وہ گردن کے پٹھے کی تھی تو حضرت عمرؓ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا وہ ہڈی جس کو تو اور تیرے ساتھی کھا رہے ہیں وہ تمہارے قابو میں نہیں آئے گی۔

جو کھانا امراء کے ساتھ مخصوص ہو میں نہیں کھاتا

۷۹- حضرت عتبہ بن فرقدؓ فرماتے ہیں کہ:

حملتُ إلى عمرَ سلالَ خبيص، فلما وضعتُهنَّ بين يديه، كشف بعضهنَّ فقال: أوَكلُّ المسلمين يجدُ هذا؟

قلتُ: لا يا أمير المؤمنين، إنما شيء يختصُّ به الأمراءُ.

قال: لا حاجةَ لي فيه.

ثم ذكر الحديث.

(ترجمہ) میں حضرت عمرؓ کے پاس خبیص (کھجور اور گھی سے تیار شدہ حلوہ) کا شیرہ لے گیا جب میں نے اس کو آپ کے سامنے رکھا تو انہوں نے کپڑا اٹھا کر دیکھا اور کہا کیا یہ سب مسلمانوں کو میسر آتا ہے میں نے کہا نہیں یا امیر المؤمنین یہ ایسی چیز ہے جس سے امراء ہی مخصوص ہیں فرمایا مجھے پھر اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

دولت مندوں کے پاس جانے کا نقصان

۸۰- حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا:

يا معشرَ المهاجرين، لا تُكثروا الدخولَ على أهل الدنيا، فإنه مسخطةٌ للرزق.

(۸۰) اے مہاجرین کی جماعت تم دنیا والوں کے پاس کثرت سے نہ جاؤ کیونکہ یہ رزق کی ناپسندیدگی کو پیدا کرتا ہے (یعنی جو رزق تمہیں ملتا ہے تم اس کو ناپسند کرنا شروع کردو گے)۔

---

(۷۹) هكذا... وقد يعني بالحديث الفقرة السابقة؟

(۸۰) كتاب الزهد لابن المبارك ص ۲٦۳ رقم ۷٦۰.

زیادہ کھانے کے نقصانات

۸۱- حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ:

أيها الناس، إياكم والبِطْنةَ من الطعام، فإنها مَكْسَلةٌ عن الصلاة، مَفْسَدةٌ للجسدِ، مورِّثة للسُّقْمِ، وإن الله تبارك وتعالى يَبْغُضُ الحَبْرَ السمينَ، ولكن عليكم بالقَصْدِ في قُوْتِكم، فإنه أدنى من الإصلاح، وأبعد من السَّرَف، وأقوىٰ على عبادةِ الله، وإنه لن يَهْلِكَ عبدٌ حتى يُؤْثِرَ شهوتَه على دينِه.

(ترجمہ) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم اپنے آپ کو زیادہ کھانے سے بچاؤ کیونکہ یہ نماز سے سست کر دیتا ہے جسم کو بگاڑ دیتا ہے۔ بیماری کو پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ موٹے عالم کو پسند نہیں کرتے لیکن تم پر لازم ہے کہ تم درمیانے قسم کا کھانا کھاؤ کیونکہ یہ اصلاح کے زیادہ قریب ہے اور فضول خرچی سے بہت زیادہ دور ہے اور اللہ کی عبادت پر زیادہ قوت دیتا ہے اور وہ آدمی اس وقت تک کبھی بھی ہلاک نہیں ہوگا جب تک کہ اپنی خواہش کو اپنے دین پر ترجیح نہ دے۔

[الحسن البصريؒ]

مسلمان کیلئے پیٹو کا لقب عار ہے

۸۲- حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ:

(٨١) أسرار الحكماء ص ٢٥، دون قوله: " إن الله يبغض الحبر السمين"۔ بل وردت هذه العبارة في الحلية ٢/٣٦٢ منسوبة إلى الحكمة۔ وفي الإحياء (١٢٥/٣) معزوة إلى التوراة۔ وفي المصدر الأخير أيضاً (١٢٦/٣) لعمر: إياكم والبطنة، فإنها ثقل في الحياة، نتن في الممات۔

والحبر - بفتح الحاء وكسرها -: العالِم۔

لقد كان المسلم يَعَارُ أن يُقال له إنك لبَطِينٌ!

(ترجمہ) مسلمان کو اس سے عار اور گھن آتی تھی کہ اسے یہ کہا جائے کہ تو پیٹو ہے۔

[سلمة بن سعيدؒ]

گناہ کی عار کی طرح زیادہ کھانے پر بھی عار

۸۳- حضرت سلمہ بن سعیدؒ نے فرمایا:

إنْ كان الرجلُ ليُعَيَّرُ بالبطنةِ كما يُعَيَّرُ بالذنبِ يعملُه!

(ترجمہ) آدمی کو اس کے پیٹ کی وجہ سے عار دلائی جاتی تھی جس طرح سے آدمی کو اس کے گناہ کی وجہ سے عار دلائی جاتی ہے۔

[عمرو بن قيسؒ]

زیادہ کھانا دل کو سیاہ کرتا ہے

۸۴- حضرت عمرو بن قیس الملائیؒ فرماتے ہیں:

إياكم و البطنةَ، فإنها تقسي القلبَ.

(ترجمہ) اپنے آپ کو بڑے پیٹ والا بنانے سے بچو کیونکہ یہ دل کو زنگ آلود کر دیتا ہے۔

[بعض العلماء]

بڑے پیٹ کا علاج

۸۵- حضرت حسین بن عبدالرحمٰنؒ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا قول ہے:

(٨٤) الزهد لابن المبارك ص ٩١ دون عزو، والحلية ٧/٣٦، ٧٨ معزواً للثوري۔

(٨٥) الزَّمن: ذو المرض الدائم۔ وخَمِص بطنه: خلا وضَمُر۔

إذا كنتَ بطيناً، فاعددْ نفسک زَمِناً حتی تَخْمَص.

(ترجمہ) جب تیرا پیٹ بڑا ہو جائے تو تو اپنے نفس کو لنگڑا شمار کر حتیٰ کہ تیرا پیٹ تیری کمر سے جا لگے۔

[ابن الأعرابيؒ]

پیٹو اپنے عزائم پورے نہیں کر سکتا

۸۶- ابن الأعرابی کا قول ہے کہ:

کانت العربُ تقول: ما باتَ رجل بطيناً فتمَّ عَزْمُه!

(ترجمہ) عرب کہا کرتے تھے کوئی پیٹ والا شخص کبھی ایسی رات نہیں گزارتا کہ اپنا عزم پورا کر سکے۔

[أبو سليمان الدارانيؒ]

زیادہ کھانا عقل میں فتور پیدا کر دیتا ہے

۸۷- حضرت احمد بن ابی الحواریؒ فرماتے ہیں کہ:

إذا أردتَ حاجةً من حوائج الدنيا والآخرة، فلا تأكل حتى تَقْضِيَها، فإن الأكلَ يُغيِّرُ العقلَ.

(ترجمہ) حضرت ابوسلیمان دارانی ؒ نے فرمایا جب تو دنیا اور آخرت کی ضروریات میں سے کسی ضرورت کو پورا کرنا چاہے تو اس وقت تک کھانا نہ کھا جب تک اس ضرورت کو پورا نہ کر لے کیونکہ کھانا عقل کو بگاڑ دیتا ہے۔

---

(۸۷) وقال بعض الحكماء: إني لأقضي حوائجي بالترك، فيكون ذلك أروح لقلبي- إحياء علوم الدين ۱۳۳/۳-

[أيوب سختيانيؒ]

زیادہ کھانا پیٹ کا مرض اور بدبو میں اضافہ کا سبب

۸۸- حضرت ایوب سختیانیؒ نے فرمایا:

كثرةُ الأكلِ داءُ البطنِ، وزيادةٌ في النَّتنِ.

(ترجمہ) زیادہ کھانا پیٹ کی بیماری ہے اور بدبو میں زیادتی ہے۔

[عمر بن عبد العزيزؒ]

شہوت طعام اور شہوت جماع کی اشیاء سے پرہیز

۸۹- حضرت ابوداود رومیؒ فرماتے ہیں کہ:

قال رجل لعمر بن عبد العزيز: ألا نصنع لک دواءً يشهِّيک الطعام؟

قال: وما أصنع به؟ فو الله إني لأدخل المخرج فيؤذيني ما يخرج مني.

قيل: أفلا نصنع لک دواء يشهِّيک النساء؟

قال: وما أصنع به؟ فو الله لربما كان ذلک [يأتيني] فأجد لذلک غفلة وشِرَّة.

(ترجمہ) ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے کہا کیا ہم آپ کے لئے ایسی دوا نہ بنادیں جس سے آپ کو کھانے کی خواہش ہو فرمایا میں اس کو کیا کروں گا؟ خدا کی قسم میں اس کھانے کے نکالنے کی جگہ میں جب جاتا ہوں تو مجھے وہ چیز اذیت دیتی ہے جو مجھ سے باہر نکلتی ہے عرض کیا گیا کیا پھر ہم آپ کے لئے

(۸۹) الشِرَّة: النشاط۔

ایسی دوا نہ بنادیں جس سے آپ کو عورتوں کی خواہش ہو؟ فرمایا میں اس سے کیا کروں گا خدا کی قسم بسا اوقات مجھے خواہش اس درجے پر پہنچا سکتی ہے کہ میں اس سے غفلت اور چستی کو دیکھتا ہوں۔

[بعض العلماء]

زیادہ کھانے سے جسم کی سرکشی

۹۰- حضرت سفیان بن عیینہؒ حضرت علی سے نقل کرتے ہیں فرمایا:

إن الرجلَ ليشبع الشَّبعة فيطغىٰ لها جسده.

(ترجمہ) آدمی کبھی اس طرح سیر ہو جاتا ہے کہ اس کا جسم اس کی وجہ سے سرکش ہو جاتا ہے۔

[عبد الله بن عمرؓ]

شہادت عثمانؓ کے بعد میں سیر ہو کر نہیں کھایا

۹۱- حضرت مالک بن انسؒ نے فرمایا کہ:

بَلَغنا أنَّ ابنَ عمر قيل له: لو صنعنا لک جوارشن.

قال: وما الجوارشنُ؟

قال: إذا كظّک الطعام فأخذت منه أمراک.

قال: ماشبعت منذ قُتل عثمان.

(ترجمہ) ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ سے کہا گیا کاش کہ ہم آپ کے لئے جوارش بنادیں! فرمایا جوارش کیا ہوتی ہے انہوں نے کہا جب کھانے سے بدہضمی ہو تو اس سے آپ کچھ لے لیں تو آپ کو نفع پہنچے گا تو آپ نے فرمایا

(۹۱) هذه إحدى الروايات التي تم تخريجها سابقاً في الفقرة ۵۹۔

جب سے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا گیا ہے میں نے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔

[يوسف بن أسباطؒ]

بھوک دل کو نرم کرتی ہے

۹۲ – حضرت یوسف بن اسباطؒ فرماتے ہیں کہ:

الجوعُ يُرِقُّ القلبَ.

(ترجمہ) بھوک دل کو نرم کرتی ہے۔

۹۳ – حضرت یوسف بن اسباطؒ نے فرمایا کہ:

الجوعُ رأسُ كلِّ بِرٍّ في الأرضِ!

(ترجمہ) بھوک زمین میں ہر نیکی کی جڑ ہے۔

[السري بن ينعمؒ]

بھوک کے صلہ میں حکمت اور پرہیزگاری

۹۴ – حضرت سری بن ینعمؒ فرماتے ہیں کہ:

كان يقال: ما تجوَّع عبدٌ إلا أبدلَ الله مكانَ جوعِه حكمةً وورعاً.

وكان يقال: الجوعُ شعارُ الأنبياءِ والصالحين.

(ترجمہ) یہ بات مشہور تھی کہ جو آدمی بھوک کو اختیار کرے گا اللہ اس کی بھوک کی جگہ حکمت اور پرہیزگاری عطا فرمادیں گے اور یہ بھی کہا جاتا تھا کہ بھوک انبیاءؑ اور صالحین کا شعار اور پہچان ہے۔

---

(۹۲) الزهد الكبير للبيهقي ص ۱۷۵ رقم ٤٠٨۔ منسوباً لإبراهيم بن أدهم۔ وانظر الفقرة ۱۹٥۔

[أبو صفوان العابد ؒ]

بھوک کی وجہ سے اہل اللہ کو کشفی نظر حاصل ہوتی ہے

۹۵- حضرت ابوصفوان عابدؒ فرماتے ہیں کہ:

كان يُقال: ورَّث الجوعُ أهلَهُ النظرَ بنورِ الله معالي العزِّ في خلقه.

وكان يُقال: مصادرُ العزِّ في الاستغناءِ، والتوكلُ كفايةٌ، والتفويضُ راحةٌ، والعبادة يبعثها على النَّظِرةِ، وما فقدَ الرجلُ شيئاً، أقلَّ ضراراً عليه من أكلةٍ يَدَعُها لله، بل قبتُها للمتقين جميلةٌ.

(ترجمہ) یہ بات معروف تھی کہ بھوک بھوک والے کو اللہ کے نور کی طرف دیکھنے کا ذریعہ بناتی ہے کہ اس سے آدمی اللہ کی مخلوق کے مقامات عزت کو دیکھ سکتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا تھا کہ استغناء عزت کے مصادر میں سے ہے اور توکل کرنا کفایت ہے اور اپنے معاملے کو اللہ کے سپرد کرنا راحت ہے اور عبادت جو ہے آدمی کو اللہ کے انعامات میں غور وفکر کرنے پر برانگیختہ کرتی ہے اور کوئی آدمی کسی چیز کو گم نہیں پاتا جس کا نقصان کم ہو اس کھانے سے جس کو وہ اللہ کے لئے چھوڑ دے بلکہ اس کی عاقبت (انعام) متقین کے لئے خوبصورت ہوتا ہے۔

[الأعمش ؒ]

پیٹ کی عزت سے ذلت اور ذلت سے عزت ملتی ہے

۹۶- امام اعمشؒ نے ایک آدمی سے کہا:

يا أحمق، ترى هذا البطنَ؟ إنْ أهنتَهُ أكرمكَ، وإنْ أكرمتَهُ أهانكَ!

(ترجمہ) اے احمق تو اس پیٹ کو دیکھ رہا ہے اگر تو اس کی اہانت کرے گا تو

یہ تیری عزت کرے گا اگر تو اس کی عزت کرے گا تو یہ تجھے ذلیل کرے گا۔

[الحسن البصريؒ]

ایک لقمہ آدمؑ کیلئے آزمائش بن گیا تھا

۹۷- حضرت حسن بصریؒ یا کسی اور سے روایت ہے فرمایا کہ:

كانت بليّةُ أبيكم آدم عليه السلام أكلةً، وهي بليتُكم إلى يوم القيامة!

(ترجمہ) تمہارے باپ حضرت آدمؑ کی آزمائش ایک کھانے میں تھی اور یہ تمہاری آزمائش قیامت تک کے لئے ہے۔

[مالک بن دینارؒ]

رج کر کھانا جسم کو کمزور کرتا ہے

۹۸- حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا کہ:

الشِّبَع يُقَسِّي القلبَ ويُفَتِّرُ البَدنَ.

(ترجمہ) سیر ہو کر کھانا پیٹ کو سیاہ کرتا ہے اور بدن کو بے کار کرتا ہے۔

اعمال صالحہ کی توفیق خاص وجہ

۹۹- حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا:

مَنْ مَلَكَ بطنَهُ، مَلَكَ الأعمالَ الصالحة كلَّها.

(ترجمہ) جو آدمی اپنے پیٹ کا مالک ہو گیا وہ اپنے تمام نیک اعمال کا مالک ہو گیا۔

(فائدہ) یعنی اس کو نیک اعمال کی پوری توفیق مل گئی۔

[الحسين بن عبدالرحمن]

زیادہ پانی کھیت کواور زیادہ کھانا پیٹ کونقصان دہ ہے

۱۰۰- حضرت حسین بن عبدالرحمٰنؒ فرماتے ہیں کہ:

كان يقال: كثرة الطعام تُميت القلبَ ، كما أن كثرة الماء يُميت الزرعَ.

(ترجمہ) یہ بات معروف تھی کہ زیادہ کھانا دل کومردہ کرتا ہے جس طرح کہ زیادہ پانی کھیتی کوتباہ کرتا ہے۔

[عبد الرحمن بن زيد]

پیٹ صحیح تو دین صحیح

۱۰۱- حضرت عبدالرحمٰن بن زیدؒ نے فرمایا:

أول ما يعمل فيه العبدُ المؤمنُ بطنُه، فإن استقام له بطنُه استقام له دينُه، وإن لم يستقم له بطنُه لم يستقم له دينُه.

(ترجمہ) سب سے پہلا کام جومؤمن آدمی کرتا ہے وہ اس کا پیٹ ہوتا ہے پس اگراس کا پیٹ اس کیلئے سیدھا رہا تواس کا دین بھی اس کیلئے سیدھا رہا اور اگر اس کا پیٹ اس کیلئے درست نہیں ہوا تواس کا دین بھی اس کیلئے درست نہ رہا۔

[الحسين بن عبد الرحمن]

بھرے ہوئے پیٹ میں حکمت نہیں ٹھرتی

۱۰۲- حضرت حسین بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ:

---

(۱۰۲) محاضرات الأدباء ۱/۶۳۱- ۶۳۲، الرسالة القشيرية ۲۷ منسوباً إلى ذي النون المصري.

كان يقال: لا تسكنُ احكمةُ مِعدةً ملأىٰ.

(ترجمہ) یہ بات معروف تھی کہ حکمت بھرے ہوئے معدے میں نہیں رہ سکتی۔

[أبو سليمان الداراني رحمه الله]

خواہشات سے رکنے پر جنت

۱۰۳ – حضرت احمد بن ابی الحواریؒ فرماتے ہیں کہ:

سمعتُ أبا سليمان عبدالرحمن بن أحمد بن عطية العنسي الداري في قول الله عزَّوجلَّ: ﴿وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَحَرِيْرًا﴾ قال: عن الشهواتِ.

(ترجمہ) میں نے ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن احمد بن عطیہ العنسی الداری (الدارانیؒ) سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَجَزاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا. کے بارہ میں منقول ہے:

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کی خواہشات سے رکنے کے سبب جنت اور ریشمی، لباس بدلے کے طور پر عطا فرمائے گا۔

کے بارہ میں سنا آپؒ نے فرمایا جنہوں نے اپنے آپ کو خواہشات نفس سے روکا۔

---

(۱۰۳) أورده ابن كثير في تفسيره ٤/٤٥٥، قال: ثم أنشد أبو سليمان يقول:

كم قتيلٍ لشهوةٍ وأسيرِ
أفٍ من مشتهي خلاف الجميل

شهوات الإنسان تورثه الذلّ
وتلقيه في البلاء الطويل

[مالک بن دینارؒ]

پورا مہینہ بغیر سالن صرف ساٹھ تازہ روٹیاں

۱۰۴- حضرت جعفر بن سلیمان البصریؒ فرماتے ہیں کہ:

كنا عند مالك بن دينار، فجاء هشام بن حسّان فقال: أين أبو يحيى؟

قلنا: عند البقّال.

قال: قوموا بنا إليه.

فحانتْ مني نظرة إلى هشام فقال: يا هشام، إني أعطي هذا البقّال كل شهر درهماً ودانقين، فآخذ منه كل شهر ستين رغيفاً، كلَّ ليلةٍ رغيفين، فإذا أصبتُهما سُخنًا فهو أُدْمُهما. إني قرأتُ في زبور داود عليه السلام: إلهي رأيتَ همومي وأنتَ من فوق العُلى. فانظر ما همومك يا هشام.

(ترجمہ) ہم حضرت مالک بن دینارؒ کے پاس حاضر تھے ہشام بن حسان آئے اور کہا ابو یحییٰ کہاں ہیں تو ہم نے کہا سبزی والے کے پاس تو انہوں نے کہا ہمارے ساتھ سبزی والے کے پاس چلو تو میں نے ایک نگاہ ہشام کی طرف اٹھائی تو ہشام نے کہا میں اس سبزی والے کو ہر مہینے ایک درہم اور دو دانیک دیتا ہوں اور اس سے ہر مہینے ساٹھ روٹیاں لیتا ہوں ہر رات دو روٹیاں کھاتا ہوں پس جب وہ مجھے خشک ملتی ہیں تو میں گھی سے ان کو تر کر لیتا ہوں میں نے داود علیہ السلام کی زبور میں یہ بات پڑھی ہے الٰہی تو نے میرے غم دیکھے اور تو بلندیوں سے بھی اوپر ہے۔

پس اے ہشام تو بھی دیکھ لے تیرے کیا خیالات ہیں۔

(۱۰۴) حلیة الأولياء ۳۶۸/۲۔

مومن اپنے اوپر پیٹ اور شہوت کو غالب نہ ہونے دے

۱۰۵- حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا:

ما ينبغي للمؤمن أن يكون بطنُه أكثرَ همِّه، وأن تكونَ شهوتُه هي الغالبةَ عليه.

(ترجمہ) مسلمان کے لئے درست نہیں کہ اس کا پیٹ ہی اس کی زیادہ فکر ہو اور یہ کہ اس کی خواہش ہی اس پر غالب رہے۔

گھروں کے بجائے اپنے آپ کی اصلاح کریں

۱۰۶- ولقي مالك بن دينار جارية كانت في جواره ثم بيعت، فقال لها: فلانة؟ قالت: نعم يا أبا يحيى.

قال: كيف أنت، وكيف الموضع الذي أنتِ فيه؟

قالت: بأبي أنت، ما أحسنَ حالَهم، وأخصبَ بيوتَهم!

قال: لهم فضلُ معروفٍ على أحد؟

قالت: يا أبا يحيى، منازلهم خصبة، وطعامهم كثير واسع.

قال: يقول أبو يحيى: أنا أسألها عن خيرِ القوم وتفضّلهم، وهي تخبرني بعمران الحُشوش.

(۱۰۶) حضرت مالک بن دینارؒ ایک لونڈی سے ملے جوان کے پڑوس میں رہتی تھی پھر بیچ دی گئی تو آپ نے اس سے پوچھا تو فلانی ہے اس نے کہا جی ہاں اے ابویحیٰ فرمایا کیا حال ہے؟ اور جہاں تو رہتی ہے وہ جگہ کیسی ہے؟ اس نے کہا میرا باپ آپ پر قربان ہو ان کا بہت ہی اچھا حال ہے اور ان کے گھر بہت ہی کشادہ ہیں فرمایا کیا کسی ایک پر ان کی واضح فضیلت بھی ہے اس نے کہا اے

(۱۰۵) تنظر الفقرة ۱۲۵ أيضاً۔

ابو یحییٰ ان کے گھر بڑے رونق والے ہیں اور ان کے کھانے بڑے وسیع ہیں تو حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا میں اس سے قوم کے بہترین اور فضیلت والے آدمی کے بارے میں پوچھتا ہوں اور وہ مجھے عمارتوں اور سبز چیزوں کا بتاتی ہے۔

[عبد العزيز بن أبي روادؒ]

کم کھانا نیک اعمال کی فوری توفیق کا سبب ہے

۱۰۷- حضرت عبدالعزیز بن ابی روادؒ فرماتے ہیں کہ:

كان يُقال: قلةُ الطُعمِ عونٌ على التسرُّع في الخيرات.

(ترجمہ) یہ بات معروف تھی کہ کم کھانا جلدی عبادات میں زیادہ رغبت میں مددگار ہے۔

[الربيع بن خثيمؒ]

اللہ کی رضا کیلئے کھلانے کی حکایت

۱۰۸- حضرت ربیع بن خثیمؒ نے اپنے گھر والوں سے کہا:

اصنعوا لنا خبيصا. فصنعوه، فدعا رجلًا كان به خَبَلٌ، فجعل ربيعٌ يُلقمه ولعابُه يسيل. فقال أهله: تكلّفناه وصنعناه ثم أطعمتَ هذا؟ ما يدري هذا ما يأكل!

قال ربيع: لكن الله يدري.

(ترجمہ) ہمارے لئے خبیص (وہ حلوہ جو کھجور اور دودھ ملا کر بنایا جاتا ہے) تیار کرو تو انہوں نے تیار کر دیا پھر حضرت ربیع نے ایک آدمی کو بلایا جس کی عقل کم تھی اور حضرت ربیع نے خود اس کو لقمہ لقمہ کر کے کھلایا جب کہ اس آدمی کی لعاب

---

(۱۰۸) صفة الصفوة ۶۵/۳۔

بہہ رہی تھی تو ان سے ان کے گھر والوں نے کہا ہم نے آپ کے لئے تکلف کیا اور یہ بنا کر دیا آپ نے اس کو کھلا دیا جس کو یہ بھی پتہ نہیں کہ وہ کیا کھا رہا ہے؟ تو حضرت ربیع نے فرمایا لیکن اللہ کو تو معلوم ہے۔

[الحسن البصري]

دنیا سے بے تعلق اکابر کے حالات

۱۰۹ - حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

لقد أدركتُ أقواماً ما طُوي لأحدهم ثوبٌ قطُّ، ولا تشهَّى أحدهُم على أهلهِ شهوةً قطُّ، ولا أمرهم بصنعةِ طعام قطُّ، ولا قاسَمَ أحدُهم أخاهُ ميراثاً قطُّ؛ لقد كان أحدُهم يكون بينه وبين أخيه ميراثٌ فيقول: هو لك؛ لا يحبُّ أن يشغلَ نفسَهُ بشيءٍ من الدنيا. ولقد كان أحدهم ليأكلُ الأكلةَ، فيتمنّى أن يبقى في بطنه كما تبقى الآجُرَّة في الماء، فتكون زادَهُ من الدنيا!

(ترجمہ) میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جن کے لئے کبھی بھی بستر نہیں لپیٹا گیا (یعنی بیمار ہی رہے) اور ان میں سے کوئی بھی اپنے گھر والوں سے اپنی خواہش کا اظہار نہیں کرتا تھا نہ ہی ان کو کھانے کے تیار کرنے کا حکم دیتا تھا اور نہ اپنے بھائی سے اس نے کبھی میراث تقسیم کی تھی بلکہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان اگر میراث ہوتی تو وہ کہتا یہ سب تیری ہے وہ یہ پسند نہیں کرتا تھا کہ وہ دنیا کی کسی چیز میں بھی اپنے نفس کو مشغول کرے ان میں سے ایسے بھی تھے جو تھوڑا سا کھانا کھا لیتے تھے اور تمنا کرتے تھے کہ ان کے پیٹ میں اتنا ہی باقی رہ جائے

---

(۱۰۹) وردت هذه الأقوال في أكثر من رواية، في حلية الأولياء ٢٦٩/٦-٢٧٠ـ وانظر الفقرة ٦٤ـ

جتنے پتھر، کنکر، سنگریزے پانی میں رہ جاتے ہیں اور یہی ان کا دنیا سے سفر خرچ ہو۔

[عامر بن عبد قیس]

حضرت اویس قرنیؒ کی چار خاص حالتیں

۱۱۰- حضرت عامر بن عبد قیسؒ فرماتے ہیں:

وجدتُ عيشَ الناسِ في أربع: اللباسِ، والنساءِ، والنومِ، والطعام.

قال: فأما اللباس، فما أبالي ما واريتُ به عورتي وألقيتُه على كتفي: صوفٌ أو غيرُه.

وأما النساء، فما أبالي امرأةً رأيتُ أم جداراً!

وأما النوم والطعام فقد غلباني، إلا أني أصيبُ منهما؛ وايمُ الله لئن بقيتُ لأضرنَّ بهما جَهْدي.

قال الحسن: فأضرَّ بهما - والله - جَهده حتى مات!

(ترجمہ) میں نے لوگوں کو چار حالتوں میں دیکھا ہے جس میں وہ زندگی گزارتے ہیں، لباس اور عورتیں اور نیند اور کھانا لباس کے بارے میں فرمایا کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اپنے ننگ کو کس چیز سے ڈھانکتا ہوں اور مجھے یہ بھی پرواہ نہیں کہ میں اپنے کندھے پر اون کا کپڑا ڈالتا ہوں یا کسی اور چیز کا عورتوں کے بارے میں یہ حالت ہے کہ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ میں نے عورت کو دیکھا یا کسی دیوار کو دیکھا اور نیند اور کھانا یہ دونوں مجھ پر غالب ہو جاتے ہیں مگر میری حالت یہ ہے کہ ان میں سے میں کچھ تھوڑا سا حاصل کر لیتا ہوں۔ خدا کی قسم اگر میں زندہ رہا تو ان دونوں کو اپنی مشقت سے ضرور نقصان پہنچاؤں گا حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں چنانچہ آپ نے ان دونوں کو نقصان پہنچایا اپنی محنت اور

(۱۱۰) ورد مختصراً في حلية الأولياء ۲/۹۰-۹۱.

مشقت میں رہے حتیٰ کہ فوت ہو گئے۔

[مالک بن دینارؒ]

پھلوں کا موسم چلا گیا مجھے تو کوئی نقصان نہیں پہنچا

۱۱۱- حضرت علی بن بکارؒ فرماتے ہیں کہ:

قال مالک بن دینار لأصحابه: تذكرون من عقلي شيئاً؟ قد جاء ت الفاكهةُ و ذهبتُ ما أكلتُ منها شيئاً، وما ضرَّني!

(ترجمہ) حضرت مالک بن دینارؒ نے اپنے شاگردوں سے کہا تم میری عقل مندی سے کوئی چیز یاد رکھتے ہو یہ میوؤں کا موسم آیا اور چلا گیا میں نے ان میں سے کچھ بھی نہ کھایا لیکن انہوں نے مجھے نہ کھانے سے کوئی ضرر نہیں پہنچایا۔

۱۱۲- حضرت حذیفہ مرعشیؒ فرماتے ہیں کہ:

قال مالک بن دينار: تذكرون من عقلي و جسمي شيئاً؟

قالوا: لا.

قال: قد جاء الرُّطَبُ و ذهبَ ما أكلتُ منه شيئاً، وما ضرَّني.

(ترجمہ) حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا تم میرے عقل اور جسم کو کچھ یاد رکھتے ہو انہوں نے کہا نہیں فرمایا کہ تازہ کھجوروں کا وقت آیا اور چلا گیا اور میں نے اس میں سے کچھ بھی نہ کھایا لیکن مجھے نہ کھانے نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔

نفس کو مشقت میں ڈال دیا

۱۱۳- حضرت حذیفہ مرعشیؒ فرماتے ہیں:

وضع مالکُ بن دينار رغيفاً بين يديه، فقالتْ له نفسُه: لو

(۱۱۲) وفي الحلية ۳۶۶/۲ قوله: ما أكلتُ العام رُطبة ولا عنبة ولا بطيخة۔ فجعل يعدُّ كذا و كذا۔ ألستُ أنا مالك بن دينار!

كان معه شيءٌ آخر؟
قال: أنت ها هنا.
فمرَّ به أعرابي مسكينٌ فقال: يا أعرابيُّ، خذ هذا.

(ترجمہ) حضرت مالک بن دینارؒ نے اپنے سامنے ایک روٹی رکھی پھر ان سے ان کے نفس نے کہا کاش کہ اس کے ساتھ کوئی اور چیز بھی ہوتی حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا اب بھی تیری یہی حالت ہے؟ پھر آپ کے پاس سے کوئی مسکین دیہاتی گذرا تو آپ نے فرمایا اے دیہاتی یہ لے لو چنانچہ جب اگلی رات ہوئی تو آپ کا نفس خالی روٹی پر ہی رضا مند ہو گیا روٹی کے سوا کسی اور چیز کی اس نے خواہش نہ کی۔

[حذيفة المرعشيؒ]

میرا نفس مجھے سب سے زیادہ مبغوض ہے

۱۱۴ - حضرت حذیفہ مرعشیؒ فرماتے ہیں:

قال حذيفة: قلت لرجل: تعطي نفسك شهواتها؟
قال: ما في الأرض نفسٌ هي أبغضُ إليَّ منها، فكيف أعطيها شهواتها؟

(ترجمہ) میں نے ایک آدمی سے کہا تو اپنے نفس کی خواہشات کی تکمیل کراتا ہے تو اس نے کہا زمین میں کوئی نفس ایسا نہیں کہ میرے نزدیک اس سے زیادہ مبغوض کوئی چیز ہو تو میں اس کو اس کی خواہشات کس طرح سے دے سکتا ہوں؟

[إبراهيم التيميؒ]

تیس دن تک صرف ایک انگور کا دانہ کھایا

۱۱۵ - حضرت امام اعمشؒ نے حضرت ابراہیم تیمیؒ سے سنا فرماتے ہیں کہ:

(۱۱٤) حلية الأولياء ٢٦٨/٨۔

مكثتُ ثلاثين يوماً ما طعمتُ طعاماً ولا شربت شراباً، إلا حبَّةَ عنبٍ أكرهني عليها أهلي، فآذتْ بطني.

وأظنه قال: وما كنتُ أمتنع من حاجة أريدها!

(ترجمہ) میں تیس دن تک اس حالت میں رہا کہ میں نے کوئی چیز نہ کھائی اور کوئی چیز نہ پی مگر انگور کا ایک دانہ جس پر میرے گھر والوں نے مجھے مجبور کیا تھا اس نے بھی میرے پیٹ کو نقصان پہنچایا اور میرا خیال ہے کہ حضرت ابراہیم تیمیؒ نے یہ بھی فرمایا تھا حالانکہ میں جو بھی اپنے نفس سے خواہش کرتا تھا اس سے مجھے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔

۱۱۶ - حضرت اسحاق بن منصورؒ کسی بزرگ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ:

قيل للأعمش: نصدِّقه؟

قال: لو قال لي إنه نزل من السّماء لصدقته!

(ترجمہ) امام اعمشؒ سے کہا گیا کیا ہم آپ کی اس بات کی تائید کرلیں؟ جو آپ نے بیان کی ہے (کہ حضرت ابراہیم تیمیؒ تیس دن تک رہے اور کچھ نہ کھایا اور نہ پیا) تو فرمایا کہ اگر مجھے یہ بھی کہا جاتا کہ ابراہیم تیمی آسمان سے اترے ہیں تو میں اس میں بھی آپ کی تائید کرتا۔

دو دو مہینہ تک صرف نبیذ کا ایک گھونٹ

۱۱۷ - امام اعمشؒ فرماتے ہیں کہ:

---

(۱۱۵) صفة الصفوة ۳/ ۹۰، حلية الأولياء ۴/ ۲۱۴. ويعني أن هذا ما كان يعوّقه من أداء عمله.

(۱۱۶) ورد موصولًا بالخبر السابق في المصدرين السابقين.

(۱۱۷) فسّره بالحلو، وقد يعني به "عنقود عنب" كما أورد له الأعمش نفسه في حلية الأولياء ۴/ ۲۱۴.

كان إبراهيم يمكث شهرين لا يأكل شيئاً؛ ولكنه كان يشرب شربة بيذ، يعني حلواً.

(ترجمہ) حضرت ابراہیم تیمیؒ دو مہینے اس طرح رہے کہ انہوں نے کوئی چیز نہ کھائی بس وہ پانی میں کھجور کو گھول کر پی لیتے تھے۔

تین دن کے بعد کھانا

۱۱۸- حضرت عبدالسلامؒ فرماتے ہیں کہ:

لحقنا حجاج بن فُرافِصة في طريق مكة، فقدّمنا إليه طعاماً حلواً، فأكل فقلنا له، متى عهدك بالطعام؟

قال: منذ ثلاث!

(ترجمہ) حضرت حجاج بن فرافصہ سے ہماری مکہ کے راستے میں ملاقات ہوئی تو ہم نے آپ کے سامنے کھانا رکھا تو انہوں نے کھالیا پھر ہم نے ان سے کہا آپ نے کب سے کھانا نہیں کھایا تھا؟ فرمایا تین دن سے۔

چودہ دن تک کچھ نہ پیا

۱۱۹- حضرت نضر بن شمیلؒ فرماتے ہیں کہ:

كان الحجاج بن فُرافِصة يمكث أربعة عشر يوماً لا يشرب ماء!

(ترجمہ) حضرت حجاج بن فرافصہ چودہ دن اس حالت میں رہے کہ انہوں نے پانی نہیں پیا تھا۔

چودہ دن تک نہ کھایا گیا نہ پیا نہ سوئے

۱۲۰- حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ:

(۱۱۹) حلية الأولياء ۱۰۸/۳، صفة الصفوة ۳۳٦/۳۔

(۱۲۰) حلية الأولياء ۱۰۸/۳، صفة الصفوة ۳۳٥/۳-۳۳٦۔

بتُّ عند الحجاج بن فُرافِصة أربعَ عشرةَ ليلةً، فما رأيته آكلَ، ولا شَرِبَ، ولا نامَ.

(ترجمہ) میں حضرت حجاج بن فرافصہ کے پاس چودہ راتیں رہا آپ کو میں نے کبھی کھاتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ کبھی پیتے ہوئے اور نہ سوتے ہوئے۔

[عبد الرحمن بن أبي نعم]

چودہ دن تک کھانا پینا چھوڑ دیا

۱۲۱ – حضرت بکیر بن عامرؒ فرماتے ہیں کہ:

كان عبد الرحمن بن أبي نُعم يمكث أربعة عشرَ يوماً لا يأكلُ شيئاً، حتى يُعاد!

(ترجمہ) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعمؒ چودہ دن اس حالت میں رہے کہ کچھ نہ کھایا حتی کہ ان کی عیادت کی گئی۔

[ابن أبي ليلى]

عمدہ کھانے کا علم تک نہیں رکھتے تھے

۱۲۲ – ابن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں کہ:

أكلت مع أبي جعفر أمير المؤمنين طعاماً فقال: أتدري ما هذا؟

قلت: لا.

قال: هذا المخُّ الأبيضُ بالسكرِ الطبرزد.

(ترجمہ) میں نے امیر المؤمنین ابوجعفر کے ساتھ کھانا کھایا تو انہوں نے

(۱۲۱) حلية الأولياء ٦٩/٥۔

(۱۲۲) السكر الطبرزد: هو المصقول من جوانبه۔

مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں یہ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں کہا یہ ہڈی کا سفید گودا ہے اور اس کے آس پاس چمک دار چینی لگائی گئی ہے۔

لوگوں کے پاس کھانے سے مجھے بدہضمی ہو جاتی تھی

۱۲۳- حضرت اشجعیؒ فرماتے ہیں کہ:

رؤي ابنُ أبي ليلى في النوم، فقيل له: ما فُعِلَ بك؟

قال: ما أكلتُ من طعامهم أكلةً إلا اتَّخَمتُ منه تُخَمَةً.

(ترجمہ) ابن ابی لیلیٰ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا میں نے لوگوں کے کھانے سے کوئی لقمہ نہیں کھایا مگر اس سے مجھے بدہضمی ہو جاتی تھی۔

[قثم العابدؒ]

اپنی لذتوں کو آخرت پر اٹھا رکھیں

۱۲۴- حضرت قثم العابدؒ فرماتے ہیں کہ:

عَصَوا الله بلذيذ الطعامِ في العاقبة، فنغَّصَ ذلك عليهم ما تقدَّم من شهوتِه عندهم في العاجلة.

طوبى للمجوّعين لله رجاءَ ثوابِه، أولئك غداً عنده من أكرمِ أوليائه.

قال: وسمعته يقول:

كان يقال: ما قلّع طُعْمُ امرىءٍ قطُّ إلا رقَّ قلبه، ونَدِيَت عيناهُ.

(ترجمہ) لوگوں نے انجام کے لحاظ سے اللہ کے طعام کی لذت اٹھاتے

---

(١٢٣) التخمة: داء يصيب الإنسان من أكل الطعام الوخيم، أو من امتلاء المعدة.

ہوئے نافرمانی کی تو یہ کھانا ان پر بدمزہ ہوگیا جس سے انہوں نے اپنے خواہشات نفسانی کو جلدی پورا کرنا شروع کردیا۔ خوشخبری ہو خدا کے لئے بھوکے رہنے والوں کے لئے جنہوں نے اللہ سے ثواب کی امید رکھی یہی لوگ کل اللہ کے پاس اس کے نہایت شان والے دوستوں میں سے ہوں گے اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بات معروف تھی جتنا کسی آدمی کا کھانا کم ہوگا اتنا ہی کسی آدمی کا دل رقیق ہوگا اور اس کی آنکھیں نمناک ہوں گی۔

[مالک بن دینارؒ]

سیر ہو کر کھانا تکبر پیدا کرتا ہے

۱۲۵ - حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ:

ما ينبغي للعاقل أن يُمْلِكَ نفسَهُ أمرَها في شهواتها منَ المَطعم والملبَس.

قال: ثم قال: أكلتُ مرةً أكلةً، فأشِرتُ منها زماناً.

قال: وسمعته يقول: الجوع يطرد الأشَرَ، والشِّبَعُ يُنميه ويُحييه.

(ترجمہ) کسی عقل مند آدمی کیلئے درست نہیں کہ وہ اپنے نفس کو اپنے معاملات کا مالک بنائے کھانے پینے کی خواہشات میں اور لباس کی خواہشات میں پھر فرمایا میں نے ایک دفعہ کھایا تھا تو ایک زمانہ تک تکبر میں رہا اور یہ بھی آپ نے فرمایا کہ بھوک تکبر کو دور کرتی ہے اور سیر ہو کر کھانا تکبر کو بڑھاتا ہے اور اس کو زندگی بخشتا ہے۔

[محمد بن واسعؒ]

پاکیزہ روزی بدن کو صاف رکھتی ہے

۱۲۶ - حضرت محمد بن واسعؒ فرماتے ہیں کہ:

(۱۲۶) حلية الأولياء ۲/ ۳۵۰ (وفيه ورد خطأ: طلب المكاسب...)

طيبُ المكاسب ذكاءٌ للأبدان؛ فرحم الله من أكل طيباً، وأطعم طيباً.

(ترجمہ) پاکیزہ روزی حاصل کرنا بدن کے لئے صفائی ہے اللہ رحم کرے اس شخص پر جو پاکیزہ چیز کھائے اور پاکیزہ چیز کھلائے۔

[زياد النميري ؒ]

بھوک سے رہنے والے کا قیامت کے دن نور

۱۲۷- حضرت زیاد النمیری ؒ فرماتے ہیں کہ:

بلغنا أنه يُدعىٰ رجلٌ يوم القيامة، فيقوم من بين تلك الصفوف، فيعلو نورُه حتى يُقال: من هذا الذي قد علا نوره؟

فينادي منادٍ: هذا رجلٌ جوَّع نفسه وظمَّأها لله في دار الدنيا.

(ترجمہ) ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو بلایا جائے گا تو وہ صفوں کے سامنے کھڑا ہوگا اس کا نور اس سے بلند ہو رہا ہوگا حتیٰ کہ کہا جائے گا یہ کون شخص ہے؟ جس کا نور بہت اونچا ہے تو ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو اللہ کے لئے دنیا میں بھوکا اور پیاسا رکھا تھا۔

[واعظ]

قیامت کیلئے بھوکا پیاسا رہنے والے کو مبارک ہو

۱۲۸- حضرت عبداللہ بن عیاش ؒ اپنے بعض حضرات سے نقل کرتے ہیں کہ

مكتوبٌ في السِفْر الأول: طوبى لمن جوَّع نفسَهُ ليوم الشِبَعِ الأكبر؛ طوبى لمن ظمَّأ نفسه ليوم الرِّيِّ الأكبر.

(ترجمہ) تورات کی پہلی کتاب میں یہ بات لکھی ہے کہ اس شخص کے لئے

(۱۲۷) انظر الفقرة (۱٤۱) وهامشها۔

بشارت ہو جو اپنے آپ کو بڑے دن کی بھوک کے لئے بھوکا رہتا ہے بشارت ہو اس کے لئے جو اپنے نفس کو بڑے دن کی پیاس کے لئے پیاسا رکھتا ہے۔

[محمد بن شابورؒ]

بھوکے پیاسے جنت میں انبیاء کے بعد اہل جنت کے خطباء ہونگے

۱۲۹ - حضرت محمد بن شابورؒ بڑے عبادت گذاروں میں سے تھے فرماتے ہیں:

بلغنا أن الظَّماةَ الجِياعَ خطباءُ أهلِ الجنةِ بعد النبيين.

(ترجمہ) ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو لوگ بھوکے پیاسے رہیں گے جنت والوں کے لئے انبیاء کے بعد وہ خطباء کا درجہ رکھیں گے۔

[الصوريؒ]

ایک دفعہ بھی سیر ہو کر کھانے کا کیا نقصان ہے

۱۳۰ - حضرت محمد بن معاویہ ابو عبداللہ الصوریؒ فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ سے یہ کہتے ہوئے سنا:

ما شَبِعَ عبدٌ شبعةً إلا فارقةُ من عقلهِ ما لا يعودُ إليه أبداً.

(ترجمہ) جب بھی کوئی آدمی سیر ہو کر کھاتا ہے تو اس کی عقل سے کچھ اتنا جدا ہو جاتا ہے جو ہمیشہ کے لئے پھر اس کے پاس نہیں لوٹتا۔

[عبد الله بن مرزوقؒ]

مرغن کھانے کھانے والے کو گناہوں سے زیادہ خوف نہیں ہوتا

۱۳۱ - حضرت عبداللہ بن مرزوق فرماتے ہیں کہ:

ما أهَمَّتهُ ذنوبهُ مَنْ جَمَعَ بين السَّمْنِ والسُّكَرِ!

(ترجمہ) جو گھی اور چینی کو ملا کر استعمال کرتا ہے تو گناہوں سے اس کو زیادہ خوف نہیں رہتا۔

(فائدہ) یعنی اس وقت کے حضرات دو چیزوں کو ملا کر کھانے کو بھی اتنی بڑی نعمت سمجھتے تھے کہ اس سے نفس سرکش ہو کر گناہوں میں مبتلا ہو سکتا تھا آج کیا حال ہوگا جب کہ بے شمار نعمتوں کی فراوانی ہے اور لوگ بلا روک ٹوک نفس کی خواہشات پر پیٹ بھرنے کے لئے اپنی دنیا کی زندگی کو مکمل طور پر استعمال کر رہے ہیں۔

[زياد القيسيؒ]

بھوک کیلئے آخرت کے انعامات

۱۳۲ – حضرت عیسیٰ بن زاذانؒ فرماتے ہیں کہ:

قال لي زياد القيسي يومًا ونحن بالدّير:

تـجـوَّعْ فـإن الـجـوعَ مِـنْ غُنْمِ التُّقى
وإنَّ طـويـلَ الـجـوعِ يـومًـا سيُشبـعُ

قال: فانتبهتُ و الله وعلمتُ ما يُراد، فقلتُ: بأبي أنت، لا ترى مولاك طاعماً نهاراً أبداً!

قال: ذاك الذي أردتُ بك. ما للمُريدينَ وللتشاغلِ بالطعامِ نهاراً! لا والله إلا التصوُّف والبُلَغ حتى يأتي أمرُ الله [فتكون] البطونُ مدابرَ الأطراف، شوقاً إلى الله وإلى لقائه.

(ترجمہ) مجھے حضرت زیاد القیسیؒ نے فرمایا جب کہ ہم ایک دن مقام دَیر میں تھے۔

تـجـوع فـان الجـوع من غنـم التقى
وإن طـويـل الـجـوع يومـا سيشبع

(ترجمہ) بھوکا رہ کیونکہ بھوک پرہیز گاری کو پیدا کرتی ہے اور لمبی
بھوک ایک دن عنقریب تجھے سیر کرادے گی (یعنی قیامت کے دن
اس کا بڑا انعام ملے گا)

فرماتے ہیں پھر میں بیدار ہوا خدا کی قسم مجھے معلوم ہوگیا کہ اس شعر سے کیا مقصود ہے تو میں نے کہا میرا باپ تجھ پر قربان اے مالکؒ تو کبھی اپنے غلام کو دن میں طمع کرنے والا نہیں دیکھے گا فرمایا کہ یہی تجھ سے مقصود ہے مریدین کو دن میں کھانے سے متعلق مشغولیت سے کیا مقصد۔ خدا کی قسم یہ کھردرے کپڑے پہننا اور گزارے کی مقدار پر راضی رہنا حتیٰ کہ موت کا وقت آجائے اور پیٹ ہاتھوں کی کمائی سے بہت کم فائدہ اٹھائیں صرف اللہ کی طرف شوق وراس کی ملاقات کے شوق کے لئے۔

[عیسیٰ بن زاذانؒ]

اپنے اوپر عابدین کا رزق لازم کرلو

۱۳۳۔ حضرت عیسیٰ بن زاذانؒ نے اپنی غمگین آواز میں فرمایا ۔

عَلَیْکَ بِرِزْقِ الْعَابِدِیْنَ وَاَمْرِھِمْ
وَقِلَّةِ طُعْمٍ اَنْتَ لِلّٰهِ عَامِلُ
وَدَاوِ صَلَاحَ الْقَلْبِ یَوْمًا بِجَرعَةٍ
وَبَادِرْ فَاِنَّ الْاَمْرَ لَابُدَّ عَاجِلُ (۱)

(ترجمہ)

۱۔ اپنے اوپر عابدین کا رزق لازم کرلو اوران کے احکام کو بھی اور کم
کھانے کو بھی اگر تو اللہ کے لئے عبادت کرنا چاہتا ہے۔

(۱۳۳) قات الرجلَ: أطعمه ما يمسك الرمق، والقالت من العيش: الكفاية۔

۲-دل کی صلاح کے لئے ایک دن ایسے گھونٹ کے ساتھ دوا کرلے اور آگے بڑھ کیونکہ معاملہ بہت جلد پہنچنے ہی والا ہے۔

حضرت محمد بن عبدالعزیز بن سلمان فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن زاذانؒ ان حضرات میں سے تھے جو گزارے کی روزی پر اپنی زندگی گزارتے تھے۔

[سلمة الأسواريؒ]

دنیا میں بھوکا رہنے والا قیامت کے دن بھوکا نہیں ہوگا

۱۳۴- حضرت امۃ اللہ بنت ابی نصرؒ فرماتی ہیں کہ:

قال سلمة الأسواري يومًا لفتى أطال الجلوس معه:

عليک بطول الجوع دوماً فإنما
تُسَرُّ بطولِ الجوعِ يومَ التغابنِ

قال: فصاح الفتى صيحة حُمل من بين يديه صريعاً!

(ترجمہ) حضرت سلمہ الاسواری نے ایک دن ایک جوان سے فرمایا جو کافی دیر سے ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔

عَلَيْکَ بِطُوْلِ الْجُوْعِ دَوْمًا فَإِنَّمَا
تُسَرُّ بِطُوْلِ الْجُوْعِ يَوْمَ التَّغَابُنِ

(ترجمہ) اپنے اوپر ہمیشہ کے لئے لمبی بھوک کو لازم کرلو کیونکہ تم نقصان کے دن (قیامت میں) لمبی بھوک کی وجہ سے خوشی پہنچائے جاؤ گے۔

فرماتے ہیں کہ اس جوان نے ایک چیخ ماری پھر اس کو آپ کے سامنے سے بے ہوشی کے دورے کی حالت میں اٹھا کر لے جایا گیا۔

[عابد]

ایک عجیب قصہ

۱۳۵ - حضرت یزید بن عبداللہ بن سکین الفاریؒ فرماتے ہیں مجھے ایک دوست نے بیان کیا جو عبادت گذاروں میں سے تھا فرمایا:

زدتُ ليلةً في فطري بعضَ الزيادة، فثقلتُ عن الصلاة، فأُريت في منامي نوائحَ يَنُحْنَ عليَّ. فقلتُ: تَنُحْنَ عليَّ وأنا حيٌّ؟!

فقلن لي: بل أنت من الأموات، أما علمت أن كثرةَ الطعام توهنُ الأبدان، وتميتُ القلبَ اليقظان، وتترك المرءَ كالوسنانِ؟

قلت: فما المخرجُ لي، وما الحيلةُ؟

قلنَ: تَدَعُ الطعام وأنتَ تشتهيه، فهو أروحُ لبدنك عند سلامته، وأشدُّ لشهوتك للطعام عند معاودته.

قال: فو الله ما شبعتُ بعد ذلك، وما وجدتُ الخير إلا في البُلَغ.

(ترجمہ) میں نے ایک رات اپنی افطاری میں کچھ زیادہ کھالیا تھا تو مجھ پر نماز بھاری ہوگئی پھر مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ کچھ عورت ہیں جو مجھ پر بین کررہی ہیں تو میں نے کہا تم مجھ پر بین کرتی ہو؟ جب کہ میں زندہ ہوں تو انہوں نے مجھے کہا بلکہ تو مُردوں میں سے ہے تو نہیں جانتا کہ زیادہ کھانا جسموں کو کمزور کردیتا ہے اور بیدار دلوں کو مردہ کردیتا ہے اور انسان کو اونگھنے والے کی طرح کرچھوڑتا ہے میں نے کہا پھر میرے لئے اس سے نکلنے کا راستہ اور حیلہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کھانا چھوڑ دو اس حالت میں کہ ابھی تمہیں کھانے کی خواہش ہو یہ سلامتی بدن کے ساتھ تمہارے بدن کے لئے راحت پہنچانے والا بھی ہے اور بار بار کی طلب کے وقت کھانے کی خواہش کو بھی تیز کرنے والا ہے یہ بزرگ فرماتے

ہیں خدا کی قسم اس کے بعد میں نے کبھی سیر ہو کر نہیں کھایا اور میں نے خیر کو گزارے کی مقدار میں ہی پایا ہے۔

[عبد الله بن مرزوقؒ]

غرور کا علاج بھوک سے

۱۳۶ - حضرت عبداللہ بن مرزوقؒ فرماتے ہیں:

لم يُرَ للأشَرِ مثلُ الجوعِ.

قال: فقال أبو عبدالرحمن العُمَري الزاهد: وما دوامه عندک؟

قال: دوامه أن لا تشبعَ أبداً.

قال: وكيف يقدر من كان في الدنيا على هذا؟

قال: يقول عبد الله: ما أيسر ذلک يا أبا عبدالرحن على أهل ولايته، مَنْ وفَّقه لطاعته، لا يأكل إلا دون االشِّبَع، فذاک دوام الجوع.

(ترجمہ) غرور کے علاج کے لئے بھوک سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی گئی رمایا کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن العمری الزاہد فرماتے تھے کہ اس پر آپ کا دائمی عمل کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تم کبھی سیر ہو کر نہ کھاؤ فرمایا جو آدمی دنیا میں رہتا ہے اتنی مقدار پر کس طرح قادر ہو سکتا ہے؟ فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مرزوقؒ نے فرمایا اے ابوعبدالرحمٰن اللہ کے دوستوں پر اس سے بھی آسان ہے جس کو وہ اپنی اطاعت کی توفیق دے دے وہ سیر ہونے سے کم کھاتا ہے یہی ہمیشہ کا بھوکا رہنا ہے۔

[إبراهيم المحلميؒ]

بھوک پر صبر کا قصہ

۱۳۷ - حضرت عدی بن سعید ؒ نے فرمایا:

مكث إبراهيم المُحَلِّمِيَ ستاً لا يطعم شيئاً، قال: فاشتدَّ جوعه وهو إذ ذاک عندنا بالساحل، قال: فجعل – و الله – يجول في الليل على الساحل وهو يقول:

وتَشْغَلُ همَّ القلبِ بالطُّعمِ تارةً
وتترکُ جوعَ النفسِ خيرَ المطالبِ

فلم يزل يردد ذلک ويجول حتى أصبح، ولم يطعم شيئاً، فأكملها سبعة أيام لم يطعم في ليلهنَّ ولا نهارهنَّ شيئاً!

(ترجمہ) میں حضرت ابراہیم محلمی کے پاس چھ دن تک رہا انہوں نے ان دنوں میں کوئی چیز نہ کھائی فرمایا کہ ان کو سخت بھوک لگی وہ اس وقت سمندر کے کنارے پر تھے فرمایا کہ خدا کی قسم وہ ساری رات ساحل سمندر پر گھومتے رہے اور یہ کہتے رہے

وَتَشْغَلُ هَمَّ الْقَلْبِ بالطُّعْمِ تَارَةً
وَتَتْرُکُ جُوْعَ النَّفْسِ خَيْرَ الْمَطَالِبِ

(ترجمہ) تو دل کے خیال کو ایک دفعہ کھانے سے پھیر سکتا ہے اور نفس کی بھوک کو جو مطلوبات میں سے بہتر چیز ہے اس کی حالت پر رکھ سکتا ہے۔

وہ اسی شعر کو کہتے رہے اور ساحل پر گھومتے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی اور کچھ بھی نہ کھایا چنانچہ آپ نے اس طرح سے سات دن گزارے کہ نہ ان کی راتوں میں کچھ کھایا اور نہ ان کے دن میں کچھ کھایا۔

[عبد الله بن الزبيرؓ]

سات دن تک مسلسل روزہ

۱۳۸ – حضرت قطن بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ:

رأيتُ ابنَ الزبير وهو يواصلُ من الجمعةِ إلى الجمعةِ!

قال: فإذا كان عند إفطاره من الليلةِ المقبلَةِ من ليلةِ الجمعة، يدعو بقَدَحٍ له يقال له العُمري، ويدعو بقعْبٍ من السَّمن، فيأمر بلبن، فيُحلب عليه، ثم يدعو بشيء من الصَّبِر فيذرُّه عليه، ثم يشربُه!

قال: فأما اللبنُ فيعصمه، وأما السَّمنُ فيقطعُ عنه العطشَ، وأما الصَّبِر فيَفْتقُ أمعاءَهُ.

(ترجمہ) میں نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو دیکھا کہ وہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک مسلسل روزہ رکھتے تھے (نہ رات کو کھاتے تھے نہ دن کو) فرمایا جب جمعرات کی بعد کی آنے والی رات کو وہ روزہ افطار کرتے تو اپنا ایک پیالہ منگاتے جس کا نام عمری تھا اور ایک پیالہ گھی کا منگاتے پھر دودھ کا حکم دیتے اس میں دودھ دوہا جاتا پھر وہ کچھ ایلوا (کوڑتما) منگواتے اور اس پر اس کو نچوڑتے پھر اس کو پی لیتے پھر فرماتے کہ دودھ تو انسان کی حفاظت کرے گا اور گھی انسان کی پیاس کو بجھائے گا اور ایلوا آنتوں کو کھول دے گا۔

[حديث]

روزہ داروں کیلئے عرش کے نیچے دسترخوان

۱۳۹ – حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ

(۱۳۸) أبن بشفها۔

(۱۳۹) رواه السهمي عن شيخه أبي بكر الصرامي في تاريخ جرجان ص =

نے فرمایا:

الصائمون تُنفَخُ من أفواههِمْ يومَ القيامة ريحُ المسک، وتُوضَعُ لهمْ يومَ القيامَةِ مائدةٌ تحتَ العرشِ، فيأكلونَ منها والناسُ في شِدَّةٍ.

(ترجمہ) روزہ داروں کی قیامت کے دن یہ حالت ہوگی کہ قیامت کے دن ان کے مونہوں سے مشک کی خوشبو پھوٹے گی اوران کے لئے عرش کے نیچے ایک دستر خوان بچھایا جائے گا تو وہ لوگ اس سے کھائیں گے جب کہ لوگ شدت (حساب) میں ہوں گے۔

[عبد الله بن رباحؒ]

جنت کے دسترخوان سے سب سے پہلے روزہ دار کھائیں گے

۱۴۰۔ حضرت عبداللہ بن رباحؒ فرماتے ہیں کہ:

وفد إليَّ معاوية بن أبي سفيان، فنزلنا براهب، فأُتينا بطعام، فأقبل القومُ وأمسكتُ.

قال: ما لکَ؟

قلت: إني صائم.

قال: أفلا أشكُمک على صيامک شكيمةً!

قالت: لى.

قال: فإنه توضع مائدة في الجنة، فأول من يأكل منها الصائمون.

(ترجمہ) میرے پاس حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ وفد کی حالت میں آئے

=٤٧٨ رقم ٩٥٦، والراوي فيه عن أنس يزيد الرقاشي. وأورده السيوطي في الدر المنثور ١٨٢/١ نقلا من كتاب الجوع هذا. وفيه من لم يسم.

پھر ہم ایک راہب کے پاس اترے اور ہمارے پاس کھانا لایا گیا سب نے کھایا لیکن میں نے نہ کھایا تو حضرت معاویہؓ نے پوچھا تمہیں کیا ہے؟ میں نے کہا میں روزہ دار ہوں تو انہوں نے فرمایا کیا ہم تمہارے روزے رکھنے پر اس کا بدلہ نہ چکا دیں میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا کہ جنت میں ایک دستر خوان لگایا جائے گا پس اس سے سب سے پہلے کھانے والے لوگ روزہ دار ہی ہوں گے۔

[مالک بن دینارؒ]

بھوکوں کو قیامت کے دن جنت کے پھل کھلائے جائیں گے

۱۴۱۔ حضرت عمرو بن راشد ابوعثان المعولیؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت مالک بن دینارؒ سے: انہوں نے فرمایا:

بلغني أن المتجوّعين يُحكّمون يوم القيامةِ في ثمارِ الجنة، فيأكلون ويَطعَمون والناسُ في الحسابِ.

قال يحيى بن بسطام: ما رأيتُ أحداً قطُّ أكثر دموعاً منه. يعني أبا عثمان عمرو بن راشد.

(ترجمہ) مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بھوکے رہنے والوں کو قیامت کے دن جنت کے پھلوں سے کھلایا جائے گا وہ کھائیں گے اور پئیں گے جب کہ لوگ حساب کتاب میں ہوں گے۔

حضرت یحییٰ بن بسطامؒ فرماتے ہیں میں نے آپ سے زیادہ کسی کو آنسو بہانے والا نہیں دیکھا یعنی حضرت ابوعثان عمرو بن راشد کو۔

[أبو عمران الجونيؒ]

دل کو روشن کرنے والے کھانا کم کردیں

۱۴۲۔ حضرت ابوعثان معولی (یعنی عمرو بن راشدؒ) فرماتے ہیں کہ میں نے

حضرت ابوعمران الجونیؒ سے سنا فرمایا کہ

كان يُقال: مَنْ أحبَّ اَنْ يُنوِّرَ قلبُهُ، فليُقِلَّ طُعمَهُ.

(ترجمہ) یہ بات معروف اور مشہور تھی کہ جو آدمی اپنے دل کو روشن کرنا چاہے تو اس کو چاہئے اپنا کھانا کم کر دے۔

[مالک بن دینارؒ]

خواہشات اور پیٹ کا بندہ برا بندہ ہے

۱۴۳ - حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا کہ:

بئس العبدُ عبدٌ همُّه هواهُ وبطنُه.

(ترجمہ) وہ آدمی بہت برا ہے جس کی فکر اس کی خواہشات اور اس کا پیٹ ہوں۔

[وهیب بن الوردؒ]

ایک روٹی سے زائد کھانا خواہش نفس ہے

۱۴۴ - حضرت وہیب بن الوردؒ فرماتے ہیں کہ:

خُلق ابنُ آدم، وخُلق الخبزُ معه، فما زاد على الخبزِ فهو شهورةٌ. فحدَّثتُ به سليمان بن أبي سليمان فقال: صدق، الخبزُ مع الملح شهوةٌ!

(ترجمہ) انسان کو پیدا کیا گیا اس کے ساتھ روٹی کو بھی پیدا کیا گیا پس روٹی سے جتنا زیادہ وہ کھائے گا وہ اس کی خواہشات میں داخل ہوگا پس یہ بات میں نے حضرت سلیمان بن ابی سلیمان سے ذکر کی تو فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا روٹی نمک کے ساتھ لگا کر کھانا بھی لطف اندوزی ہے۔

[عمر بن الخطابؓ]

شہادت سے بچا اللہ کا امتحان ہے

۱۴۵ - حضرت ابوسلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں کہ:

قال عمر في قول الله عزَّوجلَّ: ﴿أُولٰئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی﴾ قال: أذهبَ بالشهوات منها.

(ترجمہ) حضرت عمرؓ نے ارشاد باری تعالیٰ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی کا یہ ترجمہ فرمایا وہ لوگ جن کے دلوں کا اللہ نے تقویٰ کے لئے امتحان کیا یعنی ان کے دلوں سے خواہشات اور شہوات کو نکال لیا۔

[عبد الصمد الأصمؒ]

قیامت کے دن سیر ہو کر کھانے والوں کی حسرت

۱۴۶ - حضرت ابوسلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوعلی عبدالصمد الأصم نے ایک بہترین بات بیان کی فرمایا کہ:

یوضعُ للصوَّام یومَ القیامةِ مائدةٌ، یأکلون علیها والناسُ في الحسابِ، فیقولون/ یا رب، نحن نُحاسَبُ وهؤلاء یأکلون؟!

قال: لأنهم طالما صاموا وأُفطرتهم، وقاموا ونمتم.

(ترجمہ) قیامت کے دن روزہ داروں کے لئے دستر خوان بچھایا جائے گا وہ اس پر کھا رہے ہوں گے جب کہ لوگ حساب میں ہوں گے تو لوگ دیکھ کر

(١٤٥) صورة ما أورده ابن كثير هنا هي: كُتب إلى عمر: يا أمير المؤمنين، رجلٌ لا يشتهي المعصية ولا يعمل بها أفضل، أم رجل يشتهي المعصية ولا يعمل بها؟ فكتب عمر رضي الله عنه: إن الذين يشتهون المعصية ولا يعملون بها ﴿أولئك الذين امتحن الله قلوبهم للتقوى لهم مغفرة وأجر عظيم﴾ تفسير ابن كثير ٢٠٧/٤۔

کہیں گے ہم سے حساب لیا جا رہا ہے اور یہ کھانا کھائے جا رہے ہیں تو اللہ تعالی فرمائیں گے اس لئے کہ انہوں نے عرصہ دراز تک روزے رکھے تھے اور تم نے روزے رکھنے چھوڑ دیئے تھے اور یہ راتوں کو عبادت کرتے تھے اور تم سوتے تھے۔

[عبد العزيز بن رفيع]

روزہ داروں کیلئے جنت کے انعامات

۱۴۷ - ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾
قال: الصومُ.

۱۴۷- حضرت عبدالعزیز بن رفیعؒ فرماتے ہیں:

كلوا واشربوا هنيئا بما اسلفتم في الايام الخالية.

(ترجمہ) اس عمل کے بدلے میں کھاؤ جو تم نے پچھلے دنوں میں نیک کام کئے تھے۔ یعنی روزہ رکھا تھا۔

فرمایا کہ اس عمل سے مراد روزے ہیں۔

[سفيان الثوري]

کھانے کے ساتھ پانی نہ پینے کا فائدہ

۱۴۸ - حضرت عبدالعزیز بن مسلمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوریؒ سے سنا انہوں نے فرمایا:

كُلْ ما شئتَ ولا تشربْ، فإنك إذا لم تشربْ لم يجئكَ النومُ!

---

(١٤٨) حلية الأولياء ١٨/٧۔

(ترجمہ) جتنا چاہو کھاؤ لیکن پانی نہ پیو کیونکہ جب تم پانی نہیں پیو گے تو تمہیں نیند نہیں آئے گی۔

(فائدہ) اس لئے کہ کھانے کے بعد معدے میں گرمی ہو جاتی ہے۔ اور پھر اگر پانی پی لیا جائے تو اس کی گیس لعاب دار ہو کر دماغ کی طرف چڑھتی ہے۔ پھر دماغ میں تھکاوٹ اور سستی ڈال دیتی ہے اور اس سے بلغمی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور انسان کا جسم کمزور ہو جاتا ہے اور اگر اس طرح سے عادت بنا لے تو آدمی جلد بوڑھا ہو جاتا ہے۔ (امداد اللہ)

[أبو سليمان الداراني رحمہ اللہ]

زیادہ کھانے سے نیند کیوں آتی ہے

۱۴۹ - حضرت ابوسلیمان دارانیؒ نے فرمایا کہ:

من المعدة إلى العينين عرقان، فإذا ثقلتِ المعدةُ انطبقت العينان، وإذا خفَّتِ المعدةُ انفتحتِ العينان.

(ترجمہ) معدے سے آنکھوں تک دو رگیں ہیں جب معدہ بھاری ہوتا ہے تو آنکھیں بند ہو جاتی ہیں اور جب معدہ ہلکا ہوتا ہے تو آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔

[سفيان الثوري رحمہ اللہ]

صحت مند جسم کا راز

۱۵۰ - حضرت عثمان بن زائدہؒ نے بیان کیا کہ:

كتب إليَّ سفيانُ الثوري رحمه الله: إنْ أردتَ أن يصحَّ جسمُك، ويقلَّ نومُك، فاقلَّ من الأكل.

(ترجمہ) میری طرف حضرت سفیان ثوریؒ نے لکھا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا

جسم صحیح رہے اور تیری نیند کم ہو تو کھانے کو کم کردے۔

[عابد من البصرة]

ایک عابد کا قصہ

۱۵۱ - حضرت عبداللہ بن سریؒ فرماتے ہیں کہ:

كان شابٌّ يتعبَّد بالبصرة، وكانت عمَّةٌ له تبعث إليه بطعامه، فلم تبعث إليه ثلاثة أيام بشيء، فقال: يا رب، رفعتَ رزقي؟

قال: فطُرح إليه من زاوية المسجد مِزْوَدٌ فيه سَوِيق، وقيل له: هاک يا قليل الصبر.

فقال: وعزَّتک إذ وبَّختني لا ذقتُه.

(ترجمہ) ایک جوان بصرے میں عبادت کرتا تھا اس کی چچی اس کی طرف کھانا بھیجا کرتی تھی اس نے تین دن تک کچھ نہ بھیجا تو جوان نے کہا اے رب آپ نے میرا رزق اٹھا لیا ہے تو حضرت عبداللہ سریؒ فرماتے ہیں کہ اس جوان کی طرف مسجد کے ایک کونے سے کھانے کا ایک برتن ڈال دیا گیا اور اس سے کہا گیا اے کم صبر یہ لو تو اس جوان نے کہا اے رب مجھے تیری قسم جب تو نے مجھے ڈانٹا ہے میں بھی اس کو نہیں چکھوں گا۔

[إبراهيم بن أدهم]

حضرت ابراہیم بن ادہم کا قصہ

۱۵۲ - حضرت عطاء بن مسلمؒ فرماتے ہیں کہ:

ضاعت نفقةُ إبراهيم بن أدهم، فمكث يستفُّ الرمل خمسة

(۱۵۲) حلية الأولياء ۷/ ۳۸۱ - وفيه أن نفقته (يعني مصروفه) ضاعت في مكة المكرمة.

عشر يوماً.

(ترجمہ) حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کا خرچ گم ہوگیا تو آپ پندرہ دن تک ریت پھانکتے رہے۔

جان بچانے کیلئے مٹی کھالی

۱۵۳- حضرت طعمہ بن عمروؒ فرماتے ہیں کہ:

جاع إبراهيمُ بن أدهم، وأتى طيناً فأكل منه ثلاث لُقَم.

(ترجمہ) حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کو ایک مرتبہ بھوک لگی تو مٹی کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس سے تین لقمے کھالیے۔

[محمد بن واسعؒ]

اللہ سے راضی رہنے والے بھوکے کو مبارک ہو

۱۵۴- حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ:

قلت عند محمد بن واسع: طوبى لمن كانت له غُلَيلة.

فقال محمد: طوبى لمن أصبح جائعاً وهو عن الله راض.

(ترجمہ) میں نے حضرت محمد بن واسعؒ کے پاس تھا کہا بشارت ہو اس شخص کیلئے جس کو گھر کا یا زمین کا تھوڑا سا کرایہ مل جاتا ہو تو حضرت محمد بن واسعؒ نے فرمایا اس شخص کیلئے بشارت ہو جو بھوک کی حالت میں اٹھا لیکن اللہ اس سے راضی تھا۔

---

(١٥٤) إحياء علوم الدين ١٢٧/٣، الزهد الكبير للبيهقي ص ١٨٠ رقم ٤٢٨ـ وقول محمد بن واسع في المصدر الأخير: طوبى لمن وجد غداء ولم يجد عشاء، ووجد عشاء ولم يجد غداء، و الله عنا راض. وهو بألفاظ قريبة في الزهد الكبير للبيهقي ص ١٨٠ رقم ٤٢٧ والذي يليه.

[حکیمؒ]

زیادہ کھانا بدن کو کمزور کرتا ہے

۱۵۵ - حضرت خلف بن اسماعیلؒ فرماتے ہیں:

قال لي رجل من عقلاء الهند: كثرةُ الطعامِ تُوهنُ البَدَنَ.

(ترجمہ) مجھے ہندوستان کے ایک عقلمند آدمی نے کہا زیادہ کھانا بدن کو کمزور کردیتا ہے۔

[عبّاد الرملي]

زیادہ کھانے کے نقصانات

۱۵۶ - حضرت عباد بن عباد الرّملیؒ فرماتے ہیں کہ:

كان يُقال: كثرةُ الطعامِ تُزيل بيانَ الفَهم، وتُورثُ القسوةَ والنومَ.

(ترجمہ) یہ بات مشہور تھی کہ زیادہ کھانا سمجھ کو زائل کردیتا ہے اور طبیعت میں سستی اور نیند کو پیدا کرتا ہے۔

[مكحولؒ وبكر بن خنيسؒ]

فرضوں کے بعد افضل عبادت

۱۵۷ - حضرت مکحولؒ فرماتے ہیں کہ:

أفضلُ العبادةِ بعد الفرائضِ: الجوعُ والظمأُ.

قال بكر بن خنيس: وكان يُقال: الجائعُ الظمآنُ أفهمُ للموعظة، وقلبهُ إلى الرِّقَّةِ أسرعُ.

وكان يقال: كثرةُ الطعامِ تدفعُ كثيراً من الخيرِ.

(۱۵۷) حلية الأولياء ۱۸۱/۵۔

(ترجمہ) فرائض کے بعد سب سے افضل عبادت بھوکا اور پیاسا رہنا ہے۔
حضرت بکر بن خنیس فرماتے ہیں کہ یہ بات مشہور تھی کہ بھوکا پیاسا وعظ کی بات کو زیادہ سمجھتا ہے اور یہ بات بھی کہی جاتی تھی کہ زیادہ کھانا بہت سی خیر کو دور کر دیتا ہے۔
(فائدہ) حضرت مکحولؒ کی بات کہ فرائض کے بعد بھوک اور پیاس سب سے افضل عبادت ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بھوک اور پیاس کی وجہ سے آدمی میں چستی رہتی ہے اور پھر وہ عبادت کی طرف متوجہ رہتا ہے اگر سیر ہو جائے تو طبیعت میں سستی اور غنودگی ہو جاتی ہے پھر آدمی عبادت نہیں کر سکتا اور اس بات سے یہ بھی مقصود نہیں ہے کہ آدمی شدید بھوک اور پیاس میں رہے جس سے جسم کی صحت اور طاقت بھی خراب ہو جائے اور عبادت بھی نہ کی جا سکے۔

[داود علیه السلام]

خواہشات پوری کرنے والے خدا سے پردہ میں ہیں

۱۵۸ - حضرت ابو سلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو الاشہب سے سنا جو حضرت حسن بصریؒ کے شاگرد تھے اور عبادان کے شہر میں رہتے تھے فرمایا:
أوحى الله عزَّوجلَّ إلى داودَ عليه السلامُ: يا داودُ، حذِّرْ وأنذرْ أصحابَكَ أكلَ الشَّهواتِ، فإن القلوبَ المعلَّقةَ بشهواتِ الدنيا عنِّي محجوبةٌ.
(ترجمہ) اللہ عزوجل نے حضرت داود علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اے داود اپنے صحابہ کو خواہشات کے مطابق کھانے سے ڈرا کیونکہ دل دنیا کی

(۱۵۸) وورد قريباً منه في حلية الأولياء ۱۰/۲۰ من قول أبي سليمان الداراني بلفظ: أوحى الله تعالى إلى داود عليه السلام: إني إنما خلقتُ الشهوات لضعفاء خلقي، فإياك أن تعلق قلبك منها بشيء، فأيسر ما أعاقبك به أن أنسخ حلاوة حبي من قلبك.

خواہشات کے ساتھ معلق ہیں جس کی وجہ سے مجھ سے پردے میں ہیں۔

[أبو سليمان الداراني]

کم کھانے کی فضیلت

۱۵۹ – حضرت ابوسلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں کہ:

لأن أترکَ لقمةً من عشائي أحبُّ إليَّ من أن آکُلَها وأقومَ من أول الليلِ إلى آخرهِ!

(ترجمہ) مجھے یہ زیادہ محبوب ہے کہ میں شام کے کھانے سے ایک لقمہ چھوڑ دوں بہ نسبت اس کے کہ میں اس کو کھالوں اور میں ساری رات عبادت میں مصروف رہوں۔

[مسعر بن كدام]

زیادہ اور کم کھانے پر آپ کا ملفوظ

۱۶۰ – حضرت مسعر بن کدامؒ فرماتے ہیں:

شعر

وَجَـدْتُ الْـجُـوْعَ يَـطْـرُدُهُ رَغِيْـفٌ
وَمِـلْءُ الْـكَفِّ مِـنَ مَـاءِ الْـفُرَاتِ

وَقِـلُّ الـطُّـعْـمِ عَـوْنٌ لِـلْـمُـصَـلِّيْ
وَكَـثْـرُ الـطُّـعْـمِ عَـوْنٌ لِـلسُّبَـاتِ

(۱۵۹) إحياء علوم الدين ۳ /۱۲۷۔

(ترجمہ)

۱- میں نے بھوک کو اس حالت میں دیکھا کہ اس کو ایک روٹی بھی دور کر دیتی ہے اور دریائے فرات کے پانی کا ایک چلو (پیاس کو) بجھا دیتا ہے۔

۲- اور کم کھانا نمازی کیلئے معاون ہے اور زیادہ کھانا آرام کو مدد دیتا ہے۔

[ناظم]

کچھ اہم اشعار

۱۶۱- حضرت عبدالرحمٰن بن ہانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری ؒ نے تمثیلاً یہ شعر کہے:

سَيَكْفِيكَ مِمَّا أُغْلِقَ الْبَابُ دُوْنَهُ
وَضُنَّ بِهِ مِلْحٌ وَكَسْرَةُ جَرْدَقِ

وَتَشْرَبُ مِن مَّاءِ الْفُرَاتِ فَتَغْتَذِىْ
تَعَارَضُ أَصْحَابِ الثَّرِيْدِ الْمُلَبَّقِ

تَجَشَّأُ إِذَا مَا هُمْ تَجَشَّوْا كَأَنَّمَا
ظَلَلْتَ بِأَلْوَانِ الْخَبِيْصِ تَفَتَّقِ (۱)

(۱٦۱) وردت في حلية الأولياء ۲/۹۷ مع اختلاف في بعض الكلمات۔
والجردق: الغليظ من الخبز۔ والثريد الملبّق: الملين بالدسم۔ والخبيص: الحلواء المخبوصة من التمر والسمن۔ وفَتِق فلان: تفتّح جسمُه سِمَنًا۔ وورد في الحلية: بألوان الطعام المفتّق، والطعام المفتّق: الكثير الخصب۔

(ترجمہ)

۱- تجھے اتنا کافی ہو جائے گا کہ تو دروازے کو اپنے سامنے سے بند کردے اور تجھ سے نمک اور موٹی روٹی کے ٹکڑے کے لئے بھی بخل کیا جائے۔

۲- اور تو دریائے فرات کا پانی پئے اور اس سے غذا حاصل کرے یہ ملائی سے نرم کئے ہوئے ثرید کھانے والے کے مقابلے میں کافی ہے۔

۳- تو ڈکار دے جب وہ ڈکار دیں گویا کہ تو نے بھی گھی اور کھجور کے طرح طرح کے کھانے کھائے ہیں۔

[عتبة بن غزوانؓ]

صحابہؓ کی حالت

۱۶۲- حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوانؓ نے لوگوں کو بصرہ میں خطبہ دیا اور اپنے خطبے میں فرمایا:

لقد رأيتُني سابعَ سبعةٍ مع رسول الله ﷺ قريباً من شهر رمضان، ما لنا طعامٌ إلا ما نُصيبُ من أوراق الشجر، حتى قَرِحَتْ أشداقُنا من أكلِ الشجرِ. ولقد رأيتُني التقطتُ بُردةً فشققتُها بيني وبين سعد بن مالك.

(ترجمہ) میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں ماہ رمضان میں نبی کریم ﷺ

(۱٦۲) يعني الصحابي الجليل أبا سعيد الخدري الأنصاري۔ من فقهاء الصحابة وأعيانهم۔ شهد الخندق وغيرها، وشهد بيعة الرضوان، ت ٧٤ هـ۔ المصدر السابق ١/ ٦١۔ وهذا جزء من خطبة طويلة، رواها مسلم في صحيحه، كتاب الزهد ٨/ ٢١٥، وروى قسماً منه ابن ماجه في سننه، كتاب الزهد، باب معيشة أصحاب النبي ﷺ ١٣٩٢/٢ رقم ٤١٥٦، وهي في الحلية لأبي نعيم ١/ ١٧١۔

کے پاس ساتواں آدمی تھا کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی سوائے اس کے کہ ہم درختوں کے پتے کھالیتے تھے حتی کہ درخت سے کھانے سے ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں گذارا کہ گری پڑی چادر کو اٹھایا اور اس کو اپنے اور حضرت سعد بن مالک کے درمیان دو حصے کر دیا (اور پھر اس کو استعمال کیا اس سے زیادہ ہمارے پاس لباس کا کوئی کپڑا نہیں تھا)۔

[سعد بن أبي وقاصؓ]

درختوں کے پتوں کی غذا

۱۶۳ – حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ:

لقد رأيتنا مع رسول الله ﷺ وما طعامُنا إلا ورقُ الحُبلةِ والسَّمُر، حتى إنَّ احدَنا ليضعُ كما يضعُ العَنزُ، ما لهُ خِلُط.

(ترجمہ) ہم نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے پاس دیکھا ہمارے پاس کوئی کھانا نہیں تھا سوائے انگور کی بیل کے پتوں کے اور کیکر کے درخت کے پتوں کے حتی کہ ہم میں سے ایک اس طرح سے پاخانہ بیٹھتا تھا جس طرح سے بکری مینگنیاں کرتی ہے جس کے پاخانے میں کوئی جوڑ نہیں ہوتا تھا۔

[أحاديث]

لذیذ کھانوں کا انجام

۱۶۴ – حضرت ضحاک بن سفیان الکلابیؓ سے روایت ہے کہ جناب

(۱۶۳) رواه البخاري في صحيحه، كتاب الأطعمة، باب ما كان النبي ﷺ وأصحابه يأكلون ٦/٢٠٤، ومسلم في صحيحه كذلك، كتاب الزهد ٨/ ٢١٥، والترمذي في جامعه، كتاب الزهد، باب ما جاء في معيشة أصحاب النبي ﷺ ٤/ ٥٨٢ رقم ٢٣٦٥۔

(١٦٤) رواه احمد في المسند ٣/ ٤٥٢، والطبراني في المعجم الكبير =

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يا ضحّاكُ ما طعامُكَ؟

قال: اللحمُ واللبنُ.

قال: ثمَّ إلامَ يصيرُ؟

قال: إلى ما قد علمتَ.

قال: "إن الله عزَّ وجلَّ ضَرَبَ ما يخرجُ من ابنِ آدمَ مثَلًا للدنيا"

(ترجمہ) اے ضحاک تیرا کھانا کیا ہے؟ عرض کیا گوشت اور دودھ عرض کیا اس کھانے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ عرض کیا اس کو تو آپ جانتے ہیں فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے جو کچھ انسان سے نکلتا ہے اس کو دنیا کی مثال کے طور پر بیان کیا ہے۔

(فائدہ): یعنی دنیا اس پاخانے کے برابر ہے اس لئے اس کے حصول میں زندگی ضائع کرنے کی بجائے آخرت کی طلب میں اپنی زندگی کو خرچ کرنا چاہئے۔

۱۶۵ – حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إن الله ضربَ الدنيا لمطعم ابنِ آدم مثلاً، وضربَ مطعمَ ابنِ آدم للدنيا مثلًا، وإن قَزَحه وملَّحه.

=۲۵۹/۸ رقم ۸۱۳۸، قال فی مجمع الزوائد ۲۹۱/۱۰، رواه احمد والطبرانی ورجال الطبرانی رجال الصحيح غير علی بن مدعان وقدوثق۔ ورواه المصنف كتابه التواضع والخمول ص ۲۰۳ رقم ۲۱۰، وأورد الألباني إحدى رواياته في السلسلة الصحيحة (رقم ۳۸۲) وتكلم في الرواية المثبتة هنا... حيث ركز على ضعف ابن جدعان وعنعنة الإمام الحسن البصري۔ وقال الحافظ العراقي: أخرجه أحمد والطبراني بنحوه، وفيه علي بن زيد بن جدعان مختلف فيه۔ إحياء علوم الدين ۳۱۸/۳ الهامش۔

هو ابن أبي حاتم الرازي، أحد الأئمة الحفّاظ الأثبات المشهورين بالعلم، المذكورين بالفضل۔ ت ۲۷۷ هـ۔ تهذيب الكمال ۳۸۱/۲۴۔

قال الحسن: قد رأيتموهم يطيّبونه بالأفاويه والطيّب، ثم يرمون به حيث رأيتم.

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے دنیا کی انسان کے کھانے کے ساتھ مثال بیان کی اور انسان کے کھانے کی چیز کو دنیا کی مثال کے طور پر بیان کیا اگرچہ کھانے میں مصالحے اور نمک پڑا ہوا ہو۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں تم نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ کھانے کو مصالحوں کے ساتھ اور خوشبو کے ساتھ کتنا سنوارتے اور پاکیزہ کرتے ہیں اور پھر ان کو وہاں ڈال دیتے ہیں جہاں تم نے دیکھا ہے۔ (یعنی پاخانوں کی جگہ پر)

[أبيّ بن كعبؓ]

۱۶۶ – حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں

إن مطعمَ ابنِ آدم ضُرب مثلاً للدنيا وإن ملّحه وقزّحه، فقد علم إلى ما يصير.

(ترجمہ) انسان کے کھانے کو دنیا کی مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور اس کے نمک اور مصالحے کو معلوم ہے کہ وہ کس حالت میں بدل جاتا ہے (پاخانے میں)۔

[حديث]

۱۶۷ – حضرت ابوعثمان النہدیؒ فرماتے ہیں کہ:

---

(۱٦٦) أورده موقوفاً على أُبيّ عبد الله بن المبارك في الزهد ص ١٦٩، رقم ٤٩٣، وأورده المؤلف في كتابه "التواضع والخمول" ص ٢٠٣ رقم ٢١١۔ وانظر رفعه في الفقرة السابقة۔

(١٦٧) رواه ابن المبارك في كتاب الزهد ص ١٦٨ رقم ٤٩١، وفي الذي يليه بأوسع منه۔ والطبراني في المعجم الكبير ٢٤٨/٦ رقم ٦١١٩، وقال الهيثمي في رواية الطبراني هذه: رجاله رجال الصحيح۔ مجمع الزوائد ٢٩١/١٠۔

قلت: وقد رأيت أن رجال السند هنا كلهم ثقات۔

جاءَ رجلٌ إلى النبيِّ ﷺ فتعرَّضَ للمسألةِ فقال النبيُّ ﷺ: ألكُمْ طعامٌ؟

قال: نعم.

قال: فتطبخونَ وتنضجونَ وتَطيِّبون وتُقزِّحونَ.

قال: نعم.

قال: لكمْ شرابٌ؟

قال: نعم.

قال: فتقرِّسون وتبرِّدون وتنظِّفون؟

قال: نعم.

قال: فجمعتهما جميعاً في البطنِ؟

قال: فأينَ معادُهما.

قال: الله ورسولُه أعلم.

قال: له ذلك ثلاثاً.

قال: فإنَّ معادَهما كمَعَادِ الدنيا؟ قمتَ إلى خلفِ بيتكَ، فامسكتَ على أنفِكَ من نتنِ ريحِهما.

(ترجمہ) ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ بھیک مانگی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ عرض کیا جی ہاں فرمایا پس تم پکاتے ہو اور پختہ کرتے ہو اور پاکیزہ کرتے ہو اور اس میں مصالحے ڈالتے ہو عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا تمہارے پاس پینے کی چیز ہے؟ عرض کیا جی ہاں فرمایا تم اس کو ٹھنڈا کرتے ہو ٹھنڈا کرنے میں مبالغہ کرتے ہو اور اس کو صاف کرتے ہو عرض کیا جی ہاں فرمایا تم نے ان دونوں کو پیٹ میں جمع کیا عرض کیا جی ہاں فرمایا پھر ان کا انجام کیا ہوا عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو خوب

علم ہے پھر حضور علیہ السلام نے یہی سوال کیا اور اس نے یہی جواب دیا تین مرتبہ ایسا ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا ان کا انجام بھی وہی ہے جیسا کہ دنیا کا انجام ہے تو اپنے گھر کے پیچھے بیٹھا اور تو نے کھانے پینے کی اس بدبودار ہوا سے اپنے ناک کو بند کیا۔

(فائدہ) اس وقت پاخانے کی جگہیں آج کے زمانے کی طرح پختہ گھروں میں نہیں ہوتی تھیں بلکہ گھروں کی دیواروں کے پیچھے جہاں پردے کی جگہ معلوم ہوتی تھی وہاں لوگ پاخانہ پھرا کرتے تھے کیونکہ وہاں کثرت سے لوگ پاخانہ پھرتے تھے اس لئے وہاں بدبو بھی بہت ہوتی تھی اس لئے ناک بند کرنے کا آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔

[عبد اللہ بن عباسؓ]

قرآن میں کھانے کے انجام پر توجہ دلانے والی آیت

۱۶۸ – حضرت محمد بن سائب حضرت ابوصالحؒ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ:

﴿فَلْيَنْظُرِ الْإِنسَانُ إِلَى طَعَامِهِ﴾ إلى خرئه.

(ترجمہ) آیت: فَلْيَنْظُرِ الْإِنسَانُ إِلَى طَعَامِهِ کا معنی یہ ہے کہ چاہئے کہ انسان دیکھے کہ اس کے کھانے کا کیا انجام ہوا ہے (یعنی وہ اپنے پاخانے اچھے اچھے کھانوں کے انجام سے عبرت پکڑنے اور ان کے پیچھے اپنی زندگی کو ضائع نہ کردے)۔

---

(۱۶۸) قال العلامة الآلوسي: ... يضعف ما روي عن أُبيّ وابن عباس و مجاهد والحسن وغيرهم أن المعنى: فلينظر إلى طعامه إذا صار رجيعاً ليتأمل عاقبة الدنيا وما تهالك عليه أهلها، ولعمري إن هذا بعيد الإرادة عن السياق، ولا أظن أنه وقع على صحة روايته عن هؤلاء الأجلّة الاتفاق. روح المعاني ۳۰/۸۰ (الطبعة الحديدة).

[عبد الله بن الزبيرؓ]

پیشاب پاخانہ کے راستوں سے عبرت حاصل کرو

۱۶۹ – حضرت ابن المرتفعؒ سے روایت ہے:

سمع ابن الزبير في قوله: ﴿وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ﴾ قال: سبيل الغائط والبول.

(ترجمہ) انہوں نے حضرت ابن الزبیر سے اس آیت کی تفسیر میں سنا کہ تمہارے نفسوں میں بھی نشانیاں ہیں دیکھتے نہیں ہو۔ (یہاں نفسوں سے مراد پیشاب پاخانے کے راستے ہیں)

[كعب الأحبارؒ]

۱۷۰ – حضرت بکر بن عبداللہ المزنیؒ فرماتے ہیں کہ:

أن رجلًا أخبره أنه صحب كعب الأحبار إحدى عشرة سنة، فلما حضرته الوفاة قال: إني صحبتك إحدى عشرة سنة أريد أن أسألك عن شيء فأهابك!

قال: سَلْ عمّا بدا لك.

قال: أخبرني ما بالُ ابنِ آدم إذا قام عن طَوْفِهِ ردَّ بصره فنظر إليه؟!

قال: والذي نفسُ كعبٍ بيده لقد سألتني عن شيءٍ أنزله الله في التوراة على موسى صلوات الله عليه، وصلى على محمد وعلى جميع أنبياء الله ورسوله وملائكته وعباده الصالحين: انظر إلى دنياك التي تجمع!

(۱۶۹) هذا أحد الأقوال في تفسير الآية الكريمة... ويراجع للتفصيل روح المعاني ۱۵/۲۷ (للطبعة الجديدة)

(ترجمہ) ایک آدمی نے جس نے حضرت کعب احبارؒ کی صحبت گیارہ سال تک اٹھائی تھی بیان کیا کہ جب حضرت کعب احبار کی وفات کا وقت قریب ہوا تو میں نے ان سے کہا میں نے آپ کی خدمت میں گیارہ سال گزارے ہیں میں آپ سے ایک چیز پوچھنا چاہتا ہوں مگر آپ سے ڈر لگتا ہے، تو انہوں نے کہا جو چیز ہے وہ پوچھ لو، میں نے کہا کہ مجھے بتایئے انسان ایسا کیوں کرتا ہے جب وہ اپنے پاخانہ پھرنے کی جگہ سے اٹھتا ہے تو اپنی نگاہ اس کو دیکھنے سے پھیر لیتا ہے، فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں کعب کی جان ہے تم نے ایسی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کیا جس کا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نزول فرمایا تھا اللہ حضرت محمد ﷺ پر بھی رحمت بھیجے اور تمام انبیاءؑ پر اور رسولوںؑ پر اور اپنے فرشتوں پر اور اپنے نیک بندوں پر یہ آدمی جو اپنے پاخانے کی طرف نہیں دیکھتا اس میں عبرت ہے اس بات کی کہ تو دنیا کو دیکھ جس کو تو جمع کر رہا ہے (وہ بھی ایسی ہی ہے)۔

[ابن كُناسةؒ]

ابن کناسہؒ کے اشعار

۱۷۱- حضرت محمد بن کناسہؒ فرماتے ہیں ۔

كـلُّ شـيءٍ تـطـعَـمتَ من طُعْـ ـمٍ وقـزَّحْـتَ فوق ظهرِ الخوانِ
صـائـرٌ بـعـد أنْ تَـبـلَّـعَـهُ لَوْ نـاً ولـكـن مـن أخبث الألوانِ
فـإذا حـانَ وقـتُ إخـراجـهِ مِنْـ ـكَ فـفـكِّـر في ذِلَّةِ الإنسانِ
وإذا مـا وضَـعْـتَـهُ في مـكـانٍ فالتفتْ واعتبرْ بذاكَ المكانِ

(۱۷۱) مـن آداب الخلاء الواردة:... وليسنّ أن لا ينظر إلى فرجه، ولا إلى الـخـارج منه، ولا إلى السماء، ولا يعبث بيده، ولا يلتفت يميناً ولا شمالًا.. مغني المحتاج ۴۲/۱۔

(ترجمہ)

۱- ہر چیز جس کو تو کھانے سے چکھے گا اور خوان کی پشت پر اس کے مصالحے چھڑکے گا۔

۲- جب تو اس کھانے کو نگل لے گا تو اس کا رنگ خبیث ترین رنگوں میں سے ہو جائے گا۔

۳- جب اس کے نکلنے کا تجھ سے وقت آتا ہے تو انسان کی ذلت میں بھی غور وفکر کر۔

۴- جب تو اس کو کسی ایسی جگہ پر ڈالتا ہے تو تو غور کر اور عبرت پکڑ اس جگہ سے۔

[أحاديث]

دنیا کی چیزوں میں انسان کا حق کتنا ہے

۱۷۲- حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

ليس لابنِ آدمَ حقٌّ فيما سوىٰ هذه الخِصالِ: بيتٌ يَستُرُه، وثوبٌ يُواري عورتَهُ، وجِلْفُ الخبزِ والماءُ.

(ترجمہ) انسان کا کوئی حق نہیں سوائے ان چیزوں کے ایک گھر جس میں وہ اپنے آپ کو چھپائے اور ایک کپڑا جس سے وہ اپنے ننگ کو ڈھانپے اور ایک بغیر سالن کے روٹی اور پانی۔

امت کے بدترین لوگ

(۱۷۲) رواه الترمذي بالسند نفسه، كتاب الزهد ٥٧٢/٤، رقم ٢٣٤١، وقال: حديث حسن صحيح، والحاكم في المستدرك (٣١٢/٤) وقال: صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي في التلخيص.

۱۷۳ – حدیث: حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شِرارُ أمَّتي الذين غُذُّوا بالنعيم، الذين يأكلونَ ألوانَ الطَّعامِ، ويَلْبَسونَ ألوانَ الثيابِ، ويتشدَّقونَ في الكلامِ.

(ترجمہ) میری امت کے شریر لوگ وہ ہیں جو نعمتوں میں پلتے ہوں اور رنگ برنگ کھانے کھاتے ہوں اور رنگ برنگ لباس پہنتے ہوں اور باچھیں پھاڑ پھاڑ کر بولتے ہوں۔

بے چھان کی روٹی حضورؐ کو پسند نہیں تھی

۱۷۴ – حدیث: حضرت حنش بن عبداللہ نے بیان کیا کہ

أنَّ أم أيمنَ غربلتْ دقيقاً تصنعهُ لرسول الله ﷺ رغيفاً، فمرَّ بها رسولُ الله ﷺ فقال: ما هذا؟

---

(۱۷۳) رواه ابن عساكر (تهذيب تاريخ دمشق الكبير ۳۵۸/۷)، وابن أبي الدنيا في كتاب الغيبة رقم ۱۰، وفي كتابه الصمت واللسان رقم ۱۵۰ (ص ۲۸۹-۲۹۰) وعدد محققه طرق رواياته هناك وقال: إسناد رجاله رجال الحسن. وقال في كشف الخفاء ۶/۲: رواه ابن أبي الدنيا في ذم الغيبة والبيهقي عنها فاطمة الزهراء بسند ضعيف. وقال الحافظ العراقي: أخرجه ابن عدي في الكامل، ومن طريقه البيهقي في شعب الإيمان عن فاطمة بنت رسول الله ﷺ. وروي عن فاطمة بنت الحسين مرسلًا، قال الدارقطني في العلل: إنه أشبه بالصواب. ورواه أبو نعيم في الحلية عن عائشة بإسناد لا بأس به.

وورد بلفظ "شرار أمتي قوم ولدوا في النعيم وغذوا به" ضمن حديث طويل بسند يختلف عن هذا في المستدرك (۵۶۸/۳) ولم يعلم عليه الحاكم، وقال الذهبي في حديث الحاكم: أظنه موضوعاً. كما رواه عبد الله بن المبارك بطريق أخرى في الزهد ص ۲۶۲ رقم ۷۵۸.

(۱۷۴) رواه نعيم بن حماد في زوائده على كتاب الزهد لابن المبارك رقم =

قالت: طعاماً نصنعهُ في أرضنا فأحببتُ أنْ أصنعَ لکَ رغيفاً منه.
قال: رُدِّيهِ، ثم اعجنيه.

(ترجمہ) حضرت ام ایمنؓ نے آٹے کو چھانا اور اس سے حضور علیہ السلام کے لئے روٹی پکانا چاہتی تھیں پس ان کے پاس سے حضور علیہ السلام گذرے اور پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کھانا ہے جو ہم اپنے علاقے میں تیار کرتی ہیں پس میں نے پسند کیا کہ میں آپ کے لئے اس سے روٹی تیار کردوں، فرمایا اس چھان کو دوبارہ اسی آٹے میں ڈال دے اور پھر گوندھ لے۔

[عمر بن الخطابؓ]

۱۷۵ — حضرت بکیر بن اشجؒ نے بیان کیا کہ

أن عمر رأىٰ إنساناً يَنْخُلُ الدقيقَ فقال: اخلطه. وقالِ: إن السَّمُرَ ألا يُنْخَل.

(ترجمہ) حضرت عمرؓ نے ایک انسان کو دیکھا جو آٹے کو چھان رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ چھان کو اس میں ملا دے۔ گندم کی روٹی کا معنی ہی یہ ہے کہ اس کے آٹے کو چھانا نہ جائے۔

حکومتی عہدیدار کیلئے حضرت عمرؓ کی شرائط

۱۷۶ — امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ:

كان عمرُ إذا استعمل العامل اشترط عليه ثلاثاً:

=۱۹۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء ۶۸/۲ و ابن ماجه في سننه، كتاب الأطعمة، باب الحوّارى ۱۱۰۷/۲ رقم ۳۳۳۶ وقال في الزوائد: هذا إسناد حسن۔

قلت: ورجال السند كلهم ثقات، عدا خالد بن خداش، الذي ورد أنه " صدوق يخطئ " وقد روى له البخاري في " الأدب" وأبو داود والنسائي، كما في تهذيب الكمال ۴۹/۸۔

-ألا يركبَ البراذين.

- ولا يلبسَ السابري

- ولا يُنخَلَ له الدقيق.

(ترجمہ) حضرت عمرؓ جب کسی شخص کو حکومت کا کوئی بڑا عہدہ سپرد کرتے تو اس پر تین شرطیں لگاتے (۱) کہ وہ خچر گھوڑے پر سوار نہیں ہوگا۔(۲) باریک اور عمدہ لباس نہیں پہنے گا۔(۳) اور آٹا چھان کر (اس کی روٹی نہیں کھائے گا)۔

حضرت عمرؓ کیلئے آٹا چھانو تو ان کا نافرمان بنوں

۱۷۷- حضرت یسار بن نمیرؒ فرماتے ہیں کہ:

ما نخلتُ لعمر بن الخطاب قطُّ دقيقاً إلا وأنا له عاصٍ.

(ترجمہ) میں نے حضرت عمرؓ کے لئے کبھی بھی آٹے کو نہیں چھانا، اگر میں چھانتا تو میں ان کا نافرمان بنتا۔

[عبد الرحمن بن عوفؓ]

صحابہؓ کی غربت اور عمدہ کھانے

۱۷۸- حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

أن عبد الرحمن بن عوف أُتي بطعام- وكان صائماً فقال: قُتل مصعب بن عمير وهو خيرٌ مني فكُفن في بُرده، إن غُطِي رأسه بدت رجلاه، وإن غُطِي رجلاه بدا رأسه، وأراه قال: وقتل حمزة وهو خيرٌ مني، ثم بُسِطَ لنا من الدنيا ما بُسِطَ، أو قال: أعطينا من

---

(۱۷۷) طبقات ابن سعد ۳۱۹۱، الزهد لابن المبارك صفط ۲۰٦ رقم ۵۸۳۔

(۱۷۸) رواه البخاري في صحيحه، كتاب المغازي، باب غزوة أحد ۳۰/۵، وابن المبارك في كتاب الزهد ص ۱۸۳ رقم ۵۲۱۔

الـدنيـا مـا أُعـطينـا، وقد خشيتُ أن تكون حسناتُنا عُجّلَت لنا. ثم جعل يبكي حتى ترک الطعام.

(ترجمہ) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس کھانا لایا گیا جب کہ وہ روزہ کی حالت میں تھے تو فرمایا کہ حضرت مصعب بن عمیر کو شہید کیا گیا حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے ان کو ان کی چادر میں ہی کفن دیا گیا اگر ان کا سر چھپایا جاتا تو ان کے پیر کھل جاتے اور اگر پاؤں چھپائے جاتے تو ان کا سر ظاہر ہو جاتا تھا اور میرا خیال ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت حمزہ کو شہید کیا گیا اور وہ بھی مجھ سے بہتر تھے پھر ہمارے لئے دنیا کی چیزیں فراوانی کے ساتھ پہنچیں جس طرح سے پہنچ رہی ہیں یا فرمایا کہ ہمیں دنیا سے دیا گیا جو کچھ بھی دیا گیا مجھے ڈر ہے کہ ہماری نیکیاں ہمیں جلدی نہ مل گئی ہوں پھر آپ روتے رہے حتیٰ کہ کھانا چھوڑ دیا۔

(فائدہ) نیکیاں دنیا میں جلدی ملنے کا مطلب یہ ہے کہ نیکیوں کا انعام شاید ہمیں دنیا میں ہی مل گیا ہو۔

[الرسول ﷺ]

حضورؐ اور عمدہ کھانے

۱۷۹ – حضرت نوفل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ:

کـنـا جِـلُسـاً لـعبـد الـرحـمن بن عوف، وكان نعم الجليس،

(۱۷۹) قـدر أيـت أن فـي سـنـد الـحـديـث محمد بن عمر الواقدي، وهو متروك. وجملة ما ورد في رسول الله ﷺ صحيحة من مصادر أخرى، كما روى البخاري عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: " خرج رسول الله ﷺ من الدنيا ولم يشبع من الخبز الشعير ". صحيح البخاري، كتاب الأطعمة، باب ما كان النبي ﷺ وأصحابه يأكلون ٢٠٥/٦.

فانصرف بنا يوماً إلى بيته، فأُتينا بحنطة فوقها خبز ولحم، فلما وُضعتْ بكى عبدالرحمن، فقلنا ما يبكيک يا أبا محمد؟

قال: أبكي أن رسول الله ﷺ توفي ولم يشبع من خبزِ الشعيرِ.

(ترجمہ) ہم حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی خدمت میں بیٹھے تھے آپ بہترین ہم نشین تھے ایک دن ہمیں لے کر اپنے گھر کی طرف گئے تو ہمارے پاس گندم کی ایسی روٹی لائی گئی جس کے اوپر گوشت بھی رکھا ہوا تھا اس کو پیش کیا گیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رو پڑے تو ہم نے پوچھا آپ کیوں رو رہے؟ ہیں فرمایا کہ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ جناب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو آپ نے جو کی روٹی سے بھی کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا تھا۔

بھوک کی وجہ سے حضورؐ کی حالت

۱۸۰ – حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

أن رسولَ الله ﷺ كان يُقِيمُ ظهرَهُ بالحَجَرِ مِنَ الغَرَث.

(ترجمہ) جناب رسول اللہ ﷺ اپنی پشت کو بھوک کی وجہ سے پتھر باندھ کر سیدھا رکھتے تھے۔

ہر وقت کھانے کی خواہش پوری کرنا بھی اسراف ہے

۱۸۱ – حدیث: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

(۱۸۰) سبق تخريج الحديث في الفقرة ۱۱، وفيها أن الألباني أورده في سلسلة الأحاديث الصحيحة۔ والغَرَث: الجوع۔

(۱۸۱) رواه ابن ماجه في سننه، كتاب الأطعمه، باب من الإسراف أن =

إنَّ من السَّرَفِ أنْ تأكل كلَّما اشتهيتَ.

(ترجمہ) یہ بھی فضول خرچی میں سے ہے جب تجھے خواہش ہو تو کھالے۔

حضورؐ کی بھوک دور کرنے کیلئے صحابیؓ کی مزدوری

۱۸۲- حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ:

ذهب رسولُ الله ﷺ كأنه يشكو الغرَث، فانطلق رجلٌ من أصحابه، فاستقى عشرينَ سَجْلًا على عشرين تمرةً، فجاء بها إلى رسول الله ﷺ، فأطعمها إيَّاه، فأكلها.

(ترجمہ) جناب رسول اللہ ﷺ کہیں تشریف لے گئے گویا کہ آپ کو بھوک

=تأكل كلما اشتهيت ۲/۱۱۱۲ رقم ۳۳۵۲ في الزوائد: هذا إسناد ضعيف لأن نوح بن ذكوان متفق على تضعيفه، وقال الدميري: هذا الحديث مما أنكر عليه (هامش ابن ماجه)، وأبو نعيم في حلية الأولياء ۲۱۳/۱۰ وقال: غريب من حديث الحسن عن أنس، لا أعلم رواه عنه إلا نوح، وأورده ابن عراق الكناني في تنزيه الشريعة عن الأحاديث الشنيعة الموضوعة ۲۵٦/۲ مركزاً على ما قيل في نوح بن ذكوان، لكنه عقب بقوله: ونوح بن ذكوان صحح له الحاكم في المستدرك وحسن له غيره، ورأيت بخط الحافظ ابن حجر على حاشية تلخيص الموضوعات لابن درباس مانصه: هذا الحديث صححه البيهقي كما نقله عنه المنذري في الترغيب والترهيب: و الله اعلم. اهـ. كما أورده الشوكاني في الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة ص ۱۸۲ رقم ٦۷ وقال: رواه الدارقطني عن أنس مرفوعاً. قيل: لا يصح... ثم أورد بعض ما ذكره ابن عراق. وأورده الألباني في سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة ۲۷۲/۱ رقم ۲٤۱ وقال: موضوع. مشيراً إلى ما أخرجه ابن أبي الدنيا نفسه في كتاب الجوع.

(۱۸۲) سند الحديث نفسه الوارد في الفقرة ۱۸۰، ونصه يشبه ما ورد في الفقرة ۱۷، وفيه أن الصحابي هو علي بن أبي طالب رضي الله عنه. وهناك عدة روايات مشابهة خرَّجها الحافظ الهيثمي في مجمع الزوائد ۳۱٦/۱۰- ۳۱۷ فلتراجع هناك.

کی شکایت تھی تو وہ آدمی حضور علیہ السلام کے صحابہؓ میں سے تھا اس نے بیس کھجوروں کے عوض بیس ڈول کھینچ کر مزدوری کی پھر وہ بیس کھجوریں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا اور ان کو کھلائیں اور آپ ﷺ نے ان کو تناول فرمایا۔

بھوک تو کسی بھی چیز سے مٹائی جاسکتی ہے

۱۸۳- حضرت امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما أُبالي ما رَدَدْتُ به عني الجوعَ.

(ترجمہ) مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں کس چیز کے استعمال سے اپنی بھوک کو ختم کروں۔

(فائدہ) یعنی کوئی بھی ایسی حلال چیز چاہے سادہ سی بھی ہو تھوڑی سی بھی ہو میں اس سے اپنی بھوک کو مٹالیتا ہوں۔

حضورؐ کے دسترخوان پر کبھی زائد چیز نہیں بچی

۱۸۴- حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ:

ما رُفِعَ من بين يَدَيْ رسول الله ﷺ [فضلُ] شِواءٍ قطُّ، ولا

(١٨٤) رواه ابن ماجه بالسند نفسه، لكن رواية الأول الذي روى عنه هو جُبارة بن المُغَلِّس. كتاب الأطعمة، باب الشواء ٢/ ١١٠٠ رقم ٣٣١٠. قال في الزوائد: في إسناده جبارة و كثير بن سليم وهما ضعيفان.

وما بين المعقوفتين في المتن من سنن ابن ماجه. وفضل شواء: أي لقلة ما يحضر عنده. والطنفسة: البساط.

وعن عائشة رضي الله عنها قالت: ما كان يبقى على مائدة رسول الله ﷺ من خبز الشعير قليل ولا كثير. رواه الطبراني في الأوسط وإسناده حسن. وفي رواية عنده: مارفعت مائدة رسول الله ﷺ من بين يدي رسول الله ﷺ وعليها فضلة من طعام قط. وروى البزار بعضه. مجمع الزوائد ٣١٦/١٠.

حُمِلَتْ معهُ طِنْفِسَةٌ.

(ترجمہ) جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے کبھی بھی کوئی پکا ہوا زائد گوشت نہیں اٹھایا گیا اور نہ ہی دسترخوان سے بچا ہوا کھانا اٹھایا گیا تھا۔

(فائدہ) یعنی بقدر کفایت بلکہ اس سے بھی کم کھانا آپ کے دسترخوان پر ہوتا تھا۔

[عمر بن الخطابؓ]

آپؓ نے کبھی عمدہ لباس اور عمدہ کھانے نہیں کھائے

۱۸۵ - حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ:

قالت حفصةُ بنت عمر لعمر: يا أميرَ المؤمنين، لو لبستَ ثياباً أليَنَ من ثيابك، وأكلتَ طعاماً أليَنَ من طعامك، فقد فتحَ الله عليك الأرضَ، وأكثرَ من الخيرِ.

فقال: إني سأخصمكِ إلى نفسكِ، أما تذكرين ما كان رسولُ الله ﷺ يلقاهُ من شدةِ العيشِ؟

فما زال يذكِّرها حتى أبكاها. ثم قال: إني قد قلتُ لكِ إني والله لئن استطعتُ لأشاركنَّهما في مثل عيشهما الشديدِ، لعلي ألقى معهما عيشَهما الرخيَّ.

(ترجمہ) حضرت حفصہ بنت عمرؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا اے امیر المؤمنین کاش کہ آپ نرم کپڑے پہنتے اور اپنے اس کھانے کی نسبت سے نرم کھانا کھاتے کیونکہ اللہ نے آپ پر زمین کو فتح کر دیا ہے اور خیر کو کثرت سے جمع کر دیا ہے تو انہوں نے فرمایا میں تیری بات کو تیری طرف ہی لوٹا کر جواب دوں گا کیا تجھے یاد نہیں؟ کہ حضور علیہ السلام کو گزارے میں کتنی تکلیف برداشت کرتے تھے پھر ان کو

(۱۸۵) الطبقات الكبرى لابن سعد ۲۷۷/۳، حلية الأولياء ۴۸/۱۔ وانظر المعفرة ۳۷۔

حضور علیہ السلام کی باتیں یاد دلاتے رہے حتیٰ کہ ان کو رلا دیا پھر فرمایا میں نے یہ باتیں تجھے کہہ دی ہیں خدا کی قسم اگر میں چاہوں تو میں ان دونوں حضرات (حضور علیہ السلام اور حضرت ابوبکرؓ) کے مشکل زندگی کی طرف رہ کر ان کی اس حالت میں شریک ہوسکتا ہوں شاید کہ میں ان کے ساتھ ان کی فراوانی کی زندگی میں مل سکوں (یعنی کہ آخرت کے انعامات میں ان کے ساتھ شریک ہوسکوں)۔

بھوک میں آپؓ کی حالت

۱۸۶ – حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے فرمایا کہ:

ما أكلَ عمرُ بن الخطاب إلا مغلوثاً بشعير حتى لحقَ باللهِ. وكان بطنُه ربما قَرْ قَرَ، فيضربُه بيده ويقول: اصبرْ، فو الله ما لكَ عندي إلا ما ترىٰ حتى تلحق بالله.

(ترجمہ) حضرت عمرؓ نے جب بھی کھانا کھایا تو وہ جو کے آٹے سے ملا ہوا تھا حتیٰ کہ اسی حالت میں ان کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی کبھی آپ کے پیٹ میں گڑگڑاہٹ شروع ہوتی تو آپ اس کو اپنے ہاتھ سے مارتے اور فرماتے صبر کر خدا کی قسم تیرے لئے میرے پاس کچھ نہیں سوائے اس کے جو تو دیکھ رہا ہے حتیٰ کہ تو خدا سے جا ملے (یعنی میری وفات ہو جائے)۔

حضرت عمرؓ کا کھانا

۱۸۷ – حضرت یحییٰ بن وثابؒ فرماتے ہیں:

أمر عمر غلاماً له يعمل له عصيدةً بزيت وقال: أنضِجْ حتى

(۱۸۶) الطبقات الكبرى لابن سعد ۳۱۳/۳، الزهد للإمام أحمد ۲۶/۲، حلية الأولياء ۴۸/۱۔

(۱۸۷) ورد قريباً منه في الزهد للإمام أحمد ۳۰/۲۔ والعصيدة: دقيق يُلَتُّ بالسمن ويُطبخ۔

تذهبَ حرارةُ الزيت، فإن ناساً تعجّلوا طيباتهم في حياتهم الدنيا.

(ترجمہ) حضرت عمرؓ نے اپنے غلام کو کہا جو آپ کے لئے ایسا آٹا تیار کرتا تھا جس کو زیتون کے ساتھ پکایا جاتا تھا تو آپ نے فرمایا اس کو اتنا پکاؤ کہ زیتون کی گرمی ختم ہو جائے کیونکہ لوگوں نے اپنی پاکیزہ چیزوں کو اپنی دنیا کی زندگی میں ہی جلدی سے حاصل کرلیا ہے۔

اگر مجھے نیکیوں کے کم ہونے کا ڈر نہ ہوتا

۱۸۸ – حضرت عمرؓ نے فرمایا:

والذي نفسي بيدهِ لولا أن تنقصَ حسناتي لشاركتكمُ في لِيْنِ عيشكم.

(ترجمہ) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میری نیکیوں میں کمی نہ ہوتی تو میں بھی تمہاری خوشحالی کی زندگی میں تمہارے ساتھ شریک ہو جاتا۔

دنیا کا عیش آخرت پر اٹھار کھا تھا

۱۸۹ – حضرت ابو عمران الجونیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا:

لنحنُ أعلم بلينِ الطعام من كثيرٍ من أكَلَتِهِ، ولكنّا نَدَعُه ليوم ﴿تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا﴾.

قال أبو عمران: و الله ما كان يصيبُ من الطعامِ هو وأهلُه إلا تقوُّتا.

(۱۸۸) الطبقات الكبرى لابن سعد ۲۸۰/۳۔

(۱۸۹) القوت: ما يقوم به بدن الإنسان، وقات الرجلَ: أطعمه ما يمسك الرمق۔

(ترجمہ) ہم تم سے زیادہ نرم و نازک اور اچھے کھانوں کے بارے میں واقف ہیں لیکن ہم ان کھانوں کو اس دن کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔

يَوْمَ تَـذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا.

(ترجمہ) ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل گرادیں گی۔

حضرت ابوعمران الجونیؒ نے فرمایا خدا کی قسم آپ اور آپ کے گھر والے جو کھانا کھاتے تھے وہ صرف گذارے کی روزی کا ہوتا تھا۔

حضرت عمرؓ کی اپنے بیٹے پر ناراضگی

۱۹۰- حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ

دخل عمرُ على ابنه وعنده لحمٌ غريض فقال: ما هذا؟

قال: قَرِمْنا إلى اللحم فاشترينا منه بدرهم.

قال: أوَ كلما اشتهيتَ اللحمَ اشتريتَهُ؟ كفى بالمرءِ سَرَفاً أن يأكل كلما اشتهى.

(ترجمہ) حضرت عمرؓ اپنے بیٹے کے پاس تشریف لے گئے جب کہ اس کے پاس تازہ گوشت رکھا ہوا تھا آپ نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں گوشت کی شدت سے خواہش تھی تو ہم نے یہ ایک درہم کا خرید لیا ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا جب بھی گوشت کی تجھے خواہش ہوگی تو اس کو خرید لے گا آدمی کے لئے فضول خرچی کے لئے اتنا کافی ہے کہ جس چیز کی خواہش ہو اس کو کھالے۔

---

(۱۹۰) الزهد للإمام أحمد ۳۳/۲، الزهد للإمام عبد الله بن المبارك ص ۲٦٦، رقم ۷٦۹.

[عيسى عليه السلام]

حضرت عیسیٰ ؑ کی نصیحتیں

۱۹۱ – حضرت عبداللہ بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ:

قال عيسى عليه السلام للحواريين: عليكم بخبزِ الشعير، كلوه بملح جريش، ولا تأكلوه إلا على شهوة، والبسوا مسوح الشَّعر، واخرجوا من الدنيا سالمين.

بحقٍّ أقول لكم: إن حلاوةَ الدنيا مرارةُ الآخرة، وإن مرارةَ الدنيا حلاوةُ الآخرة، وإن عبَّاد الله ليسوا بالمتنعِّمين.

بحقٍّ أقول لكم: إن شرَّكم عملًا عالِمٌ يحبُّ الدنيا فيؤثرها على علمه، لو يستطيع جعل الناسَ كلهم مثله في عمله، ما أحبَّ إلى عبيدِ الدنيا أن يجدوا معذرةً، وأبعدَهم منها لو يعلمون.

(ترجمہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ تم اپنے اوپر جو کی روٹی کو لازم کرلو اس کو موٹے نمک کے ساتھ کھایا کرو (باریک پسے ہوئے نمک سے نہ کھانا) اور روٹی کو شدید خواہش پر کھاؤ اور بالوں کے کھدر کے کپڑے پہنو اور دنیا سے صحیح سالم ہو کر نکل جاؤ (دنیا کی کوئی چیز اور کوئی نعمت تمہیں اپنے اندر ملوث نہ کرنے پائے)۔ میں حق کی قسم کھا کر تمہیں کہتا ہوں کہ دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے اور اللہ کے بندے نعمتوں میں نہیں پلا کرتے میں حق کی قسم کھا کر تمہیں کہتا ہوں عمل کے حساب سے تم میں وہ عالم شریر ہے جو دنیا کو پسند کرتا ہو اور اپنے علم پر دنیا کو ترجیح دیتا ہو اگر وہ عالم چاہے تو سب کو اپنے جیسے اسی عمل پر لگالے وہ عالم یہ پسند نہ

(۱۹۱) ورد جزء منه في كتاب الزهد للإمام أحمد بن حنبل ۱۷۳/۱۔

کرے کہ دنیا کے بندے کوئی معذرت کر پائیں اور حالانکہ وہ ان لوگوں سے زیادہ دنیا سے اپنے آپ کو دور دکھانا چاہتا ہے کاش کہ لوگوں کو پتہ ہوتا۔

[الرسول ﷺ]

حضورؐ کیلئے کبھی انفرادی طور پر روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوا

۱۹۲- حدیث: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ:

أن رسول الله ﷺ لم يُجمَعُ لـه غَدَاءٌ ولا عَشَاءٌ من خبزٍ ولحمٍ إلا على ضفف. والضَّفَفُ: الجماعة.

(ترجمہ) جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے صبح اور شام کا کھانا روٹی اور گوشت کے ساتھ کبھی بھی جمع نہیں ہوا مگر ضفف کی حالت میں اور ضفف کا معنیٰ جماعت کا ہے (یعنی اجتماعی کھانے میں تو یہ گوشت اور روٹی اکٹھے صبح وشام مل سکتے تھے لیکن انفرادی طور پر یہ بھی آپ کو میسر نہیں تھا)۔

[عمرو بن الأسودؒ]

آپ کی حالت

۱۹۳- حضرت شرحبیل بن مسلمؒ حضرت عمرو بن الاسود العنسی سے روایت کرتے ہیں کہ:

(۱۹۲) أي اجتماع الناس۔ من ضفَّ القوم على الشيء إذا اجتمعوا وازدحموا۔ ومن معاني الضَّفف: الشدة وضيق العيش، الأكل دون الشبع، كثرة الأكلة مع قلة ما يؤكل، كثرة العيال والحشم، ازدحام الناس وغيرهم على الماء وغيره... (المعجم الوسيط، مادة ضفَّ)۔

(۱۹۳) الزهد لابن المبارك ص ۲۱۳، رقم ۶۰۲. حلية الأولياء ۱۵٦/۵ . تكملته هناك: وكان إذا خرج من بيته إلى المسجد قبض يمينه على شماله مخافة الخيلاء۔ والأشر: البطر والاستكبار۔

أنه كان يدَعُ كثيراً من الشِّبَعِ مخافة الأشر.

(ترجمہ) وہ سیر ہو کر کھانے سے کافی مقدار پہلے کھانا چھوڑ دیتے تھے اس خوف سے کہ تکبر اور غرور پیدا نہ ہو۔

Madrasa Sadiqia Barech Abad Musa Colony Post Box 271 Quetta. 0300-3897208
مدرسہ صدیقیہ پوسٹ بکس 271

[واعظ]

طویل بھوک حکمت کو پیدا کرتی ہے

۱۹۴ – حضرت محمد بن مسعر اپنے بعض اساتذہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

بلغنا أن طول الجوع يورث الحكمة.

(ترجمہ) ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ زیادہ بھوک میں رہنا حکمت کو پیدا کرتا ہے۔

(فائدہ) یعنی کھانا تو آدمی کھائے لیکن ابھی بھوک ہو تو آدمی کھانا چھوڑ دے اسکو کہتے ہیں لمبی بھوک میں رہنا۔

[وهب بن منبهؒ]

بھوک جسم کی صفائی ہے

۱۹۵ – حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ:

الجوعُ ذكاةُ البدنِ، به يصفو ويَرِقُّ.

(ترجمہ) بھوک میں رہنا بدن کی زکوٰۃ ہے اس سے بدن میں صفائی اور

---

(١٩٤) قال أبو القاسم القشيري: إن أرباب السلوك تدرّجوا إلى اعتياد الجوع والإمساك عن الأكل، ووجدوا ينابيع الحكمة في الجوع. الرسالة القشرية ٦٦۔

وقيل: وضع الله تعالى خمسة أشياء في خمسة مواضع: العزّ في الطاعة، والذلّ في المعصية، والهيبة في قيام الليل، والحكمة في البطن الخالي، والغنى في القناعة. المصدر السابق ٧٥۔

نرمی پیدا ہوتی ہے۔
(فائدہ) یہاں صفائی اور نرمی سے مراد روحانی صفائی اور نرمی ہے۔

[بکیر بن الأشج ؒ]

پیٹ کو اپنے اوپر مصیبت نہ بناؤ

۱۹۶- حضرت مخرمہ بن بکیر بن عبداللہ اشج ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

كان يُقال: لا يكوننَّ بطنُ أحدكم عليه غُرمًا، يكفيه التمر، والأكلة، والشيءُ اليسير.

(ترجمہ) یہ بات مشہور تھی کہ تم میں سے کسی کا پیٹ اس کے اوپر تاوان نہیں بننا چاہئے پیٹ کے لئے ایک کھجور اور ایک لقمہ اور تھوڑی سی چیز کافی ہے۔

[مالک بن دینار ؒ]

مجھے روزانہ صرف دو چپاتیاں کافی ہیں

۱۹۷- حضرت جعفر بن سلیمان ؒ فرماتے ہیں کہ:

قال رجلٌ لمالك بن دينار: يا أبا يحيى، يكفيك في اليوم رغيفان؟

قال: فأنا إذاً أريد السِّمَن. قرصانِ خفيفانِ، وشربةٌ من الماء، فهما بُلغَتا المؤمنِ إلى أجلِه.

(ترجمہ) ایک آدمی نے حضرت مالک بن دینار ؒ سے عرض کیا اے ابو یحییٰ کیا آپ کو ایک دن میں دو روٹیاں کافی ہو جاتی ہیں؟ فرمایا اگر ایسا کروں تو میں

(۱۹۶) غرماً عليه: أي يلزم بطنه ما لا يلزم۔ والأكلة: المرّة من الأكل۔

موٹا ہو جاؤں دو ہلکی سی چپاتیاں اور پانی کا ایک پیالہ یہی مؤمن کیلئے اس کی موت تک تھوڑے سے گزارے کیلئے کافی ہیں۔

[الحسن البصري]

مؤمن دنیا میں عیش وعشرت نہ کرے

۱۹۸ - حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

و الله ما هو إلا التقوُّت؛ ليس للمؤمن من التنعُّم في الدنيا شيء.

(ترجمہ) خدا کی قسم یہی گذارے کی روٹی ہے، مؤمن کے لئے درست نہیں ہے کہ وہ دنیا میں کسی چیز سے عیش وعشرت حاصل کرے۔

[عبد الله بن مرزوقؒ]

دنیا کی محبت اور بھوک جمع نہیں ہوسکتیں

۱۹۹ - حضرت عبداللہ بن مرزوقؒ فرماتے ہیں:

ما أرى درجة الجوعِ ينالُها أحدٌ في قلبه من حبِّ الدنيا لَمُحَة.

(ترجمہ) جس کے دل میں دنیا کی محبت ایک لمحہ کے لئے بھی ہو وہ بھوک کو حاصل نہیں کرسکتا۔

[عمر بن الخطابؓ]

دسترخوان لگانے والوں پر نہ گزرا کرو

۲۰۰ - حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ:

(۱۹۹) واللمحة: النظرة العجلى۔

يا معشرَ الناس، لا تَمرُّوا على أصحابِ الموائدِ أنْ يُسَهِّيكم التَّخَمُ؛ مرةً بلحمٍ، مرةً بسمنٍ، مرةً بزيتٍ، مرةً بملحٍ.

(ترجمہ) اے لوگوں کی جماعت دسترخوان لگانے والوں پر نہ گذرا کرو کہ یہ تمہیں زیادہ کھانے اور واجبات شرعیہ چھوڑنے پر نہ اُکسا دیں کبھی تو کھانا گوشت سے کھایا جائے کبھی صرف گھی سے اور کبھی زیتون کے لگانے سے اور کبھی نمک کے ساتھ روٹی کھائی ہو۔

[علي بن أبي طالبؓ]

گھر کا ذمہ دار کیسا ہو

۲۰۱- حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ:

لا يكونُ الرجلُ قَيِّمَ أهلِهِ حتى لا يبالي ما سدَّ به فَوْرَةَ الجوعِ، ولا يبالي أيَّ ثوبيهِ ابتذل.

(ترجمہ) آدمی اپنے گھر کا ذمہ دار اس وقت تک نہیں بن سکتا حتیٰ کہ اس کو اس کی پرواہ نہ ہو کہ کس چیز سے اس نے بھوک کی شدت کو روکا ہے اور یہ بھی کہ اس نے کون سا کپڑا پہن کر پرانا کیا ہے (یعنی کھانے اور لباس کی چیزیں تو گھر کے لوگوں کو دیں لیکن اس میں زیادہ اہتمام اور تکلف اور فراوانی دینے کی ضرورت نہیں ہے)۔

[عبد الله بن الحارثؓ]

قابل تعریف اور قابل مذمت لوگ

۲۰۲- حضرت ابراہیم بن نشیطؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے بیان کیا:

دخل رجالٌ على عبد الله بن الحارث بن جَزْء الزُّبيدي.

---

(۲۰۱) حلية الأولياء ۳۰۶/۷۔ (۲۰۲) الزهد لابن المبارك ص ۲۱۸ رقم ۶۱٤۔

صاحب رسول الله ﷺ. فسمعناه يقول: طوبى لعبدٍ أمسى متعلقاً برأس فرسه في سبيل الله، أفطرَ على كِسْرةٍ، وماءٍ بارد. ويلٌ لِلَّوَّاثين الذين يَلُوثون أمثال البقر: ارفع يا غلام، ضع يا غلام، في ذلك لا يذكرون الله.

(ترجمہ) کچھ لوگ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدیؓ کے پاس گئے اور ان سے یہ کہتے ہوئے سنا اس آدمی کے لئے بشارت ہو جس نے اپنا سر جہاد فی سبیل اللہ میں اپنے گھوڑے پر رکھا اور شام کو روزہ ایک لقمے اور ٹھنڈے پانی سے کھولا اور ان موٹے لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو بیلوں کی طرح ہٹے کٹے ہوتے ہیں اے غلام یہ اٹھا لے اے غلام یہ رکھ لے اور ایسی ہی باتوں میں وہ اللہ کو یاد نہیں کرتے۔

[عمر بن الخطابؓ]

نفسانی خواہشات سے بچو

۲۰۳- حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ:

إياي... والتكاثر، وهات وهات، هاتِ حلواً، هاتِ حامضاً، هات سخيناً، هات بارداً، ثقلاً في الحياة، ووِزْراً في الممات.

(ترجمہ) اپنے آپ کو کثرت مال سے بچاؤ اور اس سے کہ یہ لاؤ اور وہ...... لاؤ اور کڑوا لاؤ اور کھٹا لاؤ اور گرم لاؤ اور ٹھنڈا لاؤ یہ.........زندگی میں بوجھ ہیں اور موت کیلئے بھار ہیں۔

---

(۲۰۳) الوزر: الحمل الثقيل۔

[عائشة رضي الله عنها]

حضرت عائشہؓ نے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا

۲۰۴- حضرت ابوعمران الجونیؒ فرماتے ہیں کہ:

أن رجلًا أهدى إلى عائشة جوارشناً من العراق، فلما وُضِعَ بين يديها قالت: ما هذا؟

قالوا: شيء يُصْنَعُ بالعراق يهضمُ الطعام.

فبكت وقالت: و الله ما شبعتُ مِن طعامٍ منذ توفي حبيبي ﷺ.

(ترجمہ) ایک آدمی نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں عراق سے جوارش کا ہدیہ پیش کیا جب وہ آپ کے ہاتھ پر رکھا گیا تو انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ایک چیز ہے جو عراق میں تیار کی جاتی ہے اور کھانے کے ہضم کا کام دیتی ہے تو حضرت عائشہؓ رو پڑیں اور فرمایا خدا کی قسم جب سے میرے حبیب ﷺ فوت ہوئے ہیں میں نے سیر ہو کر کبھی کھانا نہیں کھایا (پھر بدہضمی کی شکایت اور اس دوا کی کیا ضرورت ہے)۔

[خالد بن معدانؒ]

خود کو بھوکا ننگا رکھو اللہ کی زیارت ہوگی

۲۰۵- حضرت خالد بن معدانؒ فرماتے ہیں کہ:

قرأتُ في بعض الكتب: أَجِعْ نفسك وأعْرِها لعلَّ

---

(۲۰۴) ورد قول عائشة رضي الله عنها في الزهد للإمام أحمد ۱۴۵/۲، حلية الأولياء ۴۹/۲۔

(۲۰۵) سبق أن ذكره المؤلف بالسند نفسه في الفقرة رقم ۴۰، مع اختلاف قليل في الألفاظ۔

قلبک یری الله.

(ترجمہ) میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ اپنے نفس کو بھوکا رکھ اور اس کو ننگا رکھ شاید کہ تیرا دل اللہ کو دیکھ لے۔

(فائدہ) بھوکا رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ابھی بھوک باقی ہو تو آدمی کھانا چھوڑ دے اور ننگا رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ بقدر ضرورت لباس پہنے کئی کئی جوڑے رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

[عبد الواحد بن زیدؒ]

زندگی بھر کچھ نہ کھانے پینے کی قسم

۲۰۶ – حضرت عبدالواحد بن زیدؒ نے فرمایا کہ:

ما للعاملين وللبطنة؟ إنما العاملُ لله تَجْزِيه العُلُقَة التي تقوم برَمقِهِ.

قال: وسمعتُ يومًا يقول: عاهدتُ الله هداً ألا أخيسَ بعهدي عنده أبداً.

قال: قلْتُ: ما هو يا أبا عبيدة؟

قال: أقْصِرْ يا حصين.

قلت: أوَما تؤمِّل في إخبارک إياي خيراً من قدوة؟

قال: بلى.

قلت: فأخبرني.

قال: عاهدتهُ ألّا يراني طاعماً نهاراً أبداً حتى ألقاه!

قال حصين: فإنه كان ليشتدّ به المرض، فيجهدُ به إخوانه أن ينال شيئاً، فيأبى ذلک حتى مضى، عليه رحمة الله.

(۲۰۶) حلية الأولياء ۱۶۲/۶-۱۶۳۔

(ترجمہ) عبادت گذاروں اور پیٹ پرستوں کو کیا ہو گیا ہے؟ خدا کی عبادت کرنے والے کیلئے اتنا کھانا کافی ہے جس سے وہ اپنی زندگی کو باقی رکھ سکے۔

ایک دن آپ نے فرمایا کہ اللہ سے میں نے ایک ایسا عہد کیا ہے اس کو میں کبھی بھی نہیں توڑوں گا۔ حضرت حصین بن قاسم الوزان نے فرمایا کہ میں نے پوچھا اے ابوعبیدہ وہ کیا ہے؟ تو حضرت عبدالواحد بن زید نے فرمایا اے حصین رہنے دو میں نے کہا کیا آپ کو امید نہیں ہے کہ آپ مجھے اچھی بات بتائیں اور میں اس پر عمل کرسکوں فرمایا کیوں نہیں تو میں نے کہا پھر آپ بتادیں تو فرمایا میں نے اللہ سے یہ عہد کیا ہے کہ وہ مجھے دن میں کبھی بھی کھاتے ہوئے نہ دیکھے گا حتیٰ کہ میں اس سے جاملوں گا۔ حضرت حصین فرماتے ہیں کہ پھران کی کبھی کبھی یہ حالت ہو جاتی تھی کہ بیماری تیز ہو جاتی اور آپ کے برادران طریقت آپ کو مجبور کرتے کہ کوئی چیز کھالیں لیکن آپ اس سے انکار کردیتے تھے حتیٰ کہ اسی طرح سے آپ کی ساری زندگی گزر گئی اللہ آپ پر رحمت فرمائے۔

[شميط العنسي ؒ]

دین پیٹ سے اہم ہونا چاہئے

۲۰۷- حضرت محمد بن عبداللہ بن سمیع الازدیؒ فرماتے ہیں کہ:

دعا بعضُ الأمراء شمبطاً العَنَسي إلى طعام، فاعتلَّ عليه ولم يأته. فقيل له في ذلك فقال: فَقَدُ أكلَةٍ أيسرُ عليَّ من بَذْلِ ديني لهم. ما ينبغي أن يكونَ بطنُ المؤمنِ أعزَّ عليه من دينِهِ.

(ترجمہ) ایک امیر نے حضرت شمیط العنسی کو کھانے کے لئے بلایا تو انہوں نے معذرت کرلی اور اس کے پاس نہ گئے تو آپ پر اس بارے میں اعتراض کیا

---

(۲۰۷) حلية الأولياء ۱۲۸/۳۔

گیا تو آپ نے فرمایا ایک دفعہ کے کھانے کو چھوڑ دینا مجھ پر اس سے زیادہ آسان ہے کہ میں ان پر اپنے دین کو خرچ کردوں (اور میرے دین میں اس سے کمی آجائے) درست نہیں ہے مؤمن کا پیٹ اس کے دین سے زیادہ عزت دار بنے۔

[حكيم بن حزامؓ]

پانی بھی دن میں ایک بار پیا

۲۰۸- حضرت ہشام بن عروہؒ فرماتے ہیں کہ:

قال حكيم بن حزام لأهله: اسقوني ماءً.

قالوا: قد شربتَ اليومَ مرةً.

قال: فلا إذاً.

(ترجمہ) حضرت حکیم بن حزامؓ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے پانی پلاؤ تو انہوں نے کہا آپ پہلے بھی ایک دفعہ پی چکے ہیں تو انہوں نے فرمایا پھر نہیں۔

[وهيب بن الوردؒ]

بغیر فضول خرچی کا کھانا

۲۰۹- حضرت وہیب بن الوردؒ فرماتے ہیں کہ:

لقي عالمٌ عالماً هو فوقه في العلم فقال: رحمك الله أخبرني عن هذا الطعام الذي نُصيبه لا إسرافَ فيه ما هو؟

قال: ما سدَّ الجوعَ، ودون الشِّبع.

(ترجمہ) ایک عالم دوسرے عالم سے ملے جو ان سے علم میں زیادہ تھے تو فرمایا اللہ تم پر رحمت فرمائے مجھے اس کھانے کے بارے میں بتائیں جو ہم کھاتے

(۲۰۹) حلية الأولياء ۱۵۲/۸ ضمن خبر طويل فيه فائدة۔

ہیں تا کہ اس میں اسراف نہ ہو تو فرمایا وہ کھانا جس سے بھوک مٹ جائے اور سیر ہونے سے پہلے پہلے ہاتھ روک لیا جائے (یہ وہ کھانا ہے جس میں فضول خرچی نہیں ہے)۔

[لقمان الحکیم]

بھوک سے زیادہ بچا ہوا کھانا کتے کو ڈال دو

۲۱۰- حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ:

قال لقمان لابنه: لا تأكل شِبعاً على شِبَعٍ، وألقِ فضلك للكلب.

(ترجمہ) حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ سیر ہونے کے بعد پھر سیر ہو کر نہ کھاؤ اور اپنا بچا ہوا کتے کو ڈال دو۔

(فائدہ) کیونکہ سیر ہونے کے بعد پھر متصلاً سیر ہو کر کھانا یہ آدمی کو بیمار کرتا ہے تو آدمی وہ کھانا کتے کو ڈال دے اور خود نہ کھائے۔

---

(۲۱۰) هو نفسه الوارد في الفقرة ۷٤، وما بين المعقوفتين في السند أصله مطموس، وثبت من الفقرة المذكورة.

رواه ابن ماجه في سننه، كتاب الأطعمة، باب الفالوذج ۱۱۰۸/۲ رقم ۳۳٤۰، والحافظ المزي في تهذيب الكمال ۵۰۸/۱۹۔ وأورده ابن الجوزي في الموضوعات ۲۱/۳-۲۲ وقال: حديث باطل لا أصل له۔ (بسبب إسماعيل بن عياش ومحمد بن طلحة)۔ كما أورده ابن عراق الكناني في "تنزيه الشريعة عن الأحاديث الشنيعة الموضوعة" ۵٤/۲... وبعد أن قدم ما يفيد ضعفه أو وضعه قال: تعقب بأن الحديث أخرجه ابن ماجه، وعثمان قال في الميزان: صدوق إن شاء الله، ومحمد بن طلحة قال في الميزان: صدوق مشهور محتج به في الصحيحين وإن ضعفه المذكوران۔ وقال الشوكاني: رواه ابن أبي الدنيا عن ابن عباس مرفوعاً، ولا أصل له۔ الفوائد المجموعة ص ۱۷۹۔

[حديث]

صحابہ فالودہ کو نہیں جانتے تھے

۲۱۱-حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

أولُ ما سمعنا بالفالُوذَجِ أن جبريلَ صلى الله عليه أتىٰ النبي ﷺ فقال: إنَّ أمَّتکَ تُفتَحُ لهم الأرضُ، ويُفَاضُ عليم من الدنيا، حتى إنهم ليأكلونَ الفالُوذَجَ.

فقال النبي ﷺ : وما الفالُوذَجُ؟

قال: يَخلِطون السَّمْنَ والعسلَ جميعاً.

فَشهِقَ النبيُّ ﷺ شَهْقَةً.

(ترجمہ) سب سے پہلے جو ہم نے فالودے کا ذکر سنا تھا وہ یہ تھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور علیہ السلام کے پاس آئے اور فرمایا کہ آپ کی امت کے لئے زمین کے خزانوں کو کھولا جا رہا ہے اور ان پر دنیا کو پلٹ دیا جائے گا حتیٰ کہ فالودہ کھائیں تو حضور علیہ السلام نے پوچھا فالودہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ وہ گھی اور شہد ملا کر استعمال کریں گے تو حضور علیہ السلام کی چیخ نکل گئی۔

(فائدہ) محدثین نے اس روایت کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے کیونکہ اسماعیل بن عیاش اور محمد بن طلحہ دونوں ضعیف ہیں جیسا کہ ابن الجوزیؒ نے اپنی کتاب الموضوعات میں لکھا ہے لیکن تنزیہہ الشریعہ جلد۲ صفحہ۲۵۴ پر میزان الاعتدال؟ کے حوالے سے علامہ ابن عراق نے پہلے راوی کے بارے میں صدوق ان شاء الله لکھا ہے اور محمد بن طلحہ کے بارے میں لکھا ہے صدوق مشهور محتج به في الصحيحين۔ واللہ اعلم۔ (امداداللہ)

[أبو قلابة رحمه الله]

روز قیامت نعمتوں کا حساب ہوگا

۲۱۲- حضرت محمد بن سیرینؒ کے بھانجے حضرت یوسف سے روایت ہے وہ حضرت ابوقلابہ سے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْم (پھر تم سے قیامت کے دن نعمتوں کا ضرور حساب ہوگا) کے ارشاد باری تعالی کے متعلق فرماتے ہیں:

﴿لَتُسْـئَـلُـنَّ يَـوْمَـئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ قال: أناسٌ من أمتي يَعْقِدون السَّمْنَ والعسلَ بالنقيِّ فيأكلونه.

(ترجمہ) میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو گھی اور شہد کو کشمش کے ساتھ ملائیں گے اور کھائیں گے۔

(فائدہ) یہ حضرت ابوقلابہ مشہور مفسر ہیں۔ نام عبداللہ بن زید بن عمرو الجرمی ہے تابعی ہیں۔

[عبد الواحد بن زيد رحمه الله]

ایک عجیب ارشاد

۲۱۳- حضرت ابوعاصم العبادانیؒ فرماتے ہیں کہ:

قال لي عبد الواحد بن زيد يوماً: ما با لله حاجةٌ إلى تعذيبِ عباده أنفسهم بالجوع والظمأ، ولكن الحاجة بالمؤمن إلى ذلك، ليراه سيِّدُه ظمآن ناصباً، قد جوَّع نفسَه له، وأهملَ عينَه، وأنصبَ بدنه، فلعله أن ينظرَ إليه برحمةٍ، فيعطيه بذلك الجوعِ والظمأ الثمنَ الجزيل.

---

(۲۱۲) قوله كما ورد في تفسير ابن كثير ٥٤٧/٤: من النعيم أكلُ السمن والعسل بالخبز النقي۔ وقال مجاهد: عن كل لذة من ذلذات الدنيا.... قال ابن كثير: وقول مجاهد أشمل هذه الأقوال۔

ثم قال: وهل تدري ما الثمن الجزيل؟ فكاكُ الرِّقابِ من النار.

(ترجمہ) مجھے حضرت عبدالواحد بن زیدؒ نے فرمایا خدا کو اپنے بندوں کو عذاب دینے کی کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو بھوکے اور پیاسے رکھیں لیکن مؤمن کو اس کی حاجت ہے تا کہ اس کا آقا اس کو بھوکا پیاسا تکلیف میں دیکھے کہ اس نے اپنے آپ کو بھوک میں رکھا ہے اور اپنی آنکھوں پر بیداری کو سوار کیا ہے اور اپنے بدن کو (عبادت میں) تھکا دیا ہے شاید کہ وہ اس طرح سے مہربانی کی نگاہ سے دیکھ لے اور اس بھوک اور پیاس کے بدلے میں بہت قیمتی انعام عطا فرمائے پھر فرمایا تم جانتے ہو وہ قیمتی انعام کیا ہے جہنم سے گردنوں کا آزاد کرنا ہے۔

[تمیم بن حذلمؒ]

سونے چاندی کی چمک کو چھوڑ دو

۲۱۴ - حضرت تمیم بن حذلمؒ فرماتے ہیں:

دعوهم وصَمْغَةَ الأرض - يعني الذهبَ والفضةَ - وكُلوا من كِسَرِكم، واشربوا من ماءِ فُراتِكم، فإنهم إن استطاعوا أكفروكم وأزالوكم.

(ترجمہ) ان لوگوں کو اور زمین کی چمک یعنی سونا چاندی کو چھوڑ دو اور اپنے ٹکڑے کھاؤ اور دریائے فرات کا پانی پیو کیونکہ اگر ان لوگوں میں ہمت ہو تو یہ تمہیں بھی کفر پر مبتلا کریں اور تمہیں دین کی اس نعمت سے ہٹا دیں۔

(فائدہ) دریائے فرات کے پانی سے مراد یہ صاف پانی ہے چونکہ یہ انہی علاقوں کے رہنے والے تھے جہاں ان کو دریائے فرات سیراب کرتا تھا اسی طرح سے جو آدمی جہاں بھی ہو اور اس کو جو پاک صاف پانی ملے وہ اسی کو استعمال کرے۔

[أبو العُبيدين]

روٹی پانی پر گزارہ کر کے اپنے دین کی حفاظت کرو

۲۱۵- حضرت ابوالعبیدینؒ فرماتے ہیں کہ:

يا عبد الله، إن ضنُّوا عنكم بالمُطَلْحفة، فكُلْ رغيفاً وردِ النهر، وأمسكْ عليك دِيْنَكَ.

(ترجمہ) اے اللہ کے بندے اگر لوگ تمہیں اچھا کھانا کھلانے سے بخل کریں تو تم روٹی کھالو اور نہر کا پانی پی لو اور اپنے لئے اپنے دین کو محفوظ رکھو۔

[عمر بن الخطابؓ]

روٹی اور زیتون سے سیر ہو جاؤ گے

۲۱۶- حضرت بکیر بن عبداللہ بن اشجؒ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا:

أبشروا، فو الله إني لأرجو أن تشبعوا من الخبز والزيت.

قال أبو بكر: يعني الدراهم الواسعة.

(ترجمہ) تم خوش ہو جاؤ خدا کی قسم کہ تم روٹی اور زیتون سے سیر ہو جاؤ گے حضرت ابوبکرؒ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کی اس بشارت سے مراد یہ ہے کہ تمہیں بے شمار دراہم ملیں گے۔

(فائدہ) بے شمار دراہم ملنے کی صورت یہ ہے کہ دنیا کے خزانے فتح ہوں گے اور تمہاری ملکیت میں آئیں گے۔ (امداداللہ)

---

(٢١٦) هكذا وردت الجملة الأخيرة، ووصف الدراهم بأنها واسعة، وكذلك الكناية عن الخبز والزيت بالدراهم... قد يكون أمراً جديداً عليّ وعلى القارىء... وأبو بكر هو كنية مصنف الكتاب، عليه رحمة الله.

[حدیث]

آپ ﷺ نے مشکل سے کچھ جمع کر کے مدد فرمائی

۲۱۷- حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ:

أن رجلين من بني غِفار أتيا النبي ﷺ يسألانه، فقال: " كما أنتما". ثم ولّى، فمكث شيئاً، ثم أتى بقريب من ثلاثةِ أمدادٍ في ردائهِ فقال: دونكما، فقد أجهدتُ لكما نفسي منذ فارقتكما".

(ترجمہ) دوآدمی بنوغفار قبیلے کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مانگنے کے لئے آئے تو آپ نے فرمایا تم یہیں ٹھہرو پھر نبی کریم ﷺ ان سے چلے گئے اور کچھ دیر رکنے کے بعد تشریف لائے اور آپ کی چادر میں تین مد (کسی چیز کے) تھے تو آپ نے فرمایا یہ لو میں نے تمہارے لئے اپنی جان کو مشکل میں ڈالا جب سے میں تم سے اٹھ کر گیا تھا۔

(فائدہ) مد بھی ایک پیمانہ تھا ایک اور ایک ڈیڑھ پاؤ وزن کے برابر ہوتا تھا۔

[صفوان بن سُلیم رحمہ اللہ]

آخر زمانہ میں آدمی کی فکر پیٹ تک ہوگی

۲۱۸- حضرت صفوان بن سلیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

ليأتينَّ على الناسِ زمانٌ، تكونُ هِمَّةُ أحدهم فيه بطنَهُ، ودينُه هواه.

(ترجمہ) لوگوں پر ایک زمانہ ایسا ضرور آئے گا کہ ان میں سے ہر آدمی کی فکر اس کا پیٹ ہوگا اور اس کا دین اس کی خواہشات کے تابع ہوگا۔

---

(۲۱۷) الحديث مرسل، فإن عطاء بن يسار من التابعين، ولم يسنده إلى صحابي۔

(۲۱۸) الزهد للإمام عبد الله بن المبارك ص ۲۱۷، وفيه أن صفوان يرويه عن ابن عباس رضي الله عنهما۔

[أبو مسلم الخولاني ؒ]

پیٹ خدا اور لباس ان کا دین ہوگا

۲۱۹ - حضرت ابو مسلم خولانی ؒ نے فرمایا:

إني لأجدُ في الصحفِ الأولىٰ أنه يكونُ في هذه الأمةِ خَلَفٌ من بعدِ خَلَفٍ، بطونُهم آلِهَتُهم، ولباسُهم دِينُهم!

(ترجمہ) میں نے پچھلی کتابوں میں پڑھا ہے کہ اس امت میں نا اہلوں کے بعد نا اہل جانشین ہو گئے ان کے پیٹ ہی ان کے معبود ہوں گے اور ان کا لباس ان کا دین ہوگا۔

(فائدہ) یعنی اپنی پیٹ پوجا کرتے ہوں گے اور دین ہی کو انہوں نے اپنا ذریعہ معاش بنا دیا ہوگا۔

[أبو عبد الرحمن المغازلي ؒ]

سمجھداروں کو آخرت نے لذات سے دور کر دیا

۲۲۰ - حضرت ابو عبد الرحمٰن فرماتے ہیں:

إن الآخرةَ شغلتِ الأكياسَ عن طبخِ القدورِ وتتبُّعِ اللذات.

(ترجمہ) آخرت نے سمجھدار لوگوں کو ہانڈیوں کے پکانے اور لذات کی تلاش سے روک دیا ہے۔

[مالك بن يزيد ؒ]

بھوک میں جسمانی صحت کا راز

۲۲۱ - حضرت شعیب بن مالک بن یزید الانصاری ؒ فرماتے ہیں:

كان يقال: طولُ الجوعِ وتركُ الشهواتِ مفرزة ... من

جسد ابن آدم.

(ترجمہ) یہ بات مشہور تھی کہ زیادہ عرصہ بھوک میں رہنا اور خواہشات کو چھوڑ دینا انسان کے بدن کی چیزوں کو صحت مند رکھتا ہے۔

[عمر بن عبد العزیزؒ]

پیٹو پر تف ہے

۲۲۲ - حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے فرمایا:

بؤساً لمن كان بطنُه أكبرَ همِّه.

(ترجمہ) تف ہے اس شخص پر جس کا پیٹ ہی اس کی فکر ہے۔

[بهيم العابدؒ]

بھوکے رہنے والوں کیلئے قیامت میں دستر خوان لگے گا

۲۲۳ - حضرت بہیم ابوبکر الکوفی العابدؒ نے فرمایا:

بلغنا أنه يُجمَعُ المتجوِّعون لله يومَ القيامة في مكانٍ رفيعٍ عالٍ عن الناس، ثم توضعُ لهم مائدة، فيُقال لهم: كُلوا هنيئاً، واشربوا هنيئاً بما أجعتم لله أنفسكم في الدنيا.

قال: فإنهم ليأكلون ويشربون، وإن الخلائق لفي الحساب.

(ترجمہ) ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن اللہ کی خاطر بھوکے رہنے والوں کو لوگوں سے ایک اونچی بلند جگہ پر جمع کیا جائے گا پھر ان کے لئے ایک دستر خوان بچھایا جائے گا اور ان کو کہا جائے گا جی بھر کر کھاؤ اور جی بھر کر پیو اس وجہ سے کہ تم نے دنیا میں اپنے آپ کو خدا کی خاطر بھوکا رکھا تھا فرمایا کہ وہ کھائیں

(۲۲۳) ينظر في هذا الفقرة ۱٤۱ وتخريجها۔

گے اور پئیں گے جب کہ مخلوقات حساب میں مبتلا ہوں گی۔

[فرقد السبخي رحمہ اللہ]

بڑے پیٹ والے کیلئے ہلاکت ہے

۲۲۴- حضرت فرقد السبخیؒ فرماتے ہیں کہ:

ويلٌ لذي البطنِ من بطنِه، إن أجاعَهُ ضَعُفَ، وإن أشبعه ثَقُلَ.

(ترجمہ) تباہی ہے پیٹ والے کے لئے اس کے پیٹ کی وجہ سے کہ اگر وہ اس کو بھوکا رکھے تو کمزور ہو جائے اور اگر رجائے تو سُست ہو جائے۔

[الحسن البصري رحمہ اللہ]

حضرت حسن بصریؒ کی تنبیہ

۲۲۵- حضرت عمر بن ابی خلیفہؒ فرماتے ہیں کہ:

قال رجلٌ للحسن: يا أبا سعيد، إنْ أقللتُ من الطعامِ أضعفني، وإن أكثرتُ منه أثقلني؟!

قال: التمسْ داراً غيرَها.

(ترجمہ) ایک آدمی نے حضرت حسن بصریؒ سے فرمایا اے ابواذ کیاء اے ابو سعید اگر میں کھانا کم کھاؤں تو مجھے کمزوری ہوتی ہے اگر میں زیادہ کھاؤں تو مجھے

---

(٢٢٤) حلية الأولياء ٤٥/٣۔

(٢٢٥) لفظه في حلية الأولياء (٢٠/١٠): " ما أرى هذه الدار توافقك، فاطلب داراً غيرها" قلت: يعني أن هذا من قبل " شؤم" الدار۔

وقد صح قوله ﷺ: " إنما الشؤم في ثلاثة: في الفَرَس والمرأة والدار"۔ وقوله ﷺ: " إن كان في شيء ففي المرأة والفرس والمسكن"۔ الحديثان في صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب ما يذكر من شؤم الفرس ٢١٧/٣۔

سُستی ہو جاتی ہے فرمایا کہ پھر کوئی اور گھر تلاش کرو۔
(فائدہ) یعنی گھر سے مراد یا تو گھر کی اپنی نحوست ہے یا یہ ہے کہ کھانے کے اس طریقے کو چھوڑ دو میانہ روی اختیار کرو تو یہ پریشانی نہیں ہوگی۔

[واعظ]

طویل بھوک اللہ کا بہترین معاملہ ہے

۲۲۶ - حضرت عقبیہ بن فضالہؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے کہا کہ:
قرأتُ في بعض الكتب: ما عاملَ اللہ قومٌ بشيٍّ أفضلع من طولِ الجوعِ.
(ترجمہ) میں نے بعض (سابقہ) کتابوں میں پڑھا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی بھی قوم سے طویل بھوک سے بہتر کوئی منامالہ نہیں فرمایا۔
(فائدہ) یعنی اتنا کھانا جس سے بھوک مٹ جائے اور ابھی بھوک رہتی ہو اور آدمی کھانا چھوڑ دے یہ اللہ کا انسان کے لئے سب سے بہترین معاملہ ہے کیونکہ اسی طریقے سے آدمی کو عبادات کی فکر ہوگی اور سستی دور ہوگی اور اس کی آخرت بہتر بن جائے گی۔

[يزيد الرقاشيؒ]

ساٹھ سال تک خود کو بھوکا پیاسا رکھا

۲۲۷ - حضرت عبدالخالق بن موسیٰ اللقیطیؒ فرماتے ہیں کہ:

(۲۲۶) ومن ذلك قول سهل بن عبد الله التستري: ما عُبد الله بشيء أفضل من مخالفته الهوى في ترك الحلال۔ إحياء علوم الدين ۱۲۷/۳ ۔ وللعلماء أقوال أخرى في كتب الزهد، وربما اختلفت أقوالهم بحسب ما سمعوه من شيوخهم، أو بحسب أحوال مستمعيهم في ظروف ومناسبات معينة، مثل قولهم: العلم، الفعل، العقل، الحزن۔
(۲۲۷) حلية الأولياء ۵۰/۳۔

جوَّع يزيدُ الرقاشي نفسَهُ لله ستين عاماً ذَبُلَ جسمهُ، ونُهِکَ بدنُه، وتغيّر لونه. وكان يقول: غلبني بطني فما أقْدِرُ له على حيلةٍ!

(ترجمہ) حضرت یزید الرقاشیؒ نے اپنے آپ کو ساٹھ سال بھوکا رکھا حتیٰ کہ ان کا جسم لاغر ہو گیا اور بدن کمزور پڑ گیا اور رنگ بدل گیا آپ فرمایا کرتے تھے کہ اب بھی میرے پیٹ نے مجھ پر غلبہ پایا ہے میں اس پر کوئی حیلہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔

(فائدہ) آپ زندگی کی رمق باقی رکھنے کے لئے تھوڑا سا شدید بھوک کی وجہ سے کھا لیتے تھے۔

[مالک بن دینارؒ]

اگر مجھے راکھ کافی ہوتی تو میں اور کچھ نہ کھاتا

۲۲۸- حضرت مروان الحلمیؒ فرماتے ہیں کہ:

قلت لمالک بن دینار: إنه بلغني أن الثمرةَ تجيءُ وتذهبُ لا تُصيبُ منها؟

قال: لو أجزأني الرمادُ ما طَعِمْتُ غيرَه حتى أعلمَ ما يصنعُ بي ربي

(ترجمہ) میں نے حضرت مالک بن دینارؒ سے عرض کیا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ پھلوں کا موسم آتا ہے اور چلا جاتا ہے لیکن آپ اس سے کچھ بھی نہیں کھاتے تو فرمایا کہ اگر میرے لئے راکھ کو کھانا جائز ہوتا تو میں اس کے علاوہ کوئی چیز نہ کھاتا حتیٰ کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے ساتھ میرا رب کیا معاملہ فرمائے گا؟

میں موت کو پیٹ کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں

۲۲۹- حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا:

لـمـا حَضرتُهُ الوفاة قال: اللهم إني أرجو أن تعلمَ من قلبي أني لا أحبُّ الحياةَ وأكرهُ الموتَ من أجل بطني ولا فرجي.

(ترجمہ) جب کہ ان کی وفات کا وقت قریب ہو چکا تھا اے اللہ میں امید رکھتا ہوں کہ تو میرے دل کو جانتا ہے کہ میں نے دنیا سے محبت نہیں کی تھی اور میں موت کو اپنے پیٹ کی وجہ سے ناپسند کرتا تھا نہ کہ اپنی شرمگاہ کی وجہ سے۔

آپ نے فالودہ پسند نہیں کیا

۲۳۰- حضرت فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا کہ:

قُدِّم إلى مالک بن دينار فالُوذَج فقال لنفسه: محش ؟ أي: لا تذوقيه.

(ترجمہ) حضرت مالک بن دینارؒ کی خدمت میں فالودہ پیش کیا گیا تو انہوں نے اپنے نفس کو کہا محش یعنی اس کو نہ چکھنا۔

[وهب بن منبّهؒ]

دنیا کی تکالیف آخرت کی راحتیں بنیں گی

۲۳۱- حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ:

---

(۲۲۹) لفظه في الحلية ۲/ ۳٦۱: " اللهم إنك تعلم أني لم أكن أحب البقاء في الدنيا لفرج ولا لبطن". وكذا لفظه في الزهد للإمام أحمد ۲/ ۳۰۹۔

(۲۳۱) وردت الكلمة الاخيره فى الاصل: "باخره"

وفي الحديث الشريف: حلوة الدنيا الشريف: " حلوةُ الدنيا مُرَّةُ الآخرة"۔ رواه أحمد والحاكم، والطبراني في المعجم الكبير، وقالالهيثمي في مجمع =

قرأتُ في بعض الكتب: حلاوةُ الدنيا مرارةُ الآخرةِ، ومرارةُ الدنيا حلاوةُ الآخرةِ، وظمأُ الدنيا رِيُّ الآخرةِ، ورِيُّ الدنيا ظمأُ الآخرة، وجوعُ الدنيا شِبَعُ الآخرة، وشِبَعُ الدنيا جوعُ الآخرةِ، حزنُ الدنيا فرحُ الآخرةِ، وفرحُ الدنيا حزنُ الآخرة، ومن قَدَّم شيئاً أتاه والأمر بأخَرة.

(ترجمہ) میں نے بعض آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے اور دنیا کی پیاس آخرت کی سیرابی ہے اور دنیا کی سیرابی آخرت کی پیاس ہے اور دنیا کی بھوک آخرت میں سیر ہونا اور دنیا میں سیر ہوکر کھانا آخرت کے لئے بھوک ہے پس دنیا میں غم سے رہنا آخرت کی خوشی ہے اور دنیا میں خوش رہنا آخرت کا غم ہے جس شخص نے بھی کوئی عمل آگے بھیجا ہوگا وہ اس کو ضرور ملے گا نتیجہ انجام کار پر ہے۔

(فائدہ) یعنی جو شخص دنیا میں ہر طرح کی مشقتیں جھیلے گا آخرت کے لئے تو آخرت اس کے لئے آسانی نعمتوں اور سہولتوں کی جگہ بن جائے گی اور جو دنیا میں آخرت کے مزے لوٹنا چاہے گا تو آخرت میں اس کو عزت مزہ مرتبہ شان وشوکت نہیں ملے گی۔

[الحسن والحسین رضی اللہ عنہما]

خود کھانے کے بجائے بچوں کو ترجیح دی

۲۳۲- حضرت مدرک بن ابی زیادؒ فرماتے ہیں کہ:

كنا في حائط لابن عباس، فجاء حسن وحسين، فأطافا

=الزوائد: رجاله ثقات۔ وابن أبي عاصم في الزهد ص ٨٦ رقم ١٥٨ (ينظر المصدر الأخير وهامشه)۔

بالبستان، قال: فقال الحسن: عندک غداءٌ یا مُدرک؟
قال: طعامُ الغِلْمان.
قال: فأتیتُه بخلٍّ وخبز، وطاقات بَقْل، وملح جریش، قال: فأکل، ثم أُتي بطعامه- وکان کثیر الطعام طیِّبَهُ- فقال لي: یا مدرک، اجمع غلمان البستان.
قال: فأکلوا، ولم یأکل.
قال: فقلت له؟
قال: ذاک کان أشهی عندي من هذا؟

(ترجمہ) ہم حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے باغ میں تھے تو حضرت حسنؓ اور حسینؓ تشریف لائے اور باغ میں گھومنے لگے تو حضرت حسنؓ نے فرمایا اے دستیابی والے! کیا تمہارے پاس صبح کے کھانے کو کچھ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا غلاموں کا کھانا موجود ہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں پھر میں حضرت حسنؓ کے پاس سرکہ اور روٹی لے آیا اور کچھ سبزی کے ٹکڑے بھی اور موٹا پسا ہوا نمک بھی تو حضرت حسنؓ نے اس کو کھایا پھر حضرت حسنؓ کے پاس دوسرا کھانا لایا گیا جب کہ حضرت ابن عباسؓ بہت کھانا کھلانے والے اور اچھا کھانا کھلانے والے تھے تو حضرت حسنؓ نے مجھ سے فرمایا دستیابی والے! باغ کے غلاموں کو جمع کرلو فرمایا کہ پھر ان لوگوں نے کھایا اور حضرت حسنؓ نے کچھ نہ کھایا حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کیوں نہیں کھایا؟ فرمایا یہ جو صورت ہے یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے (یعنی میں نے جو ہلکا کھانا کھالیا وہ بہتر ہے اور جواب موجود ہے وہ دوسرے کو کھلا دیا یہ مجھے زیادہ پسند ہے)۔

[عابد من البحرين]

ایک عابد کا قصہ

۲۳۳- حضرت العلاء بن اسلمؒ فرماتے ہیں کہ:

- استُعمل عبد الكريم المازني على البحرين، فنزل الشَّبَكَة، وجعل سُفرة لها تقيمه، وبالشبكة شيخٌ قد اعتزل، فقام، فأذَّن ثم صلّى، ثم أتته امرأة بصُحفةٍ فيها تمرات، فأكل، ثم أتى البشر، فانتشل ذلواً، فشربَ، فأرسل إليه عبد الكريم أن احْضُرْ سُفرَتنا، فقال: أخذتُ ما يكفي إلى مثلها.

(ترجمہ) حضرت عبدالکریم المازنی کو بحرین کا حکمران بنایا گیا تو وہ ایسی زمین پر اترے جس میں بہت کثرت سے قریب قریب کنویں تھے اور زمین سرسبز تھی وہاں ان کا دستر خوان بچھایا گیا اسی علاقے میں ایک بزرگ تھے جو دستر خوان سے اٹھ گئے اور اذان دی نماز پڑھی پھر ان کے پاس ایک عورت ایک پیالہ لے آئی جس میں کچھ کھجوریں تھیں ان کو اس بزرگ نے کھالیا پھر کنویں پر پہنچے اور ڈول کھینچا اور پانی پیا پھر عبدالکریم مازنی نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمارے دستر خوان پر آجائیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے جو مجھے کافی تھا اس کے بقدر کھالیا ہے۔

[الحسن البصري]

کیا مؤمن اتنا بھی کھاتا ہے کہ پھر نہ کھا سکے

۲۳۴- حضرت محمد بن سلام الجمحیؒ فرماتے ہیں کہ:

أن الحسن دعا رجلًا إلى طعامه فقال: قد أكلتُ، ولستُ

(٢٣٤) الزهد للحسن البصري ١٢٥۔

أقدرُ أن أعودَ.

فقال الحسن: يا سبحان الله! أوَ يأكل المؤمنُ حتى لا يستطيع أن يعود؟.

(ترجمہ) حضرت حسن بصریؒ نے ایک آدمی کو کھانے کے لئے بلایا تو اس آدمی نے کہا میں کھانا کھا چکا ہوں اور اتنی قدرت نہیں ہے کہ دوبارہ کھاؤں تو حضرت حسنؒ نے فرمایا سبحان اللہ کیا مؤمن اتنا بھی کھاتا ہے کہ دوبارہ کھانے کی اس میں قدرت نہیں ہوتی۔

[حديث]

شاہی کھانوں میں دجال کے کھانوں جیسا فتنہ ہے

۲۳۵- حضرت محمد بن داؤد القنطریؒ فرماتے ہیں کہ:

وقف بنا أبو عبد الرحمن المقرئ بمكة على شيخ فقال: حدِّثهم ذلك الحديث. فحدَّثنا حديثاً أسنده قال:

احذروا طعامَ الملوكِ، فإنَّ لطعامِهِمْ كفتنةِ طعامِ الدجَّالِ، من أكلَهُ نَكِسَ قلبهُ.

(ترجمہ) ہمارے پاس مکہ میں ابوعبدالرحمٰن المقرئؒ ایک شیخ کے پاس ٹھہرے تو ان سے فرمایا کہ ان کو یہ حدیث سنا دیجئے تو انہوں نے ہمیں سند کے ساتھ ایک حدیث سنائی اور فرمایا:

أُحْذِرُوا طَعَامَ الْمُلُوكِ فَإِنَّ لِطَعَامِهِمْ فِتْنَةٌ كَفِتْنَةِ طَعَامِ

(۲۳۵) لم أجده؟ وهو بدون سند هنا، وفيه " شيخ " مجهول. ولم أجده بعد البحث في مجموعة من فهارس الأحاديث. وقد يعني بقوله " أسنده " على غير المتعارف عليه؟

الدَّجَّالِ مَنْ اَكَلَهُ نُكِسَ قَلْبُهُ.

(ترجمہ) بادشاہوں کے کھانے سے اجتناب کرو کیونکہ ان کے کھانے سے ایسا فتنہ پیدا ہوتا ہے جیسا کہ دجال کے کھانے سے فتنہ پیدا ہوگا جس نے اس کو کھایا اس کا دل بیمار ہو جاتا ہے۔

[الحسن البصري رحمہ اللہ]

مؤمن کو کتنا کھانا کافی ہے

۲۳۶- حضرت شمیط بن عجلان رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

إن المؤمنَ يتقلَّبُ في اليقينِ؛ يكفيه ما يكفي العُنَيزةَ: الكفُّ من التمرِ، والشُّربةُ من الماءِ.

(ترجمہ) مؤمن یقین کی حالت میں بدلتا ہے اس کو اتنا کافی ہے جتنا بکری کو کافی ہو جاتا ہے کھجور کی ایک مٹھی اور پانی کا ایک گھونٹ۔

[بكر المزني رحمہ اللہ]

نفس کا علاج

۲۳۷- حضرت ھمس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بکر مزنی رحمہ اللہ سے سنا فرمایا:

---

(۲۳٦) ويأتي الخبر مكرراً في الفقرة ۲۸۷۔ وورد مختصراً في مصنف ابن أبي شيبة ۱۳/۵۰۱۔

وورد قول الإمام الحسن البصري بأطول من هذا في الإحياء ۳/۱۳۷، وقال: المومن مثل العنيزة، يكفيه الكفُّ من الحشف، والقبض من السويق، والجرعة من الماء۔ والمنافق مثل السبع الضاري، بلعاً بلعاً، وسرطاً سرطاً، لا يطوي بطنه لجاره، ولا يؤثر أخاه بفضله۔ وجهوا هذه الفضول أمامكم۔

(۲۳۷) حلية الأولياء ۲/۲۲۵۔ ووردت الكلمة الأخيرة هنا: مقتاً۔

يكفيك من الدنيا ما قَنِعتَ به ولو كفَّ تمرٍ، وشُربةَ ماءٍ، وظِلَّ خِباء. وكلما انفتح لک من الدنيا شيءٌ، ازدادتُ نفسُک له مفتاحاً.

(ترجمہ) دنیا سے تجھے اتنا کافی ہے جتنے پر تو قناعت کرسکے اگرچہ وہ کھجوروں کی ایک مٹھی کیوں نہ ہو اور پانی کا ایک گھونٹ کیوں نہ ہو اور خیمے کا سایہ، جتنا بھی تجھے دنیا کی چیزیں فراوانی سے ملیں گی تیرے نفس کو مزید پھیلنے کا موقع ملے گا۔

[علي بن أبي طالبؓ]

حضرت علیؓ کی کم خوری کی حکایت

۲۳۸- حضرت عبدالملک بن عمیرؒ فرماتے ہیں کہ:

استعملني عليٌّ على عُكبَرا، فرُحتُ إليه فلم أجد عنده حاجباً يحجبني دونه، ووجدتُه جالساً وعنده قدحٌ وكوزٌ من ماء. فدعا بظَبْيَةٍ، فقلتُ في نفسي: لقد أَمِنَني حتى يُخرجَ إليَّ جوهراً. فإذا عليها خاتم، فكسر الخاتم، فإذا فيها سَوِيق، فصبَّ في القدح، فشرب منه، وسقاني، فلم أصبر، فقلت: يا أمير المؤمنين، تَصْنَعُ هذا بالعراق، وطعامُ العراق أكثرُ من ذلک؟

قال: إنما أشتري قَدْرَ ما يكفيني، وأكره أن يفنى فيُصنَع فيه من غيره، فإني لم أختم عليه بُخلًا عليه، وإنما حفظي لذلک، وأنا أكره أن أُدخِلَ بطني إلا طيِّبًا.

(ترجمہ) قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ مجھے حضرت علیؓ نے عکبراء کا حاکم بنایا تو میں حضرت علیؓ کے پاس حاضر ہوا ان کے پاس کوئی دربان نہ

دیکھا جوان تک جانے سے روکتا میں نے آپ کو بیٹھے ہوئے دیکھا ان کے پاس ایک پیالہ اور پانی کا ایک لوٹا تھا پھر انہوں نے چھوٹی سی تھیلی منگوائی تو میں نے دل میں کہا کہ میرا خیال ہے کہ وہ مجھے کوئی جوہر عطا فرمائیں گے تو انہوں نے اپنی انگوٹھی اس سے نکالی پھر انگوٹھی کو کھولا تو اس میں سے ستو نکلا تو اس کو پیالے میں ڈالا اور اس کو پی لیا اور مجھے بھی پلایا تو مجھ سے نہ رہا گیا تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ عراق میں رہ کر اس طرح کرتے ہیں حالانکہ عراق کا کھانا تو اس سے زیادہ اور عمدہ ہوتا ہے تو فرمایا میں اتنا خرید لیتا ہوں جتنا مجھے کافی ہو جاتا ہے۔

حضرت علیؓ کے پیٹ پر بھوک سے پتھر بندھا تھا

۲۳۹- حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ:

لقد أیتني مع رسول الله ﷺ وإني لأربطُ الحجرَ من الجوعِ علی بطني.

(ترجمہ) تم نے مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہوگا میں نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر ایک پتھر باندھا ہوا تھا۔

[الحسنؓ والحسینؓ]

سرکہ اور سبزی سے روٹی کھا رہے تھے

۲۴۰- خثعم قبیلے کا ایک آدمی روایت کرتا ہے کہ:

دخلتُ علی حسن وحسین وهما یأکلان خبزاً وخَلًا وبقلًا.

(ترجمہ) میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا

(۲۳۹) الزهد للإمام أحمد ۲/۱۰۵، وتکملته هناك: وإن صدقتي الیوم لأربعون ألف دینار۔

یہ دونوں روٹی اور سرکہ اور سبزی کھا رہے تھے۔

[أم كلثوم بنت علي]

کچھ دانوں والا شوربہ ہی سالن تھا

۲۴۱- حضرت ابوصالحؒ فرماتے ہیں کہ:

دخلتُ على أمِّ كلثوم فقالت: ائتوا أبا صالح بطعامٍ. فأتوني بمرقةٍ فيها حبوب.

(ترجمہ) میں حضرت ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے کہا کہ ابوصالحؒ کے لئے کھانا لاؤ تو میرے پاس شوربہ لایا گیا جس میں کچھ دانے تھے۔

(فائدہ) یہ حضرت ام کلثومؓ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہیں حضور ﷺ کی وفات سے پہلے آپ کی پیدائش ہوئی تھی اور آپ سے حضرت امیر المؤمنین عمر ابن الخطابؓ نے نکاح کیا تھا جب آپ فوت ہوئے تو آپ کے والد نے آپ کا نکاح حضرت عون بن جعفر طیارؓ سے کر دیا تھا۔ (امداد اللہ انور)

حضرت ام کلثومؓ بھی تابعہ ہیں اور حضرت عون بن جعفر طیار بھی تابعی ہیں۔

[علي بن أبي طالب]

قربانی کے دن حضرت علی کا کھانا

۲۴۲- حضرت عبداللہ بن زریر الغافقی فرماتے ہیں کہ:

دخلنا على علي بن أبي طالب يومَ أضحى، فقدَّم إلينا خَزِيرة.

---

(٢٤٢) يطلق على لونين من الطعام: الحساء من الدسم والدقيق، ولحمٌ يُقطَّع قطعاً صغاراً، ثم يُطبخ بماء كثير وملح، فإذا اكتمل نضجه ذُرَّ عليه الدقيق وعُصِدَ به، ثم أُدِمَ بإدام ما۔ (المعجم الوسيط، مادة خزر) ويبدو أن المقصود به الأول۔

(ترجمہ) ہم حضرت علی ابن ابی طالب کی خدمت میں قربانی کے دن حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں خزیرہ کھلایا۔
(فائدہ) خزیرہ اس کھانے کو کہتے ہیں جو ملائی اور آٹے سے پکایا جائے اور اس میں گوشت کی چھوٹی چھوٹی بوٹیاں ڈالی جائیں پھر اس میں زیادہ پانی اور نمک ڈال دیا جائے۔

[الحسن بن حيّ]

حضرت حسنؒ نے مچھلی کیوں نہ کھائی

۲۴۳- حضرت سلیمان بن ادریس المقری فرماتے ہیں کہ:

اشتهى الحسن بن حيّ سمكاً، فلما أُتي به ضربَ بيده إلى سُرَّة السمكة، فاضطربتْ يدهُ، وأمر به فرُفع، ولم يأكلْ منه شيئاً. فقيل له في ذلك فقال: إني ذكرتُ لمّا ضربتُ بيدي إلى بطنها، أن أولَ ما ينتنُ من الإنسان بطنهُ، فلم أقْدِرْ أن أذوقَهُ!

(ترجمہ) حضرت حسن بن حی نے مچھلی کھانے کی خواہش ظاہر کی جب آپ کے پاس لائی گئی تو آپ نے اپنا ہاتھ مچھلی کی ناف پر مارا تو آپ کا ہاتھ کانپ گیا پھر آپ نے حکم دیا کہ اس مچھلی کو اٹھا لیا جائے تو وہ اٹھالی گئی تو آپ نے اس میں سے کچھ بھی نہ کھایا آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جب میں نے اس کے پیٹ کو ہاتھ مارا تھا تو مجھے یہ بات یاد آ گئی تھی کہ سب سے پہلے انسان کے جسم کا جو حصہ (قبر میں) بدبودار ہوگا وہ اس کا پیٹ ہوگا تو مجھے ہمت اور قدرت نہ ہو سکی کہ میں اس کو چکھ سکوں۔

---

(۲۴۳) حلية الأولياء ۳۲۸/۷۔

[عطاء السليمي رحمه الله]

میں جہنم کو یاد کرتا ہوں تو کچھ نگل نہیں سکتا

۲۴۴ - حضرت صالح المرّی فرماتے ہیں کہ:

قلت لعطاء السّليمي: إنك قد ضَعُفتَ، فلو صنعنا لك سَويقًا؟ قال: فصنعتُ له سويقاً، فشربَ منه شيئاً، ثم مكث أياماً لا يشربُ. فقلت: صنعنا لك السَّويقَ وتكلّفناه؟ فقال: يا أبا بشر، أني إذا ذكرتُ النارَ لم أُسِغْهُ.

(ترجمہ) میں نے حضرت عطا السلمیؒ سے عرض کیا کہ آپ بہت کمزور ہو گئے ہیں کاش کہ ہم آپ کے لئے ستو کا کھانا بنالیں تو میں نے ان کے لئے ستو کا کھانا بنایا تو آپ نے اس میں سے کچھ پی لیا۔ پھر آپؒ نے کئی دن ایسے گزار دیے کہ کچھ نہیں پیتے تھے، میں نے عرض کیا ہم نے آپ کیلئے ستو بنایا ہے اور تکلف کیا ہے؟ فرمایا اے ابو بشر! میں نے جہنم کو یاد کرلیا تھا اس لئے میں اس کو گلے میں نہیں اتار سکا۔

[عيسى عليه السلام]

دیکھو تم نے روٹی کہاں سے حاصل کی

۲۴۵ - حضرت عبداللہ بن عبدالعزیز العمری فرماتے ہیں کہ:

قال رجلٌ لعيسى عليه السلام: أوصني.

قال: انظرْ خمزَك من أينَ هو؟

(ترجمہ) ایک آدمی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے

(٢٤٤) حلية الأولياء ٢١٩/٦، وبأوسع منه في إحياء علوم الدين ١٤٢/٣۔

وصیت فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ اپنی روٹی کی طرف دیکھو وہ کہاں سے حاصل ہوئی۔

(فائدہ) یعنی حلال کی ہے حرام کی ہے مشکوک ہے یا غیر مشکوک اسے پکانے والے نیک ہیں یا بدکار، کافر۔ وغیرہ۔

[إبراهيم بن أدهم رحمه الله]

حلال روزی دن کے روزے اور رات کی عبادت سے افضل ہے

۲۴۶- حضرت ابراہیم بن اَدھم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

أَطِبْ مطعمَكَ، ولا عليكَ ألّا تقومَ من الليلِ وتصومَ النهارَ.

(ترجمہ) اپنے کھانے کو پاکیزہ رکھ تیرے اوپر یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ تو رات کو تہجد کیوں نہیں پڑھتا اور دن کو نفلی روزے کیوں نہیں رکھتا۔

[عبد العزيز بن أبي رواد رحمه الله]

دیکھو روٹی کیسے حاصل ہوئی

۲۴۷- حضرت عبدالعزیز بن رواد فرماتے ہیں کہ:

انظروا الخبزَ الذي يدخلُ بطونكم من أين سبيلُه!

(ترجمہ) اس روٹی کی طرف دیکھو جو تمہارے پیٹ میں داخل ہو رہی ہے وہ کس طریقے سے حاصل ہوئی۔

---

(٢٤٦) وقال سفيان الثوري: انظر درهمك من أين هو، وصلِّ في الصف الأخير۔ وقال سليمان بن يعقوب: قلت لبشر بن الحارث: عظني: قال: انظر خبزك من أين هو، ولا تعرض للنار۔ حلية الأولياء ٦٨١٧، ٣٣٩/٨۔

[أبو جعفر المخوّلي ؒ]

بھوک کے فائدے

۲۴۸ – حضرت ابو جعفر المخولی فرماتے ہیں:

إذا جاع العبدُ صفا بدنُه، ورقَّ قلبُه، وهطلتْ دمعتُه، وأسرعتْ إلى الطاعةِ أطوارُه وجوارحُه، وعاش في الدنيا كريماً.

ثم قال: سَوْءَةً لمن آثرَ بطنَهُ على دينه، سَوءةً، ثم سَوءةً.

(ترجمہ) جب آدمی بھوکا ہو تو اس کے بدن میں صفائی آجاتی ہے (روحانی صفائی) اور اس کا دل نرم ہو جاتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکلتے ہیں اور اس کے طور طریقے اور اعضاء اللہ کی اطاعت میں جلدی کرتے ہیں اور دنیا میں وہ شان سے زندگی گزارتا ہے پھر فرمایا تف ہے اس شخص پر جو اپنے پیٹ کو اپنے دین پر ترجیح دے تف ہے پھر تف ہے۔

ایک عجیب واقعہ

۲۴۹ – حضرت ابو جعفر مخولی سے حضرت صلت بن حکیم نے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

دعاني مرةً بعضُ أصحابي إلى طعام، فكلمتُ بطني فقلت: كُفَّ عني كلبَك مرَّتي هذه. قال: ففعلتُ.

قال: ودعاني آخَرُ مرةً أخرى، فدعتني نفسي إلى إتيانه، فقلت: اجعلي هذه المرَّة بمنزلةِ المرَّةِ مضت؛ هل تجدين من لذَّةِ ذلك شيئاً لو كنتِ فعلتِ؟

(۲٤۹) قلت: والحكاية كما ترى! وقد سبق في ترجمة "الصلت بن حكيم" أنه مجهول، ولم أقف على ترجمة لأبي جعفر المخوّلي۔

قال: فلم أزلْ أعلِّلُها حتى هدأتْ وسكنتْ.

قال: ثم دعاني أخٌ لي أيضاً. فقالت: هذا أخوك، وله عليك حقان: حقُّ الأخوّةِ، وحقّ الإجابة، ائتهِ فهو أقرب لك إلى الله وأدومُ لأخوّتهِ.

فقلت: ويحِ، دعي عنكِ التأني للاتصال بمحبتكِ، فو الله لو قد وردتِ القيامةَ اغتبطتِ إن شاء الله بقلةِ الطُّعْم وترك الشهوات.

قال: فجَمعتُ و الله عليّ وابت، وقالت: إن كان هذا دأبكَ فما أراكَ إلا ستقتلني، انهضْ إلى أخيك.

قال: فنهضتُ– و الله- وكأني أُجَرُّ على وجهي. فأتيتُ القومَ وقد فرغوا من طعامهم.

فقال صاحب الطعام: اقعد رحمكَ الله.

ونهضَ ليتكلّف لي، فقلتُ: اقعد، و الله لا أطعمُ اليومَ هاهنا شيئاً.

قال: ثم دعوتُ بخيرٍ وقمتُ.

فقلتُ لها لمّا خرجتُ: أرْغَمَ الله أنفكِ، الحمد لله الذي لم يهيّء لكِ ما أردتِ.

قال: فقالت: أجل و الله، إذ جلستَ تفكر، يأكلُ القومُ وينصرفون.

قالتْ: ويلكَ! وكيف ينبغي أن يكون المؤمن إلا مفكراً، خائفاً، حذراً من أعدائه، منكَ ومن أعدائك. ما يبلغ العدوُّ الكَلْبُ ما تبلغُ النفسُ منكَ يا ابن آدم.

(ترجمہ) مجھے بعض دوستوں نے کھانے کی طرف ایک مرتبہ بلایا میں نے

اپنے پیٹ سے بات کی اور کہا کہ اپنے کتے کو اس مرتبہ مجھ سے روک کے رکھو تو اس نے میری بات کو مان لیا فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک اور دوست نے مجھے بلایا تو میرے نفس نے اس دعوت کو جانے کا کہا تو اس نے کہا کہ اس مرتبہ بھی مجھے پہلے والے مرتبہ کی طرح رہنے دو اگر تو نے میری بات کو مان لیا تو تجھے اس کی لذت محسوس ہوگی۔

فرمایا میں اپنا جی بہلاتا رہا حتیٰ کہ اس کو سکون ہو گیا فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھے میرے ایک دوست نے دعوت کی تو میرے دل نے کہا یہ تیرا بھائی ہے اس کے تجھ پر دو حق ہیں برادری کا بھی تجھ پر حق ہے اور دعوت کے قبول کرنے کا بھی اس کے پاس جاؤ یہ اللہ کے نزدیک تمہیں زیادہ قرب دے گا اور اپنی دوستی کو بھی قائم دائم رکھے گا تو میں نے کہا تو تباہ ہو جائے تو مجھے اپنی اس بات سے چھوڑ دے کہ اس سے تجھے محبت ملے خدا کی قسم اگر تو قیامت کے دن بھوکا پیاسا آئے گا تو انشاء اللہ کم کھانے اور خواہشات کے چھوڑنے پر تو رشک کرے گا لیکن وہ مجھ پر چھایا رہا اور خدا کی قسم اور ضد کرتا رہا تو پھر کہا اگر تیرا یہی حال رہے گا تو میں نہیں دیکھتا کہ سوائے اس کے کہ تو مجھے قتل کر دے گا چل اٹھ اپنے بھائی کے پاس تو میں اٹھ گیا خدا کی قسم ایسے محسوس ہوتا تھا کہ میں اپنے آپ کو منہ کے بل گھسیٹے جا رہا ہوں تو میں لوگوں کے پاس پہنچا جب کہ وہ کھانا کھا کر فارغ ہو چکے تھے تو کھانا کھلانے والے نے کہا اللہ آپ پر رحمت فرمائے بیٹھ جایئے پھر وہ اٹھا تا کہ وہ میرے لئے کھانا لے آئے تو میں نے کہا بیٹھ خدا کی قسم میں کچھ بھی آج یہاں نہیں کھاؤں گا پھر میں نے دعا خیر کی اور اٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے نفس کو کہا جب میں وہاں سے جانے لگا اللہ تیرا ناک خاک آلودہ کرے تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے تیرے لئے وہ چیز تیار کی جس کی خواہش نہ کی تھی ہاں خدا کی قسم جب تو بیٹھا تھا تو فکر کر رہا تھا لوگ کھا رہے تھے اور جا رہے تھے اور میں نے کہا تو ہلاک ہو جائے

کس طرح مناسب ہے کہ مؤمن فکر نہ کرے ڈرتا نہ ہو اپنے دشمنوں سے خوف نہ کھاتا ہو تجھ سے بھی اور تیرے دشمنوں سے بھی کتا صفت دشمن بھی اس جگہ نہیں پہنچ سکتا جس جگہ اے نفس ابن آدم تو پہنچ جاتا ہے جتنا تکلیف تجھے ابن آدم پہنچتی ہے۔

بھوکے دل کی کیفیات

۲۵۰- حضرت ابوجعفر مخولیؒ فرماتے ہیں کہ:

القلبُ الجائع قريبٌ من الله جلَّ وعزَّ، بعيدٌ من الشيطانِ، قريبٌ من الخيرِ، بعيدٌ من الشرِّ، قريبٌ من الحسناتِ، بعيدٌ من السيئاتِ، قريبٌ من الأُلفةِ، بعيدٌ من الآفة.

قال: اذا مرَّ بمجالسِ الذِّكر ألفِ أهلَها فجلسَ إليهم، وإذا مرَّ بمجالسِ السُّوءِ. وهيَ الآفةُ – هربَ منها.

(ترجمہ) بھوکا دل اللہ عزوجل کے قریب ہے شیطان سے دور ہے خیر کے قریب ہے شر سے دور ہے، حسنات کے قریب ہے گناہوں سے دور ہے الفت کے قریب ہے آفت سے دور ہے، فرمایا کہ الفت کا معنی یہ ہے جب کوئی آدمی مجالس ذکر کے پاس سے گزرتا ہے تو ذکر والوں سے دل مانوس ہوتا ہے اور آدمی ان کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور جب بری مجالس کے پاس سے گزرتا ہے اور یہ بری مجالس ہی آفت ہیں ان سے آدمی بھاگتا ہے۔

[داود عليه السلام]

جو کی روٹی کھاتے تھے

۲۵۱- حضرت ابوکعب الحریریؒ فرماتے ہیں کہ:

كان يُطعَمُ في مطبخ داود ﷺ سبعون كُدىً من النقيِّ،

(۲۵۱) الزهد للإمام أحمد ۱۳۹/۱ـ

ويأكلُ هو خبزَ الشعير من خُوصٍ يعالجه بيده!

(ترجمہ) حضرت داود علیہ السلام کے دستر خوان پر ستر قسم کے عمدہ کھانے کھلائے جاتے تھے لیکن آپ خود جو کی روٹی جس میں کھجور کے پتے ملے ہوتے تھے کھاتے تھے اور آپ اس کو خود اپنے ہاتھ سے تیار کرتے تھے۔

آپؑ ٹوکریوں کی کمائی سے کھاتے تھے

۲۵۲ - حضرت ابوالزاہریہؒ فرماتے ہیں کہ:

كان داود ﷺ يعمل القِفاف فيبيعها ويأكل من ثمنها.

(ترجمہ) حضرت داود علیہ السلام ٹوکریاں بنایا کرتے تھے پھر ان کو بیچتے تھے اور پھر ان سے جو پیسے وصول ہوتے تھے اس سے کھانا کھاتے تھے۔

[أبو حَصين]

گھر میں ٹوٹی ہوئی روٹی کے سوا کچھ نہ تھا

۲۵۳ - حضرت مبارک بن سعیدؒ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ:

أتينا أبا حَصِين، فقال لامرأته: ائتنا بما عندكِ.

فبعثتْ إليه برغيف على طبقٍ قد أُكِلَ بعضُه، وعَرْقٍ.

فقال لهم: أصيبوا من هذا، فو الله ما أصبح عندنا شيءٌ غيرَه!

(ترجمہ) ہم ابوحصین کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنی بیوی سے فرمایا جو تمہارے پاس ہو وہ ہمارے پاس لاؤ تو انہوں نے آپ کے پاس چھابی میں ایک روٹی بھیجی جس کا کچھ حصہ کھایا ہوا تھا اور کچھ شوربہ بھیجا تو آپ نے ان سے فرمایا اس پر گذارہ کرلو خدا کی قسم ہمارے پاس اس کے سوا آج کچھ نہیں ہے۔

[بشار بن بشرؒ]

صرف چار کھجوریں ملکیت میں تھیں

۲۵۴ - حضرت اسماعیل بن زیادؒ فرماتے ہیں کہ:

قدم علينا بشّار بن بِشر بن صُريد، وكانَ من العابدين، وكان لا يأكل إلا في سَبْعِ أكلةً، فأتيتُه عشيةً لأسلِّم عليه، فأخرجَ إليَّ أربع تمرات فقال: كُلْها، فلو كان عندنا أكثر منها لآثرناك بها!

(ترجمہ) ہمارے پاس حضرت بشار بن بشر بن صرید تشریف لائے یہ عابدین میں سے تھے اور سات دنوں میں ایک دفعہ کھانا کھاتے تھے میں آپ کے پاس شام کے وقت آیا تا کہ آپ کو سلام کروں تو آپ نے مجھے چار کھجوریں دیں اور فرمایا اس کو کھاؤ اگر ہمارے پاس ان سے زیادہ ہوتیں تو ہم آپ کو ان پر ترجیح دیتے۔

[مسمع بن عاصمؒ]

ہمارے پاس صرف زیتون کی پیالی ہے روٹی نہیں

۲۵۵ - حضرت حکیم بن جعفرؒ فرماتے ہیں کہ:

أتيتُ مسمع بن عاصم يوماً، فأخرج إليَّ سُكُرَّجةَ زيتونٍ ليس معها خبزٌ، فقال: كُلْ هذا، فو الله ما عندنا خبزٌ نُطعمك فتأكلَ معه!

(ترجمہ) میں حضرت مسمع بن عاصمؒ کی خدمت میں ایک دن آیا تو آپ نے میرے لئے ایک چھوٹی سی زیتون کی پیالی نکالی جس کے ساتھ روٹی نہیں تھی پھر فرمایا کہ یہ کھالو خدا کی قسم ہمارے پاس روٹی نہیں ہے کہ ہم آپ کو کھلا سکیں اور تم زیتون کے ساتھ روٹی کو کھا سکو۔

[الحسن بن صالح ؒ]

گوندھا ہوا آٹا تھا بھی سائل کو دے دیا

۲۵۶- حضرت محمد بن عبدالوہاب الحارثیؒ فرماتے ہیں کہ:

جاء رجلٌ إلى الحسن بن صالح يسأله، فدخل إلى منزله، فلم يجد فيه إلا خَمِيْراً، فأخرجه، فدفعه إليه!

(ترجمہ) ایک آدمی حضرت حسن بن صالح کے پاس مانگنے کے لئے آیا تو آپ اپنے گھر میں گئے تو وہاں سوائے گوندھے ہوئے آٹے کے کچھ نہ پایا تو وہی لے آئے اور اس مانگنے والے کو دے دیا۔

[زياد النميري ؒ]

بھوک پیاس میں لذت، تہجد میں ٹھنڈک ہے

۲۵۷- حضرت زیاد النمیریؒ فرماتے ہیں کہ:

كان يُقال: تلذُّذُ العابدين في طولِ الجوعِ والظمأ، وقُرَّةُ أعينهم في طولِ التهجُّد.

(ترجمہ) یہ بات مشہور تھی کہ عبادت گزاروں کی لذت طویل بھوک اور پیاس میں ہے اور ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک طویل تہجد کی نماز پڑھنے میں ہے۔

[بُديل العقيلي ؒ]

روزہ عبادت گزاروں کی پناہ گاہ ہے

۲۵۸- حضرت بدیل العقیلیؒ فرماتے ہیں کہ:

الصيام مَعْقِلُ العابدين.

(۲۵۸) حلية الأولياء ۶۲/۳۔

(ترجمہ) روزہ عبادت گذاروں کی پناہ گاہ ہے۔

[مُضر]

شیطان بھوکے پاس نہیں جاتا

۲۵۹ - حضرت مفربؒ فرماتے ہیں:

و الله ما جاعَ قلبٌ قطُّ فقَرِبَهُ الشيطانُ حتى يَشبع.

(ترجمہ) خدا کی قسم جب تک دل بھوکا رہتا ہے تو شیطان کبھی اس کے قریب نہیں آسکتا حتیٰ کہ وہ سیر ہو جائے۔

[عمر بن الخطابؓ]

حضرت عمرؓ کا عجیب قصہ

۲۶۰ - حضرت ضمرہؒ حضرت شیبانیؒ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ:

صنع صاحبُ عجمِ بيتِ المقدس لعمرَ بن الخطاب طعاماً، فأخذ عمرُ كلما جاء تْ صُحفةٌ وفرغها في الأخرى فقال له: ليس هكذا يؤكل هذا يا أميرَ المؤمنين، فقال: ويللك! من يجيءُ يُحسن ياكلُ هذا بعداليوم.

(ترجمہ) بیت المقدس کے ایک عجمی مالک نے حضرت عمر بن خطابؓ کے لئے کھانا تیار کیا تو حضرت عمرؓ اس کا کھانا لے کر کے ایک پیالے میں ڈالتے دوسرا کھانا آتا وہ بھی اس میں ڈالتے جاتے تو اس نے کہا اے امیر المؤمنین یہ کھانا اس طرح نہیں کھایا جاتا تو انہوں نے فرمایا تو تباہ ہو جائے اس دن کے بعد کون اتنے اچھے طریقے سے کھانا کھائے گا۔

[عقبة بن وسّاج]

حضرت عقبہ کا قصہ اور عبرت

۲۶۱ - حضرت عبدالواحد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ:

كان عقبةُ بن وسَّاج في عُرس، فأُتي بالطعامِ، فجعلوا يرفعونَ لوناً ويضعونَ لوناً. فبكى وقال: أدركتُ صدرَ هذه الأمةِ يخافونَ هذا على آخرِها. وجعل لا يأكلُ إلا من لونٍ واحد.

(ترجمہ) حضرت عقبہ بن وساج ایک شادی میں شریک تھے کھانا لایا گیا تو وہ ایک قسم کا کھانا اٹھاتے تھے اور دوسری قسم کا رکھتے تھے تو آپ رو پڑے اور فرمایا میں نے اس امت کے پہلے حصے کو اس حالت میں دیکھا تھا کہ وہ بعد کے آنے والے زمانے سے ڈرتے تھے پھر آپ نے ایک ہی قسم سے کھانا کھایا۔

[أبو هريرة]

حضرت ابو ہریرہؓ کے آنسو

۲۶۲ - حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

أنه رأى قومه بفلسطين، فأتوه بالرُّقاق الأول، فلما رآه بكى. فقيل له: يا أبا هريرة ما يُبكيك؟

فقال: ما رأى رسول الله ﷺ هذا بعينه حتى فارق الدنيا.

(ترجمہ) انہوں نے اپنے لوگوں کو فلسطین میں دیکھا جو آپ کے پاس باریک آٹے کی روٹی لائے جب اس کو لائے تو آپ رو پڑے تو ان سے پوچھا گیا اے ابو ہریرہؓ آپ کیوں رو رہے ہیں تو فرمایا حضور علیہ السلام نے اس طرح کی روٹی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی تھی حتی کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔

[الرسول صلی اللہ علیہ وسلم]

حضرت ابو ہریرہؓ کے آنسو

۲۶۳- حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ:

ما أكلَ رسولُ اللهِ ﷺ على خِوانٍ، ولا سُكُرُّجَةٍ، [ولا خُبِزَ له مرقَّق].

قلت: فعلى أيِّ شيءٍ كانوا يأكلونَ؟

قال على سفرة.

(ترجمہ) جناب رسول اللہ ﷺ نے نہ کبھی دستر خوان پر کھانا کھایا اور نہ طشتری اور نہ رکابی میں اور نہ ہی آپ کے لئے باریک آٹے کی روٹی تیار کی گئی تھی حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ وہ حضرات کس چیز پر کھانا کھاتے تھے فرمایا دستر خوان پر۔

(فائدہ) پہلے جو دستر خوان کی نفی آئی ہے اس سے مراد بڑا دستر خوان ہے اور جو بعد میں ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد چھوٹا سا کپڑا ہے جس پر کھانا رکھ کر کھایا جاتا ہے۔

[عبد الله بن عباسؓ]

حضرت ابن عباسؓ کا واقعہ

۲۶۴- حضرت امام اعمشؒ فرماتے ہیں کہ:

---

(۲۶۳) رواه الترمذي في سننه، كتاب الأطعمة، باب ما جاء علامَ كان يأكل رسولُ الله ﷺ ٤/ ٢٥٠ رقم (١٧٨٨) وقال: حديث حسن غريب. وأورده الألباني في "صحيح سنن الترمذي" ٢/ ٢٧٦ رقم ١٩٢٦ ـ وابن ماجه في سننه، كتاب الأطعمة، باب الأكل على الخوان والسفرة ٢/ ١٠٩٥ رقم (٣٢٩٢) وأورده الألباني في "صحيح سنن ابن ماجه" ٢/ ٢٢٩ رقم ٢٦٦٣ والذي يليه. وأحمد في الزهد ١/ ٤١.

قال لي سعيد بن جبير: صنعتُ لابن عباسٍ وأصحابه ألواناً من الطعام والخبيص، فقال لي: يا سعيد، إنّا قومٌ عرب، فاصنع لنا مكان هذه الألوان الثريدَ، ومكان هذه الأخبِصةِ الحَيْسَ، ولولا أنك رجلٌ منّا أهل البيتِ ما قلتُ لک.

(ترجمہ) مجھے حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس اوران کے شاگردوں کے لئے مختلف قسم کے کھانے اور خبیص (حلوہ) تیار کیا جو گھی اور کھجور سے بنایا جاتا تھا تو مجھے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اے سعید ہم عرب لوگ ہیں ہمارے لئے اس کھانے کی جگہ ثرید کی قسم کے کھانے بنادو اور اس حلوے کی بجائے حیس بنادو (حیس اس حلوے کو کہتے ہیں جو کھجور اور گھی اور پنیر کو ملا کر گوندھ دیا جائے یہ بھی ثرید کی طرح کا بن جاتا ہے) پھر فرمایا اگر تم ہمارے اہل بیت کے آدمی نہ ہوتے تو میں تم سے یہ خواہش بھی نہ کرتا۔

[عثمان بن عفانؓ]

لوگوں کیلئے امیرانہ دعوت اپنے لئے سادہ

۲۶۵- حضرت شرحبیل بن مسلمؒ فرماتے ہیں کہ:

كان عثمانُ بن عفّانَ يصنعُ للناسِ طعامَ الأمراء، ويدخلُ بيتَهُ فيأكل الخَلَّ والزيتَ!

(ترجمہ) حضرت عثمان بن عفانؓ لوگوں کے لئے امیروں والا کھانا تیار کراتے تھے اور اپنے گھر میں جا کر سرکہ اور زیتون سے روٹی کھاتے تھے۔

(۲٦٥) الزهد للإمام أحمد ٤١/٢، حلية الأولياء ٦٠/١۔ ويرد مكرراً في الفقرة ٢٨٦۔

[سلمان الفارسيؓ]

حضورؐ نے کھانے میں تکلیف سے منع کیا ہے

٢٦٦- حضرت شقیق بن سلمہؒ فرماتے ہیں کہ:

دخلتُ أنا وصاحب لي على سلمان، فقرَّب إلينا خبزاً وملحاً وقال: لولا أن رسول الله ﷺ نهانا عن التكلُّف لتكلَّفنا لكم.

فقال صاحبي: لو كان في ملحنا سَعْتَر؟

فبعث مِطْهرةً إلى البقّال، فرهنها، فجاءه بسَعْتر!

(ترجمہ) میں اور میرا ایک ساتھی حضرت سلمان فارسیؓ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے سامنے روٹی اور نمک رکھا، اور فرمایا اگر حضور علیہ السلام نے ہمیں تکلف کرنے سے نہ روکا ہوتا تو ہم تمہارے لئے تکلف کرتے، تو میرے ساتھی نے کہا کاش کہ ہمارے اس نمک کے ساتھ پہاڑی پودینہ بھی ہوتا تو آپ نے سبزی فروش کے پاس اپنا طہارت کا لوٹا بھیجا تو اس نے اس کو رہن رکھ لیا اور اس

(٢٦٦) رواه الحاكم بالسند نفسه- ما عدا شيخ ابن أبي الدنيا- وفي آخره: " فلما أكلنا قال صاحبي: الحمد لله الذي قنعنا برزقه. فقال سلمان: لو قنعت بما رُزِقت لم تكن مطهرتي مرهونة عند البقال". قال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه، وله شاهد بمثل هذا الإسناد، ووافقه الذهبي في التلخيص. المستدرك ١٢٣/٤. ورواه أحمد في المسند ٤٤١/٥ مختصراً.

قال الحافظ الهيثمي في لفظ الحاكم: رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح ما عدا محمد بن منصور الطوسي، وهو ثقة. وفي رواية عنده: نهانا رسولُ الله ﷺ أن نتكلّف للضيف ما ليس عندنا.

وقال في لفظ أحمد: رواه أحمد والطبراني في الكبير والأوسط بأسانيد، وأحد أسانيد الكبير رجاله رجال الصحيح. مجمع الزوائد ١٨٢/٨.

وعن أنس رضي الله عنه قال: " كنا عند عمر فقال: نُهينا عن التكلُّف، رواه البخاري في صحيحه، كتاب الاعتصام، باب ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لا يعنيه ١٤٣/٨.

کے بدلے میں پہاڑی پودینہ لایا گیا۔

[كَهمس العابدؒ]

مشقت کے باوجود گیارہ کھجوریں

۲٦۷- حضرت اسحاق بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ:

دخلتُ على كَهْمَس العابد فقدَّم إلينا إحدى عشرة بُسْرَةً حُمراً، فقال: هذا الجَهْدُ من أخيكم، و الله المستعان.

(ترجمہ) میں حضرت کھمس العابدؒ کے پاس حاضر ہوا، تو انہوں نے ہمارے سامنے گیارہ سرخ کھجوریں رکھیں جو ابھی پکی نہیں تھیں پھر فرمایا یہ تمہارے بھائی کی طرف سے مشقت ہے اور اللہ مددگار ہے۔

(فائدہ) یعنی یہ بھی ان کو مشقت سے حاصل ہوئی تھیں اس سے زیادہ ان کے پاس نہیں تھا جس سے وہ مہمانی کرتے۔

[القاسم بن أبي بكرؒ]

ختنہ کی دعوت

۲٦۸- حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیقؒ فرماتے ہیں کہ:

أرسلت إليَّ عائشةُ بمائةِ درهم فقالت: أطعمْ بها القومَ على ختانِ ابنك.

(ترجمہ) میرے پاس حضرت عائشہؓ نے کچھ دراہم بھیجے اور فرمایا کہ اس کے بدلے میں لوگوں کو اپنے بیٹے کے ختنے پر کھانا کھلا دینا۔

---

(۲٦۷) صفة الصفوة ۳/۳۱۵، حلية الأولياء ٦/۲۱۳۔

بچوں کے احوال سے خرچ کرنے میں احتیاط

۲۶۹- حضرت قاسم بن محمدؒ فرماتے ہیں کہ:

أن وصيًّا أنفقَ على خِتانِ صبيٍّ مائةَ دينارٍ، فقال شُريح: جَزُورٌ وما يُصلحها، ويَضْمَنُ سائرَ المالِ.

(ترجمہ) ایک وصی نے ایک بچے کے ختنے پر سو اشرفیاں خرچ کر دیں تو قاضی شریحؒ نے فرمایا کہ اونٹ اور جو اس کے مناسب ہو اس کے برابر کی چیز ہو اتنی دعوت تو معاف (جائز) ہے باقی سارے مال کی ضمان اس وصی پر ہے۔

(فائدہ) وصی اس کو کہتے ہیں جو چھوٹے بچوں کے خرچ کا ذمہ دار ہو اور مرنے والے نے اس کو اس خرچ کی وصیت کی ہو۔ (امداد اللہ انور)

[عمر بن الخطابؓ]

شربت کی حلاوت جاتی رہے گی کڑواہٹ باقی رہے گی

۲۷۰- حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں کہ:

اشتهى عمر بن الخطاب الشرابَ، فأُتي بشُربةِ عسلٍ، فجعل يُديرِ الإناءَ في كفِّه ويقول: أشربها، فتذهبُ حلاوتها وتبقى تبعتُها، ثم ناول رجلا.

(ترجمہ) حضرت عمر بن خطابؓ کو شربت پینے کی خواہش ہوئی تو آپ کے پاس شہد کا شربت لایا گیا تو آپ اس برتن کو اپنے ہاتھ میں گھماتے رہے فرماتے رہے کہ میں اس کو پی لوں، تو اس کی حلاوت چلی جائے گی اور اس کی تھکاوٹ باقی رہے گی پھر ایک اور آدمی کو دے دیا۔

(۲۷۰) سبق أن أورده المؤلف في الفقرة (۳۲)۔

[بكر المزنيؒ]

شربت کا بھی سوال ہوگا

۲۷۱-﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ قال: إنه ليُسالُ، حتى يُسْأَلَ عن الشُّربة يشربها في بيت فلان كذا و كذا.

(ترجمہ) حضرت بکر بن عبداللہؒ فرماتے ہیں:

Madrasa Sadiqia® مدرسہ صدیقیہ
Barech Abad
Musa Colony
Post Box: 271
Quetta.
0300-3897...

ثم لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (آیۃ)

(ترجمہ) پھر تم سے قیامت کے دن ضرور بالضرور نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا۔

فرمایا کہ آدمی سے ضرور سوال کیا جائے گا اس پانی کے بارے میں بھی جو اس نے فلاں اور فلاں کے گھر میں اس اس طرح کا پانی پیا تھا۔

[حديث]

قیامت کے دن کن چیزوں کا حساب نہیں ہوگا

۲۷۲- حضرت ابوعسیبؓ فرماتے ہیں کہ:

خرجَ رسولُ الله ﷺ ذاتَ ليلةٍ، فمرَّ بي، فدعاني، فخرجتُ

(۲۷۱) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: لما نزلت هذه الآية ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ قال الناس: يا رسول الله، عن أي النعيم نُسأل؟ فإنما هما الأسودان، والعدوُّ حاضر، وسيوفنا على عواتقنا؟ قال: "إن ذلك سيكون"۔
وعن الزبير بن العوام قال: لما نزلت: ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ قال الزبير: يا رسول الله، فأي النعيم نُسأل عنه، وإنما هما الأسودان: التمرُ والماء؟ قال: "أما إنه سيكون"۔ رواهما الترمذي، وقال في الأخير: حديث حسن۔ كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة التكاثر ٤٤٨/٥ رقم ٣٣٥٦ والذي يليه۔

(۲۷۲) رواه أحمد في المسند ٨١/٥، وأبو نعيم في الحلية ٢٧/٢-٢٨۔

إليـه، ومـرَّ بأبي بكر فدعاهُ، فخرجَ إليه، ثم مرَّ بعمرَ فدعاهُ، فخرجَ إليـه، فـانـطـلـقَ حتـى دَخَـلَ حـائطاً لبعضِ الأنصار، فقال لصاحب الحائط: " أطعمنا بُسْراً.

فـجاء بعِذْق فوضعه، فأكلَ رسولُ الله ﷺ وأصحابهُ. ثم دعا بماءٍ باردٍ فشَرِبَ، فقال: " لتُسالن عن هذا النعيم يومَ القيامةِ "

فـأخذ عمرُ العِذْقَ، فضرب به الأرضَ حتى تناثَرَ البُسْرُ، قيل: يا رسولَ الله، إنّاً لمسؤولونَ عن هذا يوم القيامةِ؟

قال: " نعم، إلا من ثلاثةٍ: خِرقَةٍ تكفُّ بها عورَتک، وكِسْرةٍ تَسُدُّ بها جوْعَتک، وبيتٍ تدخلُ فيه من الحَرِّ والقَرِّ".

(ترجمہ) جناب رسول اللہ ﷺ ایک رات کو نکلے اور میرے پاس سے گذرے تو مجھے بلایا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو پھر حضرت ابو بکرؓ کے پاس سے گذرے اوران کو بھی بلالیا تو وہ بھی آپ کے پاس حاضر ہوئے پھر حضرت عمرؓ کے پاس سے گذرے اوران کو بھی بلایا تو وہ بھی آپ کے پاس حاضر ہوئے پھر آپ چل پڑے اور پھر ایک انصاری صحابیؓ کے باغ میں داخل ہو گئے اور فرمایا ہمیں بسر (وہ کھجور جو ابھی پکی نہ ہو) کھجور کھلاؤ تو وہ ایک خوشہ لے آیا اور آپ کے سامنے رکھا تو حضور علیہ السلام نے بھی اس کو کھایا اور آپ کے ساتھیوں نے بھی پھر آپ نے ٹھنڈا پانی منگوایا اوراس کو پیا پھر فرمایا کہ تم قیامت کے دن اس نعمت کے بارے میں ضرور پوچھے جاؤ گے، تو حضرت عمرؓ نے وہ خوشہ پکڑا اوراس کو زمین پر مارا حتیٰ کہ اس سے وہ کھجوروں کے دانے جھڑنے لگے پھر عرض کیا یارسول اللہ ہم اس کے متعلق قیامت کے دن پوچھے جائیں گے فرمایا ہاں مگر تین چیزوں کے بارے میں حساب نہیں ہوگا وہ کپڑا جس سے تم اپنے ننگ کو ڈھانپو اور وہ ٹکڑا روٹی کا جس سے تم اپنی بھوک کو مٹاؤ اور وہ گھر جس میں تم گرمی

اور سردی کی وجہ سے بچاؤ کے لئے داخل ہوئے۔

[أبو بكر الصديق رضی اللہ عنہ]

کھانا میسر نہ تھا دودھ پر گزارہ کیا

۲۷۳- حضرت محمد بن منکدرؒ نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کیا کہ:

دخلنا على أبي بكر رضي الله عنه، فدعا بطعام، فلم يوجد. فأمر بشاةٍ، فحُلبت لنا، فطُبخ، فأكل وأكلنا معه، ثم صلى ولم يتوضأ.

(ترجمہ) ہم حضرت ابوبکرؓ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے کھانا منگوایا تو کھانا نہ پایا پھر ایک بکری کے بارے میں فرمایا تو اس کا دودھ دوہا گیا پھر اس کو پکایا گیا آپ نے کھایا اور ہم نے بھی کھایا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا (یعنی آپ کو پہلے سے وضو تھا)۔

[سهل بن سعد رضی اللہ عنہ]

افطار کیلئے بھی کچھ نہ چھوڑا

۲۷۴- حضرت ابو حازمؒ فرماتے ہیں کہ:

انصرفت من العصر إلى سهل بن سعد - وكان صائماً - فلما أمسى قلت لغلامه: هاتِ فِطْرَهُ.

قال......

قال: فتمرٌ.

قال: ولا تمرٌ.

قال: فجعلت أسبُّه وأقول: شيخٌ من أصحابِ رسول الله ﷺ ضيَّعته؟!

---

(۲۷۳) سبعة إيراد هذا الخبر عن جابر باختصار في الفقرة ۷۵۔

قال: وما ذنبي؟ فتح اليومَ خِزانته فما ترك فيها بُرَّة ولا شعيرة إلا قسمه!

(ترجمہ) میں عصر کے بعد حضرت سہل بن سعدؓ کے پاس چلا گیا آپ روزے سے تھے، جب شام ہوئی تو میں نے ان کے غلام سے کہا ان کی افطاری لاؤ تو اس نے کہا؟ (افطاری کے لئے کچھ نہیں ہے) فرمایا کھجور عرض کیا کھجور بھی نہیں ہے، تو میں نے اس کو برا بھلا کہنا شروع کیا، اور کہا یہ نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ میں سے ایک بزرگ ہیں تم نے ان کو ضائع کر دیا اس نے کہا میرا کوئی گناہ نہیں ہے آج انہوں نے اپنی الماری کھولی تھی اس میں ایک دانہ بھی گندم کا نہ چھوڑا اور نہ جو کا سب کچھ تقسیم کر دیا۔

[عائشة رضي الله عنها]

دو روٹیاں بھی صدقہ کر دیں

۲۷۵- حضرت عبدالعزیز بن ابی حازمؒ فرماتے ہیں کہ:

أمستْ عائشةُ صائمةً وليس عندها إلا رغيفان. فجاء سائلٌ، فأمرتْ له برغيف، ثم جاء آخر فأمرت له بالرغيف الآخر. فآبت مولاتها فقالت: انظري على ما تفطرين.

فلما أمست إذا ضاربٌ يضربُ الباب، فقالت: من هذا؟

قالوا: رسولُ فلان.

قالت عائشة: إن كان مملوكاً فأدخليه.

فدخل فإذا هو قد حمل شاةً مشويةً عليها كفلها من الخبز.

فقالت لها عائشة:..... هذا خيرٌ من رغيفك، لا و الله ما كانوا أهدوا لي منها شيئاً.

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ نے شام روزے کی حالت میں گذاری جب کہ ان کے پاس کچھ نہیں تھا سوائے دو روٹیوں کے ایک مانگنے والا آیا تو آپ نے اس کے لئے ایک روٹی دے دینے کا فرمایا پھر ایک اور آیا تو آپ نے دوسری روٹی بھی اس کو دے دینے کا حکم دیا تو آپ کی لونڈی نے انکار کر دیا اور کہا دیکھ لیں آپ کس پر روزہ افطار کریں گی جب شام ہوئی تو کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا فلاں آدمی کا پیغام رساں ہے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا اگر غلام ہے تو اس کو بلا لو تو وہ آیا اور اس نے ایک بکری بھونی ہوئی اٹھائی ہوئی تھی اس پر ایک روٹی بھی تھی تو اس پر حضرت عائشہؓ نے اس سے فرمایا یہ تمہاری ایک روٹی سے بہتر ہے، خدا کی قسم انہوں نے اس بکری میں سے مجھے کوئی چیز ہدیہ نہیں کی (بلکہ یہ اس ایک روٹی کا اللہ کی طرف سے بدلہ ہے)۔

[الولید بن یزیدؒ]

نصیحت

۲۸۶- حضرت ابوعبداللہ بن سلام ابوحاظیؒ فرماتے ہیں کہ:

حدّثني من حضر الوليد بن يزيد الخليفة وابنه يتغدّى معه، فإذا هو يلوك لقمةً يُديرها فقال: ويحك! ألقها فإنها على معدتك أشدُّ منها على أسنانك.

(ترجمہ) مجھے اس شخص نے بیان کیا جو ولید بن خلیفہ کے پاس موجود تھا اور اس کا بیٹا اس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا، جب وہ لقمے کو چباتا تو وہ اس کو گھماتا تو ولید بن یزید نے کہا تو تباہ ہو جائے اس کو گرا دے یہ تیرے معدے پر تیرے دانتوں سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔

[حكيم]

کھانے کے تین اہم آداب

۲۷۷- حضرت ضمرہ بن حبیبؒ فرماتے ہیں کہ:

اجتمع رجالٌ من أهل الطب عند ملك من الملوك، فسألهم: ما رأسُ دواء المعدة؟

فقال كلُّ رجلٍ منهم قولًا، ورجلٌ ساكت!

فلما فرغوا قال له: ما تقول أنت؟

قال: قد ذكروا أشياء كلُّها قد تنفعُ النفع، ولكن ملاك ذلك ثلاثة أشياء:

- لا تأكلنَّ طعاماً أبداً إلا وأنت تشتهيه.
- ولا تأكلنَّ لحماً حتى تُنعم إنضاجه.
- ولا تبتلعنَّ لقمة حتى تمضغها مضغاً شديداً، حتى لا تكون على المعدة منها مؤونة.

(ترجمہ) طب کے کچھ لوگ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے پاس جمع ہوئے تو بادشاہ نے ان سے پوچھا معدے کی سب سے اہم دوا کون سی ہے تو ان میں سے ہر ایک نے اپنی بات کہی اور ان میں سے ایک خاموش رہا، جب وہ بات سے فارغ ہو گئے تو بادشاہ نے اس سے کہا تم کیا کہتے ہو تو اس نے کہا کہ ان لوگوں نے جتنی چیزیں بیان کی ہیں وہ کچھ نفع دیتی ہیں لیکن ان ساری باتوں کا خلاصہ تین چیزیں ہیں کہ ہمیشہ اس وقت کھانا کھاؤ جب تمہیں خواہش ہو اور گوشت اس وقت تک نہ کھاؤ جب تک اچھی طرح پک نہ جائے اور اس وقت تک لقمے کو نہ نگلو جب

(۲۷۷) ورد بأوسع من هذا في إحياء علوم الدين ۱۳۲/۳، والمحاسن والمساوئ ۴۷۴/۱۔

تک اس کو اچھی طرح چبا نہ لو۔

[سفيان الثوري]

آپ معمولی سا گوشت خرید رہے تھے

۲۷۸- حضرت عمرو بن حذیم فرماتے ہیں:

رأيتُ سفيان الثوري يشتري بنصف دانقٍ لحماً بمكة!

(ترجمہ) میں نے حضرت سفیان ثوریؒ کو دیکھا وہ مکہ میں آدھے دانگ کا گوشت خرید رہے تھے۔

(فائدہ) آدھا دانگ ایک درہم کے چھٹے حصے کو کہتے ہیں اور درہم تقریباً تین ماشے چاندی کا ہوتا ہے۔

ڈیڑھ دو روٹی روز کا کھانا

۲۷۹- حضرت امام اصمعی فرماتے ہیں کہ:

بلغني أن سفيان الثوري كان يضعُ غداءهُ وعشاءهُ رغيفين، فإذا جاء سائلٌ أعطاه نصفَ رغيفٍ، فإذا جاء آخرُ بعد ذلک قال: الله يوسعكم.

(ترجمہ) مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سفیان ثوریؒ صبح اور شام کو دو روٹیاں استعمال کرتے تھے پھر جب کوئی مانگنے والا آتا تو اس کو آدھی روٹی دے دیتے تھے، اور جب اس کے بعد کوئی اور مانگنے والا آتا تو آپ فرماتے اللہ تمہیں وسعت دے۔

---

(۲۷۹) من أوسع فلاناً الشيءَ جعله يَسعهُ۔ يقال في الدعاء: اللهم أوسِعنا رحمتَك: اجعلها تَسعُنا۔

[أبو عمرو بن العلاءؒ]

گھر اور ہمسایوں کیلئے شور با بتلا کر دیا کرو

۲۸۰ – حضرت ابوعمرو بن العلاءؒ فرماتے ہیں کہ:

إنْ كان الرجلُ ليجلسُ على قِدْره، فَيَغْرِفُ لجيرانهِ وأهلِه.

فقال له رجل: على قدره؟

قال: لا لكنكم لا تسقون الماء.

(ترجمہ) ایسا بھی آدمی ہوتا ہے جو اپنی ہانڈی پر بیٹھتا ہے جو اپنے محلے والوں کے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے چلو بھر بھر کر دیتا ہے تو کسی نے آپ سے فرمایا اپنی ہانڈی پر بیٹھتا ہے فرمایا نہیں، لیکن تم پانی نہیں پی سکتے۔

(فائدہ) ہانڈی میں اتنا پتلا شوربہ کر دیتا ہے جس کو چلو اور پانی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

[علي بن أبي طالب رضي الله عنه]

بیوی کی سہیلیوں کیلئے درہم کے انگور منگوائے

۲۸۱ – حضرت عبداللہ بن شریکؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

لـمّا تزوَّج عليٌّ أمَّ البنين بنتَ حازم، أقام عندها سبعةً، فلمّا كان اليوم السابع، أتاها نسوةٌ، فأعطى عليٌّ قُنبراً درهماً فقال: اشترِ لهنَّ به عنباً.

(ترجمہ) جب حضرت علیؓ نے حضرت حازم بن عبداللہ بن شریک کی بیٹی حضرت ام البنین سے شادی کی تھی تو ان کے پاس سات دن تک رہے تھے تو جب ساتواں دن ہوا تو آپ کی اہلیہ کے پاس خواتین آئیں تو حضرت علیؓ نے اپنے غلام قنبر کو ایک درہم دیا اور فرمایا ان خواتین کے لئے انگور خرید کر لے آؤ۔

[عمر بن الخطاب رضي الله عنه]

۲۸۲- حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ:

إياكم، واللحَم، فإن له ضراوة كضراوةِ الخمر!

(ترجمہ) اپنے آپ کو گوشت کھانے سے بچا کر رکھو کیونکہ اس میں ایسا نقصان ہے جیسا کہ شراب میں نقصان ہوتا ہے۔

(فائدہ) یہ بطور اپنے تقویٰ کے اور قیامت کے دن نعمتوں کے بارے میں سوالات کے حساب سے اور نیک اعمال میں سستی پیدا ہونے کے اعتبار سے ہے ورنہ گوشت خوری کوئی حرام عمل نہیں ہے۔ (امداد اللہ انور)

[بيت النبوة]

حضورؐ کے گھروں میں تین تین ماہ تک روٹی نہیں پکتی تھی

۲۸۳- حضرت ہشام بن عروہؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عائشہؓ سے کہ آپ نے فرمایا کہ:

---

(۲۸۲) وورد منسوباً إلى سالم بن عبد الله بن عمر بن الخطاب۔ حلية الأولياء ۱۹٤/۲۔

(۲۸۳) رواه بالسند نفسه وبلفظ "كان يأتي على آل محمد الشهرُ ما يختبزون" أبو نعيم في الحلية وقال: غريب من حديث فضيل عن هشام، وتفرّد به محمد بن بكر۔ حلية الأولياء ۱۳۲/۸۔

وعن أحمد في المسند ۸٦/٦ قولها رضي الله عنها: كان يمرُّ برسول الله ﷺ هلال وهلال ما يوقد في بيت من بيوته نار۔ قلت: يا خالة على أي شيء كنتم تعيشون؟ قالت: على الأسودين: التمر والماء۔ وفي مجمع الزوائد ۳۱۸/۱۰ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: كان يمرُّ بآل رسول الله ﷺ هلال ثم هلال لا يوقدَ في بيوتهم شيء من النار، لا لخبز ولا لطبيخ۔ قالوا: بأي شيء كانوا يعيشون يا أبا هريرة؟ قال: الأسودان: التمر والماء، وكان لهم جيران من الأنصار جزاهم الله خيراً لهم منائح يرسلون إليهم شيئاً من لبن۔ قال الحافظ الهيثمي: رواه أحمد وإسناده حسن۔

كان يأتي آلَ محمدٍ الشهرُ والشهرُ والشهرُ، وما يختبزون!

(ترجمہ) آل محمد پر مہینہ اور مہینہ اور مہینہ آتا تھا کہ وہ ناداری کی وجہ سے) روٹی نہیں پکا سکتے تھے۔

[نبيٌّ، عليه السلام]

کمزوری کا علاج

۲۸۴- حضرت مطر الوراق" فرماتے ہیں کہ:

شكا نبيٌّ من الأنبياء إلى الله [سبحانه] وتعالى الضَّعفَ، فأوحىٰ الله إليه أن اطبخِ اللحمَ باللبنِ.

(ترجمہ) انبیاء میں سے ایک نبی نے اللہ کی طرف کمزوری کی شکایت کی تو اللہ تعالی نے ان کو وحی فرمائی کہ گوشت کو دودھ میں پکاؤ۔

[حديث]

دودھ پر حضورؐ کا شکر

۲۸۵- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ:

كان رسولُ الله ﷺ إذا أُتي باللَّبَنِ قال: "كم في البيتِ؟

---

(۲۸٤) وللعبرة... عن عكرمة قال: شكا نبيٌّ من الأنبياء إلى الله تعالى الجوع والعُري، فأوحى الله تعالى إليه: أما ترضى أني سددتُ عنك باب الشرك؟ حلية الأولياء ٣٤١/٣۔

(۲۸٥) رواه أحمد في المسند ٦ ١٤٥۔ ووقع للحافظ أبي الحجاج المزي عالياً، في تهذيب الكمال ٣٥، ٣٦٣۔ وابن ماجه في سننه، كتاب الأطعمة، باب اللبن ١١٠٣/٢ رقم ٣٣٢١، وفي هامشه: في الزوائد: أم سالم الراسبية وجعفر بن برد لم أر من تكلم فيهما بجرح ولا توثيق، وباقي رجال الإسناد ثقات۔ قال السندي: قال الدميري في جعفر بن برد: وروى له المصنف =

بركةٌ أو بركتان".

(ترجمہ) جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس جب دودھ لایا جاتا تو آپ فرماتے گھر میں کتنے ہیں ایک برکت یا دو۔

(فائدہ) برکت سے مراد بکری ہے یعنی دودھ دینے والے سے آپ پوچھتے کہ گھر میں دودھ دینے والی کتنی بکریاں ہیں ایک یا دو۔

[عثمان بن عفان رضي الله عنه]

حضرت عثمانؓ کی اپنے اور مہمانوں کے ساتھ حالت

۲۸۶ - حضرت شرحبیل بن مسلمؒ فرماتے ہیں کہ

كان عثمانُ بن عفّانَ يصنعُ للناس طعامَ الأمراءِ، ويدخلُ بيتَهُ فيأكل الخلَّ والزيتَ![۱]

(ترجمہ) حضرت عثمان بن عفانؓ لوگوں کے لئے امیروں والا کھانا تیار کراتے تھے اور خود اپنے گھر میں جا کر زیتون سے یا سرکے سے روٹی کھاتے تھے۔

=هذا الحديث الواحد، وكان شيخاً ثقة يكتب حديثه. قال الدارقطني: لم يحدِّث عن أم سالم غير جعفر هذا، وهو شيخ بصري مقل يعتبر به. وأم سالم من أهل البصرة، وكانت من العابدات... روى لها المصنف هذا الحديث الواحد.

وأورده الألباني في "ضعيف سنن ابن ماجه" ص ٢٦٨ رقم ٧٢٢.

قلت: وهكذا ورد لفظ الحديث "بركتان" بالرفع، وهو موافق للفظ أحمد، ما عدا هذه الكلمة التي وردت عنده "بركتين". وعند ابن ماجه: كان رسول الله ﷺ إذا أتي بلبن قال: "بركةٌ أو بركتان".

(٢٨٦) سبق أن أورده المؤلف في الفقرة ٢٦٥.

[الحسن البصري رحمه الله]

مؤمن کو مٹھی بھر کھجور کافی ہے

۲۸۷- حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

إن المؤمن يتقلَّب باليقين، يكفيه ما يكفي العُنَيْزة: الكفُّ من التمر، والشُّربة من الماء.

(ترجمہ) مؤمن یقین کی حالت میں پلٹتا رہتا ہے اس کو اتنا کافی ہے جتنا بکری کو ایک مٹھی کھجور کی اور ایک دفعہ کا پانی پلا دینا۔

[حديث]

ہانڈی میں برکت کا طریقہ

۲۸۸- حضرت عروہؒ حضرت اسماءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أنها كانت إذا ثرَّدت غطَّته حتى تذْهَبَ فَوْرَتُه، وتقول:

---

(۲۸۷) سبق أن أورده المؤلف في الفقرة ۲۳٦ - وفي الهامش زيادة بيان.

(۲۸۸) رواه أحمد في المسند ٦/ ۳۵۰، والبيهقي في السنن الكبرى ۷/ ۲۸۰، والحاكم في المستدرك ٤/ ۱۱۸، وقال: صحيح على شرط مسلم في الشواهد ولم يخرجاه، وله شاهد مفسر من حديث محمد بن عبيد الله العزرمي. ووافقه الذهبي في التلخيص. وهو في موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان ص ۳۲۷، رقم (۱۳٤٤).

وقال الحافظ الهيثمي: رواه أحمد بإسنادين، أحدهما منقطع، وفي الآخر ابن لهيعة، وحديثه حسن وفيه ضعف. ورواه الطبراني، وفيه قرة بن عبدالرحمن، وثقه ابن حبان وغيره، وضعفه ابن معين وغيره، وبقية رجالهما رجال الصحيح. مجمع الزوائد ٥/ ۲۲.

وأورد الحديث الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة ۲/ ۲۱۳ رقم ٦۵۹. والمقصود أن تذهب حرارة الطعام.

سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: " إنَّهُ أعظمُ للبركةِ ".

(ترجمہ) جب وہ ثرید بناتی تھیں تو اس کو ڈھانپ دیتی تھیں حتیٰ کہ اس کی بھاپ ختم ہو جاتی تھی اور فرماتی تھیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا یہ طریقہ برکت کو بہت بڑھا دیتا ہے۔

[شقيق بن سلمة ؒ]

گائے کے سر اور چار روٹیوں کا ولیمہ

۲۸۹- حضرت ابورزین ؒ فرماتے ہیں کہ:

أن أبا وائلٍ أوْلَمَ برأسِ بقرةٍ وأربعةِ أرغفةٍ.

(ترجمہ) حضرت ابووائل ؒ نے گائے کے سر اور چار روٹیوں سے ولیمہ کیا۔

[عبد الله بن عمر رضي الله عنهما]

ایثار کا عجیب قصہ

۲۹۰- حضرت انس بن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ:

أن عبد الله بن عمر اشتهى سمكاً طريًّا، فأتي به على رأس أميال من المدينة قد شويَ له، وجُعل له خبز رقاق، فأُتي به عند إفطاره على خِوان، فجعل ينظر فيه فقال: اذهبوا به إلى يتامى بني فلان.

فقالت له صاحبته: خذ منه شهوتک ثم نذهبُ به إلى يتامى بني فلان.

قال: اذهبوا به إلى يتامى بني فلان، فإنه إذا أخذوا منه شهوتهم فقد أخذتُ منه شهوتي.

---

(۲۹۰) ورد قريباً منه في روايات عند أبي نعيم في الحلية ۱/۲۹۷-۲۹۸.

فرددتُ عليه، فكلُّ ذلك يقولُها مثل ذلك!

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو تازہ مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی، تو مدینے سے کئی میل دور سے منگوائی گئی اور بھونی گئی اور اس کے لئے اچھی روٹی بھی تیار کی گئی پھر افطاری کے وقت دستر خوان پر آپ کے سامنے رکھی گئی تو آپ اس کو دیکھتے رہے پھر فرمایا اس کو فلاں گھر کے یتیم بچوں کے پاس پہنچا دو تو ان سے ان کے خدمت گار یا بیوی نے فرمایا آپ اپنی خواہش کے مطابق لے لیں پھر ہم اس کو فلاں گھر کے یتیموں کے پاس لے جائیں گے تو آپ نے فرمایا اس کو فلاں گھرانے کے یتیموں کے پاس لے جاؤ جب وہ اس کو اپنے شوق سے کھالیں گے تو میرا شوق بھی پورا ہو جائے گا تو آپ کی خدمت گار کہتی ہیں کہ میں نے پھر وہی بات لوٹائی تو وہ بھی اسی طرح کی بات لوٹاتے رہے۔

[عمر بن الخطاب رضي الله عنه]

گوشت خوری پر حضرت عمرؓ کا درہ

۲۹۱- حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ:

أن عـمـرَ رأى في يده لحماً قد اشتراهُ بدرهم، فعَلاهُ بالدِّرَّة، فقال: يا أمير المؤمنين ما اشتريتُه لنفسي، إنما اشتهى بعضُ أهلي فاشتريتُه له. فتركه.

(ترجمہ) حضرت عمرؓ نے ان کے ہاتھ میں گوشت دیکھا جس کو انہوں نے ایک درہم میں خریدا تھا تو اپنا درہ ان پر اٹھایا تو حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا اے امیر المؤمنین میں نے یہ اپنے لئے نہیں خریدا، بلکہ اس کی میرے گھر میں کسی نے خواہش کی ہے تو حضرت عمرؓ نے ان کو کچھ نہ کہا۔

[الحسن البصري ؒ]

کھانا کھلانے میں فضول خرچی نہیں ہے

۲۹۲- حضرت ابو محمدؒ فرماتے ہیں کہ:

دُعي الحسنُ إلى وليمةٍ، فقمنا معه، فَطَعِمَ القومُ وطَعِمَ، ودعا بالبركة، فقيل له: إنهم قد جاؤوا بطعامٍ كذا وكذا.

قال: ليس في الطعامِ سَرَفٌ!

(ترجمہ) حضرت حسن بصریؒ کو ولیمے پر بلایا گیا تو ہم بھی ان کے ساتھ اٹھ گئے تو لوگوں نے کھانا کھایا اور انہوں نے برکت کی دعا فرمائی تو ان سے کہا گیا وہ اور اس اس طرح کا کھانا لائے ہیں، تو آپ نے فرمایا کھانا کھلانے میں کوئی فضول خرچی نہیں ہے۔

دوستوں پر ہدیہ کو خرچ کرنا

۲۹۳- حضرت یونس بن عبیدؒ فرماتے ہیں کہ:

كنا عند الحسنِ، فأُهديت إليه سلةٌ من سُكَّر، ففتح السلةَ، فلم يرَ سكراً كان أحسنَ منه، فقال برجله اهضموا، يعني كلوا.

---

(۲۹۲) وأصلح إبراهيم بن أدهم ذات يومًا طعاماً كثيراً، ودعا إليه نفراً يسيراً، فيهم الأوزاعي والثوري، فقال له الثوري: يا أبا إسحاق، أما تخاف أن يكون هذا إسرافاً؟ فقال: ليس في الطعام إسراف، إنما الإسراف في اللباس والأثاث. إحياء علوم الدين ۱٤۷/۳.

قلت: وإذا أوَّلنا ما جاء عن هذين العالمين الجليلين، فإننا نذكر أنه لا يتصور بحقهما رمي ما زاد عنهم، إنما يبقى للعيال والجيران ويعطى للفقراء...

(۲۹۳) هكذا وردت العبارة الأخيرة، وقد يكون دفعها برجله، ثم قال لهم "اهضموا".

(ترجمہ) ہم حضرت حسن بصریؒ کے پاس موجود تھے تو آپ کے پاس شکر کی ایک ٹوکری ہدیتاً پیش کی گئی تو آپ نے اس ٹوکری کو کھولا تو اس سے بہتر شکر آپ نے کبھی نہیں دیکھی تھی تو آپ نے اپنے پاؤں سے اشارہ کیا کہ اس کو ہضم کرو یعنی کھا جاؤ۔

(فائدہ) یعنی حاضرین کو اس اچھی چیز کا ایثار کردیا۔

[مالک بن دینارؒ]

طویل زمانہ تک مچھلی کی خواہش

۲۹۴- حضرت حزم القطعیؒ فرماتے ہیں کہ:

فهيَّأه له، ثم أتى به، فنظرَ ٍيه، ثم أخذ بلحيةِ نفسه، ثم قال: يا مالك، كلما اشتهيتَ شيئاً أكلته؟ وكلما أردتَ شيئاً ركبته؟ بئس العملُ هذا يا مالك! سَوْءةً لك، ما أقبحَ هذا بمالك.

(ترجمہ) حضرت مالک بن دینارؒ نے ایک طویل عرصے سے مچھلی کی خواہش کی تھی، پھر اپنے دوستوں میں سے ایک آدمی سے کہا کہ مجھے مدت دراز سے مچھلی کی خواہش ہے تو اس نے آپ کے لئے اس کو تیار کیا اور پیش کیا اور آپ نے اس کو دیکھا پھر اپنی داڑھی کی طرف دیکھ کر فرمایا اے مالک ہر وہ چیز جس کی تو خواہش کرے گا اس کو کھائے گا؟ اور جس چیز کا ارادہ کرے گا اس پر سوار ہو جائے گا اے مالک یہ تو بہت برا عمل ہے یہ تیرے لئے برائی ہے مالک یہ کتنی بری بات ہے۔

بکری کی پنڈلی کے گوشت کا قیمہ بھی نہ کھایا

۲۹۵- حضرت منذر ابو یحییٰؒ فرماتے ہیں:

رايتُ مالك بن دينار ومعه كُرَاعٌ من هذه التي تُطبخ، قال:

فهو يشمُّه ساعة بعد ساعة، حتى مرَّ على شيخ مبتلى، فناوله الكُراع، ثم مسح يده بالجدار، ثم وضع كساءه على رأسه وانطلق.

فلقيتُ صديقاً له، فقلت له: لقد رأيتُ من أبي يحيى اليوم شيئاً عجَباً!

قال: وما هو؟

قلت: كذا وكذا.

قال: أخبرك أنه كان يشتهيه منذ زمان طويل، فلم تطب نفسه أن يأكله، فتصدَّق به!

(ترجمہ) میں نے حضرت مالک بن دینارؒ کو دیکھا کہ ان کے پاس گائے اور بکری کی پنڈلی کے گوشت سے صاف کی ہوئی ہڈیوں کا چورا موجود تھا، وہ اس کو ایک ایک لمحے کے بعد سونگھتے تھے حتیٰ کہ آپ ایک مصیبت زدہ بوڑھے کے پاس سے گزرے تو وہ ہڈیوں کا چورا بھی اس کو دے دیا اور اپنا ہاتھ دیوار سے پونچھ لیا اور اپنی چادر اپنے سر پر ڈالی اور چل پڑے تو میں آپ کے ایک دوست سے ملا اور ذکر کیا کہ میں نے حضرت ابو یحییٰ (مالک بن دینار) سے عجیب بات دیکھی ہے، کہا وہ کیا ہے میں نے کہا ایسی اور ایسی بات ہے فرمایا میں تمہیں بتاؤں کہ آپ اس کو طویل عرصے سے چاہتے تھے لیکن ان کے دل نے اس کو پسند نہ کیا کہ آپ اس کو کھالیں پھر آپ نے اس کا صدقہ کر دیا۔

دہی کے ساتھ نرم روٹی کی خواہش

۲۹۶- حضرت ابو ابراہیمؒ جو حضرت مالک بن دینارؒ کے پاس بیٹھنے والے لوگوں میں سے تھے فرماتے ہیں کہ:

(۲۹۶) سبق أن أورده المؤلف (الرقم ٤٥)۔

سمعتُ مالكاً يقول لرجلٍ من إخوانه: إني لأشتهي رغيفاً ليِّنًا بلبنٍ رائب.

قال: فانطلق فجاء به، فجعل ينظر إليهما، ثم قال: اشتهيتُک منذ أربعين سنةً فغلبتُک، أفتريد أن تغلبني الآن؟ ارفعه عني.

وأبى أن يأكل!

(ترجمہ) میں نے حضرت مالک سے سنا وہ اپنے دوستوں میں سے کسی آدمی سے کہہ رہے تھے مجھے ایک نرم روٹی اور دہی کی خواہش ہے تو وہ چلا گیا اور دہی اور روٹی لے آیا تو آپ ان دونوں چیزوں کی طرف دیکھتے تھے پھر فرمایا میں تجھے چالیس سال سے چاہتا ہوں لیکن تجھ پر غالب رہا کیا تم چاہتے ہو کہ اب تم مجھ پر غالب آجاؤ پھر فرمایا اس کو مجھ سے اٹھالو اور اس کے کھانے سے انکار کر دیا۔

[عبد العزيز بن سلمان العابدؒ]

خیرات کا عجیب قصہ

۲۹۷- حضرت محمد بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ:

قال لي أبوک يومًا: أشتهي لبناً بخبزٍ ثخين.

قالت: فهيأتُه لفِطره، فوضعتُه بين يديه، وإذا سائلٌ يقول: من يُقرض المليءَ الوفيَّ؟

قالت: يقول أبوک: عبدُه المعدمُ من الحسنات.

قالت/ ثم أخذ الصُّحفةَ، فخرج بها، فدفعها بما فيها إلى السائل، وبات ليلته طاوياً!

فقلتُ له في السَّحَر: الا آتيکَ بكِسرة تُقيم بها صُلبک غداً!

قال: لا، ما أجد إلى ذلک من حاجة!

(ترجمہ) مجھے میری والدہ نے بیان کیا کہ مجھے تمہارے والد نے ایک دن بتایا تھا کہ انہوں نے ایک دن گرم روٹی کے ساتھ دودھ کی خواہش کی تھی تو میں نے ان کی افطاری کے لئے اس کو تیار کیا پھر ان کے سامنے رکھا تو ایک مانگنے والے نے کہا کون ہے جو پورا پورا بھر کر دینے والے کو قرضہ دے تو تمہارے والد نے کہا اللہ کا وہ بندہ جس کے پاس نیکیاں نہیں ہیں پھر اس پیالے کو اٹھالیا اور لے کر گھر سے نکلے اور جو کچھ اس میں تھا پیالے سمیت مانگنے والے کو دے دیا اور ساری رات بھوک کی حالت میں گذاری تو میں نے ان کو سحری کے وقت کہا کیا میں آپ کے پاس کوئی روٹی کا ٹکڑا نہ لاؤں؟ جس کے ساتھ آپ کل کے لئے اپنی پشت کو قائم رکھیں فرمایا نہیں مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔

[داود الطائي]

حضرت داود طائیؒ کی عجیب حالت

۲۹۸- حضرت قبیصہؒ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے ایک دوست نے بیان کیا کہ:

أن امرأة من أهل داود الطائي صنعت لداود الطائي ثريدة بسمن، ثم بعثت بها إليه حين إفطاره مع جاريةٍ لها، وكان بينها وبينهم رضاع، قالت الجارية: فأتيتُه بالقصعة، فوضعتُها بين يديه في الحُجرة، قالت: فتهيأ ليأكل منها، فجاء سائلٌ، فوقف على الباب، فقام إليه، فدفعها إليه، وجلس معه على الباب حتى أكلها.

قال: ثم دخل، فغسل القصعة، ثم عمد إلى تمرٍ كان بين يديه؛ قالت الجارية: ظننتُ أنه كان أعدَّه لعَشائه، فوضعه في

(۲۹۸) صفة الصفوة ۱۴۰/۳۔

القصعة ودفعه إليّ وقال: أقْرِئها السلام.

قالت الجارية: دفع إلى السائل ما جئنا به، ودفع إلينا أراد أن يُفْطِرَ عليه، قالت: وأظنه ما بات إلا طاوياً!

قال قبيصة: كنتُ أراه قد نَحَل جداً.

(ترجمہ) داود طائی کے گھر کی ایک خاتون نے حضرت داود طائی کے لئے گھی میں ثرید بنایا پھران کی افطاری کے وقت ان کی لونڈی کو ان کے پاس وہ ثرید دے کر بھیجا اس خاتون اور حضرت داود طائی کے گھرانے میں رضاعت کا رشتہ تھا وہ لونڈی کہتی ہے کہ میں آپ کے پاس وہ پیالہ لائی اور آپ کے سامنے حجرے میں رکھ دیا، جب انہوں نے اس سے کھانے کا خیال کیا تو ایک مانگنے والا آ گیا اور دروازے پر کھڑا ہوا تو آپ اس کی طرف اٹھ گئے اور وہ پیالہ اس کو دے دیا، اور اس کے ساتھ دروازے پر بیٹھ گئے اور مل کر کھایا پھر گھر میں آگئے اور اس پیالے کو دھویا اور پھر اس کھجور کا خیال کیا جو آپ کے سامنے رکھی تھی لونڈی کہتی ہے کہ میں نے خیال کیا کہ شاید یہ اس کو اپنے شام کے کھانے کے لئے رکھ رہے ہیں لیکن اس کو اس پیالے میں رکھا اور وہ مجھے واپس دیا اور کہا کہ اپنی مالکن کو سلام کہنا، وہ لونڈی کہتی ہے کہ جو کچھ حضرت داود طائیؒ کے پاس لے گئے تھے تو وہ تو آپ نے مانگنے والے کو دے دیا اور جس کے ساتھ ان کو افطار کرنے کا ارادہ تھا وہ ہمیں دے دیا میرا خیال ہے کہ انہوں نے ساری رات بھوک کی حالت میں گزاری ہوگی۔

حضرت قبیصہؒ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ وہ بہت زیادہ کمزور ہو گئے تھے۔

ایک اور قصہ

۲۹۹ - حضرت حماد بن ابوحنیفہؒ سے روایت ہے کہ:

ان داود الطائي كانت تخدمه امرأة، قالت له: لو طبختُ

(۲۹۹) صفة الصفوة ۱۳٤/۳۔

لک دَسَماً فتأکله؟

قال: وَددتُ.

قال: فطبختُ له دَسَماً، وجاء ت به، فقال لها: ما فعل أیتامُ بني فلان؟

قالت: علی حالهم.

قال: اذهبي به إلیهم.

قالت: فدیتک، أنت لم تأکل أُدماً منذ کذا و کذا؟

قال: إن هذا إذا أکلوه کان لنا عند الله مدخوراً، وإذا أکلته کان في الحُشّ.

(ترجمہ) حضرت داود طائیؒ کی ایک عورت خدمت کرتی تھی اس نے آپ سے عرض کیا کاش میں آپ کے لئے ملائی تیار کروں اور آپ اس کو کھائیں فرمایا کہ میری بھی خواہش ہے اس نے آپ کے لیے ملائی تیار کی اور آپ کے پاس لے آئی تو آپ نے اس کو کہا کہ فلاں گھر کے یتیموں کا کیا حال ہے تو اس عورت نے کہا وہ اپنی حالت پر ہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے پاس لے جاؤ اس نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں آپ نے اتنے اور اتنے عرصے سے سالن نہیں کھایا تو فرمایا جب وہ اس کو کھالیں گے تو اللہ کے ہاں ہمارے لئے ذخیرہ ہو جائے گا اور جب میں کھاؤں گا تو وہ پاخانے میں جائے گا۔

(فائدہ) یہ حضرت حماد بن ابوحنیفہؒ امام ابوحنیفہؒ کے بیٹے ہیں اور امام ابوداود طائیؒ امام ابوحنیفہؒ کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں اور وقت کے بڑے اولیاء کبار میں سے تھے۔

اپنے نفس کو نصیحت

۳۰۰- حضرت حماد بن ابی حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ:

(۳۰۰) حلیة الأولیاء ۳۵۰/۷۔ وفیه: "الباب علیه مصفق" بدل "و علیه ثیاب =

دخلتُ على داود الطائي وعليه ثياب شقق، فسمعته يقول: اشتهيتِ جوزاً فأطعمتُكِ، ثم اشتهيتِ جوزاً وتمراً، آليتُ ألا تأكليه أبداً.

قال: فسلمتُ [عليه ودخلتُ]، فإذا هو وحدَهُ يعاتبُ نفسه!

(ترجمہ) میں امام داود طائیؒ کے پاس گیا آپ پر پھٹے ہوئے کپڑے تھے، میں نے ان کو اپنے نفس سے خطاب کرتے ہوئے سنا تو نے اخروٹ کی خواہش کی تھی تو میں نے تجھے کھلا دیا پھر تو اخروٹ اور کھجور کی خواہش کرتا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ تو یہ کبھی نہیں کھا سکے گا فرمایا کہ میں نے ان کو سلام کیا اور اندر گیا تو وہ اکیلے تھے اور اپنے نفس کو ڈانٹ رہے تھے۔

[إبراهيم بن أدهمؒ]

مٹی کو پانی سے تر کر کے کھا لیتے تھے

۳۰۱- حضرت ابواسحاق الفزاریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم بن ادہم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

أصابتنا مخمصة بمكة، فبمكثتُ أياماً أبُلُّ الطين بالماء فآكُله!

(ترجمہ) ہمیں مکہ شریف میں زبردست بھوک لاحق ہوئی تو میں کئی دن ایسی حالت میں رہا کہ مٹی کو پانی سے تر کرتا تھا اور اسی کو کھا لیتا تھا۔

نیک پر صلہ کی خواہش نہ رکھو

۳۰۲- حضرت ابراہیم بن ادہمؒ فرماتے ہیں کہ:

ما أراني أؤجرُ في تركي الطعامَ والطِّيبَ والشراب أنّي لا أشتهيه.

(ترجمہ) میرا خیال ہے کہ مجھے کھانے اور خوشبو اور پینے کے چھوڑنے پر

شقق". و "الحزر" بدل "المحوز". وما بين المعقوفتين مطموس، أثبته من الحلية.

(۳۰۲) أورده أبو نعيم في الحلية ۲۲/۸. وورد بعبارة أخرى في المصدر نفسه قوله: ما أراني أؤجر على ترك الطيبات، فإني لا أشتهيها.

ثواب نہیں ملے گا کیونکہ مجھے ان کی خواہش نہیں رہی۔

بلاضرورت کچھ نہیں کھاتے تھے

۳۰۳- حضرت ابو اسحاق فزاریؒ فرماتے ہیں کہ:

قلت لإبراهيم بن أدهم: ما نراك تأتي طُرَف الروح، ولا تأكل من لحمهم، أتدَعُه وبك إليه حاجة؟

قال: ما أدعه وبي إليه حاجة

(ترجمہ) میں نے حضرت ابراہیم بن ادہمؒ سے عرض کیا کہ ہم آپ کو دیکھتے ہیں کہ آپ دل کو خوش کرنے والی چیزوں کو استعمال نہیں کرتے اور نہ ہی اچھی چیزوں کا گوشت کھاتے ہیں کیا آپ ان کو چھوڑ دیتے ہیں، جب کہ آپ کو ضرورت بھی ہوتی ہے فرمایا میں ان کو نہیں چھوڑتا جب مجھے ان کی حاجت ہوتی ہے۔

(فائدہ) آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں کہ ان کو کھانے پینے کی حاجت نہیں ہوتی تھی اس لئے چھوڑ دیتے تھے، اپنے آپ کو دنیاوی لذات سے اتنا کنارہ کش کرلیا تھا کہ خواہش ہی باقی نہیں رہی تھی۔

[يزيد الرقاشيؒ]

بیالیس تک روزے اور ٹھنڈے پانی سے اجتناب

۳۰۴- حضرت اشعث بن عبداللہؒ فرماتے ہیں کہ:

دخلتُ على يزيد الرقاشي قال: يا أشعث، تعال نبكي على الماء البارد، ثم الظمأ.

قال فجعل يقول: سبقني العابدون وقُطِعَ بي وا لهفاه!

قال: وقد صام اثنتين وأربعين سنة!

(ترجمہ) میں حضرت یزید الرقاشیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا اے اشعث آؤ ہم ٹھنڈے پانی پر پھر پیاسے ہونے پر روئیں۔ (یعنی کہ دنیا میں ہم ٹھنڈا پانی پیتے ہیں اور آخرت میں پیاسے رہیں گے)۔

پھر یہ کہنا شروع کردیا کہ عبادت گزار مجھ سے سبقت لے گئے میں ان سے

---

(٣٠٤) حلية الأولياء ٣/٥٠۔

کٹ گیا ہائے فریاد۔
حضرت اشعثؒ فرماتے ہیں حالانکہ آپ نے بیالیس سال تک روزے رکھے تھے۔

قیامت کے دن ٹھنڈے پانی کیلئے ہم آج رولیں

۳۰۵- حضرت یونس بن ابی الفراتؒ فرماتے ہیں کہ:

كتب يزيد الرقاشي إلى أشعث الحدَّاني: إن كنتَ قاعداً فقم، وإن كنتَ قائماً فأقبل.

قال: فركبتُ حماراً، فأتيتهُ، فلما دخلتُ عليه قال: أتدري لِمَ أرسلتُ إليك؟ قلت: لا.

قال: إنما أرسلتُ إليك لنبكي اليوم على الماء البارد يومَ القيامة.

(ترجمہ) حضرت یزید الرقاشیؒ نے حضرت اشعث الحدانیؒ کی طرف لکھا اگر تم بیٹھے ہوتو کھڑے ہو جاؤ اور اگر کھڑے ہوتو میری طرف آجاؤ، فرماتے ہیں کہ میں گدھے پر سوار ہوا اور آپ کے پاس حاضر ہوا جب میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں بلایا ہے، فرمایا نہیں، فرمایا میں نے اس لئے تمہیں پیغام بھیجا تھا کہ آج ہم ٹھنڈے پانی پر قیامت کے دن کے لئے رولیں۔

[قيِّم من بني إسرائيل]

زیادہ کھانے کا روحانی نقصان

۳۰۶- حضرت عونؒ فرماتے ہیں کہ:

كان لبني إسرائيل قيِّمٌ يقومُ عليهم يقول: لا تأكلوا كثيراً، فإنكم إنْ أكلتم كثيراً نمتم كثيراً، وإنْ نمتم كثيراً صليتُم قليلاً.

(ترجمہ) بنی اسرائیل میں ایک نگران تھا جو بنی اسرائیل کی نگرانی کرتا تھا اس نے کہا کہ زیادہ نہ کھاؤ کیونکہ اگر تم زیادہ کھاؤ گے تو زیادہ سوؤ گے اور اگر زیادہ سوؤ گے تو کم نماز پڑھو گے۔

---

(٣٠٦) وأورد الإمام الغزالي قول بعضهم: لا تأكلوا كثيراً، فتشربوا كثيراً، فترقدوا كثيراً، فتخسروا كثيراً، إحياء علوم الدين ١٣١/٣ ـ

[حدیث]

حضورؐ کی عجیب ترین حالت

۳۰۷- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ:

خرجتُ مع رسول الله ﷺ حتى دخلَ بعضَ حيطانِ الأنصار، فجعلَ يلتقطُ ويأكلُ، فقال: " يا ابنَ عمر، مالكَ لا تأكلُ"؟

قلت: يا رسولَ الله، لا أشتهيه.

قال: " لكنّي أشتهيه، وهذا صبحُ رابعةٍ مذ لم أذُق طعاماً ولم أجدْهُ، ولو شئتُ لدعوتُ ربّي فأعطاني مثلَ كسرىٰ وقيصرَ، فكيفَ بكَ يا ابنَ عمرَ إذا بقيتَ في قومٍ يُخبؤونَ رزقَ سنتِهم".

قال: فو الله ما برحنا حتى نزلتْ: ﴿وَكَأَيِّن مِّن دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾.

فقال رسولُ الله ﷺ: " إنَّ الله تباركَ وتعالى لم يأمرني بكنزِ الدنيا، ولا باتباعِ الشهواتِ، فمن كَنزَ دنيا يريدُ بهِ حياةً باقيةً، فإن الحياةَ بيدِ الله. ألا وإني لا أكنزُ ديناراً ولا درهماً، ولا أخبأُ رزقًا لغدٍ".

(ترجمہ) میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا حتیٰ کہ ہم انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے تو آپ اس سے (کھجوریں) چننے لگے اور کھانے لگے اور فرمایا اے ابن عمر تجھے کیا ہے تو نہیں کھاتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس کی خواہش نہیں ہے، آپ نے فرمایا لیکن مجھے تو خواہش ہے یہ آج چوتھے دن کی صبح ہے جب سے میں نے کھانا نہیں چکھا اور نہ ہی مجھے کھانا ملا اگر میں چاہتا تو اپنے رب سے دعا کرتا تو اللہ تعالیٰ مجھے کسریٰ اور قیصر کی طرح دیتا تجھے کیا ہے ابن عمر جب تو ایسی قوم میں ہوگا کہ وہ ایک سال تک کے رزق کو اپنے پاس محفوظ کر لیں گے، حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں ہم اسی حالت میں خدا کی قسم رہے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی:

وَكَأَيِّن مِّن دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

---

(۳۰۷) قلت: في سند الحديث مجهول لم يسم، وقد رأيت ماقيل في الجراح الجزري۔

(ترجمہ آیت) اور بہت سے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھا کر نہیں پھرتے اللہ ہی ان کو اور تمہیں رزق دیتا ہے اور وہی سننے جاننے والا ہے۔

پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے دنیا کے خزانے کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی خواہشات کی پیروی کا حکم دیا ہے پس جس نے دنیا کا خزانہ جمع کر کے رکھا جس سے وہ دنیا میں رہنے کو چاہتا تھا تو زندگی اللہ کے اختیار میں ہے، سن لو میں نہ تو دینار اور درہم کو سنبھال کر رکھتا ہوں اور نہ ہی کل کے لئے رزق کو چھپا کر رکھتا ہوں۔

[مجاہدؒ]

اگر میں کھانے کی ہر خواہش پوری کروں تو؟

۳۰۸- حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں:

لو كنتُ آكلُ كلَّ ما أشتهي ما ساويتُ حَشَفةً.

(ترجمہ) اگر میں ہر وہ چیز کھاؤں جس کی مجھے خواہش ہے تو میری قیمت ردی کھجور کے برابر بھی نہ رہے گی (اللہ کے ہاں)۔

[سلیمان علیہ السلام]

اپنے اور دوسروں کیلئے کھانے کا فرق

۳۰۹- حضرت **فرقد السبخیؒ** سے روایت ہے کہ

أن سليمان بن داود- عليهما السلام - كان يُطعم الناس الحُوّارى، ويأكل هو من خبز الشعير!

(ترجمہ) حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام لوگوں کو سفید روٹی کھلاتے تھے اور خود جو کی روٹی کھاتے تھے۔

---

(۳۰۸) الحشفة: الخميرة اليابسة۔ والحشف من التمر: أردؤه، وهو الذي يحفُّ ويُصلب ويُتقبّض قبل نضجه، فلا يكون له نوى ولا لحاء ولا حلاوة ولا لحم۔

(۳۰۹) وفي حلية الأولياء ۳۱۳/۲: كان نبيُّ الله سليمان بن داود- عليهما السلام - يطعم المجذومين واليتامى النقيّ۔ ويأكل الشعير۔ ولم يدع يوم مات ديناراً ولا درهماً۔

[لقمان الحكيم]

سیر ہونے کے بعد نہ کھائیں

۳۱۰- حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو فرمایا تھا:

يا بني، لا تأكل شبعاً على شبع، فإنَّهُ رُبَّ أكلةٍ قد أورثت صاحبها داءً.

(ترجمہ) اے بیٹے سیر ہونے کے بعد پھر سیر ہو کر نہ کھا، کیونکہ بہت سارے کھانے ایسے ہیں جو کھانے والے میں بیماری پیدا کرتے ہیں۔

[عبد الله بن عمر رضي الله عنهما]

فکر آخرت کا عجیب قصہ

۳۱۱- حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلمؒ فرماتے ہیں کہ:

صحب ابنَ عمر رجلٌ في سفرٍ، وكان الرجلُ إذا أُتي بالطعام، أكلَ منه لُقماً ثم مسح يده، وإذا أُتي بالشراب شربَ منه جُرَعاً.

فقال له ابن عمر: يا ابن أخي، ما لك لا تأكلُ من الطعامِ فتشبع، وتشرب من الشراب فتنهل؟

قال- والنارُ بين يدي ابن عمر-: لا و الله حتى أنظر غداً أين أكون، وأين يكون مكاني؟!

قال: فما رُئي ابن عمر بعد ... ذلك الرجل ممتلئاً حتى لقي الله!

(ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ کی حالت سفر میں ایک آدمی نے صحبت اختیار کی، اس آدمی کی یہ حالت تھی کہ جب کھانا لایا جاتا تھا تو ایک لقمہ کھاتا تھا پھر ہاتھ پونچھ لیتا تھا اور پانی لایا جاتا تھا پھر اس سے ایک گھونٹ پی لیتا تھا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا تجھے کیا ہے اے بھتیجے تو سیر ہو کر نہیں کھاتا اور پانی رج کر نہیں پیتا، تو اس نے کہا اے ابن عمر آگ میرے سامنے ہے خدا کی قسم میں کل دیکھ لوں کہ میں کہاں ہوں اور میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا فرمایا کہ اس کے بعد حضرت ابن عمرؓ کو بھی نہیں دیکھا گیا کہ انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا ہو حتیٰ کہ اللہ سے ملاقات کر لی۔

---

(۳۱۰) ورد قريباً منه في الفقرة ٧٤۔

۳۱۲-أنشدني أبو عبد الله...

(نوٹ) اس کے بعد مطبوعہ اور مخطوطہ میں روایت کے الفاظ مٹے ہوئے ہیں۔اس لئے ہم نے روایت کا ترجمہ نہیں لکھا۔

[الصائمون]

روزہ داروں کی خوشبو اور زانیوں کی بدبو

۳۱۳-ریحا منذ دخلنا الجنة أطیبَ من هذه.

فیقال: هذه رائحةُ أفواهِ الصُّوَّام.

ویـروِّح أهل النار برائحةٍ، فیقولون: ربَّنا ما وجدنا رائحةً منذ دخلنا النارَ أنتنَ من هذه.

فیقول: هذا ریحُ فُروجِ الزُّناةِ.

(ترجمہ) اس روایت کے الفاظ بھی مٹے ہوئے ہیں، مفہوم کچھ اس طرح سے ہے کہ

اہل جنت پر ایک خوشبودار ہوا چلائی جائے گی تو اہل جنت کہیں گے جب سے ہم جنت میں داخل ہوئے ہیں اس سے زیادہ خوشبودار خوشبو ہم نے نہیں سونگھی تو کہا جائے گا کہ یہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو ہے۔

اور اسی طرح سے جہنمیوں کو بھی بو سنگھائی جائے گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب جب سے ہم جہنم میں داخل ہوئے ہیں اس طرح کی بدبودار بو ہم نے کبھی نہیں سونگھی تو کہا جائے گا یہ زانیوں کی شرمگاہ کی بدبو ہے۔

[ثور بن یزید]

بھوکے رہنے والوں کا خطیرۃ القدس میں قیام

۳۱۴-حضرت ثور بن یزید فرماتے ہیں کہ:

---

(۳۱۳) في مسند الإمام أحمد (۳۹۹/٤): عن أبي موسی، أن النبيّ ﷺ قال: "ثلاثة لا يدخلون الجنة: مدمن خمر، وقاطع رحم، ومصدِّق بالسِّحر. ومن مات مدمناً للخمر سقاه الله عز وجل من نهر الغوطة. قيل: وما نهر الغوطة؟ قال: نهر يجري من فروج المومسات، يؤذي أهلَ النار ريحُ فروجهم".

قرأتُ في بعض الكتب: طوبیٰ للذين يتظامؤون ويتجوَّعونَ للبرِّ، أولئک الذين يأوونَ في حظيرةِ القدسِ عندي.
(ترجمہ) میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہو جو نیکی کے حاصل کرنے کے لئے بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو حظیرۃ القدس میں ٹھکانہ ملے گا۔

بھوکے رہنے والے جنت میں پہلے جائیں گے

۳۱۵- حضرت یزید الرقاشیؒ فرماتے ہیں کہ:
بلغنا أن المتجوِّعينَ لله في الرَّعيل الأول يومَ القيامةِ.
(ترجمہ) ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ کے لئے بھوک میں رہنے والے قیامت کے دن (جنت میں) سب سے پہلے جانے والے قافلے میں ہوں گے۔

حضرت حسن جنت میں سب سے پہلے جانے والوں میں

۳۱۶- حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:
عُرِضَ عليه طعامٌ فقال: إني صائم.
فقيل له: في هذا الحرِّ الشديد تصومُ؟
قال: إني أحبُّ أن أكونَ في الرَّعيلِ الأولِ
(ترجمہ) جب کہ ان پر کھانا پیش کیا گیا تھا فرمایا کہ میں روزہ دار ہوں تو ان سے کہا گیا کہ اتنی سخت گرمی میں آپ روزہ رکھتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ میں (قیامت کے دن جنت کی طرف جانے والی) پہلی جماعت میں سے ہوں۔

قیامت میں عزت کا مقام

۳۱۷- حضرت فرقد السنجیؒ فرماتے ہیں:
قرأتُ في بعض الكتب: طوبى للمتجوِّعين في جنبِ الله، أولئک المُكْرَمون في عَرْصةِ القيامة.
(ترجمہ) میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ خوشخبری ہو اللہ کے پہلو میں بھوک سے اپنی زندگی گذارنے والے یہی لوگ ہیں جن کو قیامت کے میدان میں عزت ملے گی۔

میرا پیٹ آبرو کا غلام ہے

۳۱۸- حضرت سعید بن العاصؓ نے فرمایا:

فَبَطْنِیْ عَبْدُ عِرْضِیْ لَیْسَ عِرْضِیْ
إذَا اشْتَهٰی الطَّعَامَ بِعَبْدِ بَطْنِی

(ترجمہ) میرا پیٹ آبرو کا غلام ہے میری آبرو یہ نہیں ہے کہ جب وہ کھانے کی خواہش کرے تو میرے پیٹ کی غلام بن جائے۔

بھوکے اور رجے ہوئے پیٹ میں فرق

۳۱۹- حضرت موسیٰ بن عمرانؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان دارانیؒ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

إن النفس إذا جاعت وعطشت صفا القلبُ ورقّ،
وإذا شبعتْ ورَوِيتْ عمي القلب وباد.

(ترجمہ) نفس جب بھوکا اور پیاسا ہوتا ہے تو اس کا دل صاف اور نرم ہو جاتا ہے اور جب سیر ہو جاتا ہے رج جاتا ہے تو دل اندھا ہو جاتا ہے۔

چالیس دن تک بھوکے رہنے والے پرندے کی حالت

۳۲۰- حضرت احمد بن ابی الحواریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالعزیز بن عمیرؒ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

تجوّع مَلأٌ من الطيرِ أربعينَ صباحاً، ثم طاروا في الهواء، فلما أن رجعوا إلى الطير، عادوا في الطيرِ بريحِ المسک.

(ترجمہ) چالیس صبح تک پرندوں کی ایک جماعت بھوکی رہی پھر ہوا میں اڑے اور پھر جب واپس پرندوں میں آکر شامل ہوئے تو ان پرندوں کو ان پرندوں سے مشک کی خوشبو آرہی تھی۔

Artvision 0332-8163860